اسلامی فقہ
www.KitaboSunnat.com
تالیف وترتیب:
مولانا عبیداللہ عبید
نظر ثانی:
استاد العلماء شیخ الحدیث
حضرت مولانا حافظ محمد گوندلوی
ناشر: عثمان ظفر پبلشرز گوجرانوالہ
ملنے کا پتہ: نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ
اردو بازار
لاہور

تالیف و ترتیب

مولانا عبید اللہ عبید

استاذ العلماء شیخ الحدیث

حضرت مولانا حافظ محمد گوندلوی

نام کتاب	اسلامی فقہ
ترتیب	مولانا عبید اللہ عبید
طابع و ناشر	عثمان ظفر پبلشرز، اردو بازار گوجرانوالہ
کمپوزنگ	مہر محمد عمران جاوید (میڈیا ہاؤس)

آفتاب سٹیل مارکیٹ نزد ریجنٹ سینما جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

ملنے کا پتہ

۱۔ مکتبہ نعمانیہ اردو بازار گوجرانوالہ فون۔235072

۲۔ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور فون۔732865

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

(طبع ثانی)

اسلامی فقہ کا یہ مجموعہ بہت عرصہ پہلے شائع ہوا تھا اور میرے لئے یہ بات باعث سعادت ہے کہ طبعِ اول کے بعد، استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ محمد گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ نے میری درخواست پر اس مجموعے پر نظر ثانی فرمائی اور اپنے گرانقدر افادات سے نوازا۔ اب ان کے ارشادات کی روشنی میں اس کو دوبارہ شائع کیا جارہا ہے۔ میں نے خود بھی کافی مقامات پر اضافے اور ترامیم کی ہیں تاکہ اس کی افادیت اور زیادہ بہتر ہو سکے۔ مجھے امید ہے کہ یہ مجموعہ ان حضرات کیلئے خاص طور پر مفید ثابت ہوگا جو اپنی مصروفیات کی بناء پر کتاب و سنت کا مطالعہ کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ میری اس معمولی سی کوشش کو شرف قبولیت بخشے اور اسے قرآن و سنت کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کا ذریعہ بنائے۔ آمین

خاکسار

عبید اللہ عبید

۱۰ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ

قال الرسول الكریم ﷺ

من یرد اللہ به خیرا یفقهه فی الدین

رسول کریم ﷺ نے فرمایا

جس شخص کیلئے اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرماتا ہے، اسے دین میں سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔

(بخاری، مسلم)

فہرست

باب 1	
پاکیزگی آب	10
نجس اشیاء	10
نجاست کو زائل کرنے کے اصول	11
قضائے حاجت کے آداب	12
غسل جنابت	12
حیض، نفاس اور استحاضہ	13
وضو	14
جرابوں اور موزوں پر مسح	15
تیمّم	16
باب 2 نماز	17
اہمیت اور فرضیت	18
نماز کی مختلف صورتیں	18
فرض نمازوں کے اوقات	18
اذان اور اقامت	19
نماز کی ادائیگی کیلئے ضروری شرائط	22
نماز میں ناپسندیدہ افعال	22
نماز کو باطل کردینے کے اسباب	23
سترہ	23
مریض کی نماز	23
فرض نمازوں کی رکعتیں	23
مساجد	24
نماز پڑھنے کا طریقہ	25
باجماعت نماز	27
امامت	28
سجدہ سہو	29
نمازِ جمعہ	30
نوافل	32
وتر	32
مختلف نمازیں	33
سجدہ تلاوت	34
نماز عیدین	34
قربانی کے مسائل	36
نمازِ سفر	37
نمازِ استسقاء	37
نمازِ کسوف	38
نمازِ جنازہ	38
باب 3 زکوٰۃ	43
اہمیت	44
فرضیت	44
اموالِ زکوٰۃ اور نصاب	44

جانوروں کی زکوٰۃ	46
زرعی پیداوار کی زکوٰۃ	47
زکوٰۃ کے مصارف	48
باب 4 روزہ	49
فرضیت	50
روزے کیلئے پسندیدہ اعمال	51
روزہ میں ناپسندیدہ اعمال	51
جن اسباب کی بنا پر روزہ ٹوٹ جاتا ہے	51
روزہ دار کیلئے جائز امور	51
جو باتیں روزہ دار کو معاف ہیں	52
نفلی روزے	52
وہ ایام جن میں روزہ رکھنا منع ہے	52
اعتکاف	53
صدقہ فطر	53
باب 5 حج	55
فرضیت	56
حج کی اقسام	56
ارکانِ حج، احرام	57
طواف	58
سعی صفاو مروہ	59
عرفات میں قیام	60
مدینہ منورہ کی زیارت	64
باب 6 جہاد	65
مفہوم	66
جہاد کی صورتیں	66
فرضیت	66
جنگ کی اقسام	66
جنگ کے آداب	67
غیر جانبداروں کے حقوق	68
ذمیوں کے حقوق	69
باب 7 سیاست	71
اسلامی سیاست کے بنیادی اصول	72
اسلامی ریاست کے مقاصد	72
اسلامی دستور کی بنیادیں	72
باشندوں کے بنیادی حقوق	73
حکمرانوں کے اوصاف	73
اسلامی ریاست کی داخلہ پالیسی	74
خارجہ پالیسی	74
اصولِ عدالت	74
فوجداری قوانین	76
دیوانی قوانین	80

باب 8 معیشت	87
اسلامی معیشت کے اصول	88
اسلامی نظام معیشت کی خصوصیات	88
حلال اور حرام	88
حرام اشیاء	88
اکتساب معیشت کے حرام طریقے	89
الربو (سود)	91
باب 9 معاشرت	93
اسلامی معاشرت کے مقاصد	94
ازدواجی زندگی	94
ازدواجی قوانین	94
مرد کی حیثیت اور فرائض	96
مرد کے حقوق	96
مرد کے اختیارات	96
طلاق کے قواعد	97
عورت کی حیثیت	98
عورت کے حقوق	99
عقیقہ	99
رضاعت	100
اجتماعی زندگی	101
آداب ملاقات	101
آدابِ مجلس	102
آدابِ طعام	102
آدابِ ضیافت	103
آدابِ گفتگو	103
آدابِ مسلم	104
حیوانات سے حسن سلوک	105
ذبح کے قواعد	105
شکار	105
ذاتی زندگی کے آداب	107
صفائی	107
سونے کے آداب	107
بیداری کے بعد	108
آدابِ سفر	108
باب 10 ثقافت	109
لباس	110
ظاہری صورت	110
آرٹ	111
رقص و سرود	111
مخلوط مجالس	111
عمارات	111

مآخذ و مصادر

1۔ قرآن کریم
2۔ صحیح بخاری
3۔ صحیح مسلم
4۔ جامع ترمذی
5۔ سنن ابو داؤد
6۔ سنن نسائی
7۔ سنن ابن ماجہ
8۔ موطا امام مالک
9۔ مسند احمد
10۔ دار قطنی
11۔ طبرانی
12۔ بیہقی
13۔ مسند حاکم
14۔ البدایہ والنہایہ
15۔ دارمی
16۔ مشکوۃ المصابیح
17۔ مغنی ابن قدامہ
18۔ کتاب الخراج از امام ابو یوسف

باب 1

طہارت

ا۔ پاکیزگیِ آب

ا۔ پانی بنیادی طور پر پاک ہوتا ہے اور اس میں ناپاک اشیاء کو پاک کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ لیکن اگر پانی میں کوئی نجس چیز شامل ہو جائے اور وہ اس کے رنگ یا مزے یا بو کو اصل حالت سے بدل دے تو ایسا پانی ناپاک ہو جائے گا اور کسی چیز کو پاک کرنے کی صلاحیت اس میں نہیں رہے گی۔ خواہ وہ پانی قلیل مقدار میں ہو یا کثیر مقدار میں اور ساکن ہو یا جاری۔ اور اگر نجاست کے شامل ہو جانے کے باوجود پانی کی تین اوصاف میں سے کوئی وصف نہ بدلے تو ایسا پانی پاک ہوگا اور اس سے پاکیزگی حاصل کی جاسکتی ہے بشرطیکہ اسے استعمال کرنے والا مطمئن ہو جائے۔ (ابن ماجہ۔ مسند احمد)

ب۔ اگر پانی میں پاک چیزوں کی آمیزش ہو جائے تو اس سے پانی کی پاکیزگی میں کوئی فرق نہیں آئے گا البتہ اس سے طہارت حاصل کرنا اچھا نہیں ہے۔ مثلاً چینی اور مشروبات کی آمیزش ہو جائے لیکن اگر اس اشیاء سے پانی خوشبودار ہو جائے تو اس سے نظافت حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (بخاری۔ مسلم)

ج۔ کسی انسان یا حیوان کے جوٹھے پانی کو استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔ البتہ کتے اور خنزیر کا جوٹھا ناپاک ہوتا ہے۔ اور یہی حکم باقی درندوں کا ہے۔ (مسلم۔ مسند احمد۔ ترمذی)

د۔ اگر پانی میں مکھی، مچھر اور دوسرے کیڑے مکوڑے گر پڑیں تو پانی ناپاک نہیں ہوگا۔

(بخاری۔ ابوداؤد)

ہ۔ جس پانی کو وضو یا جنابت کے بغیر نہانے میں استعمال کیا گیا ہو، وہ پاک ہوتا ہے۔ (بخاری)

۲۔ نجس اشیاء

ا۔ جن اشیاء کے متعلق اسلامی شریعت میں ناپاک ہونے کی وضاحت کر دی گئی ہے ان کے علاوہ باقی اشیاء اصولی طور پر پاک ہیں۔

ب۔ جو اشیاء ناپاک ہیں، وہ یہ ہیں۔

ا۔ آدمی کا بول و براز
۲۔ حیض اور نفاس کا خون
۳۔ کسی جانور کا وہ خون جو ذبح کرتے وقت بہہ جائے
۴۔ خشکی کے مردار کے اجزاء
۵۔ کیمیاوی عمل کے بغیر مردار کی کھال
۶۔ حرام جانوروں کا دودھ اور پیشاب اور گوبر
۷۔ کتے کے منہ کا لعاب
۸۔ خنزیر کے تمام اجزاء جسم

۹۔ شراب اور دیگر منشیات (ابوداؤد، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

ج۔ نجاست کو زائل کرنے کے اصول

ا۔ جس نجاست کا حجم ہو اسے پانی سے اتنا دھونا چاہئے کہ اس کا حجم اور بدبو باقی نہ رہے۔

۲۔ مردار کی کھال کو کیمیائی عمل سے پاک کر کے استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔

۳۔ جس برتن میں کتا منہ ڈال جائے اسے ایک بار مٹی سے مانجھنا چاہئے اور چھ دفعہ پانی سے دھونا چاہئے۔ (مسلم)

۴۔ کسی نجاست سے آلودہ برتن کو پاک کرنے کیلئے اسے صرف دھولینا کافی ہے۔

۵۔ شیر خوار بچے کے پیشاب پر پانی کے چھینٹے مارنے چاہئے اور بچی کے پیشاب کو دھونا چاہئے۔ (ابوداؤد)

۶۔ جن جانوروں کا گوشت کھانا حلال ہے ان کے پیشاب اور گوبر کو دھویا جائے بشرطیکہ کپڑے کا اکثر و بیشتر حصہ آلودہ ہو گیا ہو ورنہ معمولی مقدار طہارت کے منافی نہیں ہے۔ (مسند احمد، دار قطنی)

۷۔ زمین کو نجاست سے پاک کرنے کیلئے اس پر پانی بہا دینا چاہئے اور اگر اس نجاست کا حجم ہو تو اسے اٹھالیا جائے۔ بصورت دیگر آگ یا سورج کی گرمی سے خشک ہو جانے کے بعد زمین پاک ہو جاتی ہے۔

۸۔ لکڑی یا کسی دھات کی بنی ہوئی اشیاء سے نجاست کو محض تر کپڑے سے صاف کر دیا جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے۔

۹۔ جب کسی نجاست کی حقیقت کیمیاوی عمل سے بدل جائے تو وہ نجاست نہیں رہتی۔ جیسا کہ صابن میں مردار کی چربی کی حقیقت بدل جاتی ہے۔

۱۰۔ اگر کنویں میں کوئی نجس چیز گر پڑے تو اسے نکال کر دیکھا جائے کہ پانی کے اوصاف بدل تو نہیں گئے اگر نہ بدلے ہوں تو کنواں پاک ہو گا۔ (ابوداؤد)

۱۱۔ جوتے کو تین بار پاک زمین پر رگڑنے سے اس سے نجاست دور ہو جاتی ہے اور پاک ہونے پر انہیں پہن کر نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ (بخاری)

۱۲۔ جس چیز سے نجاست دور کی جارہی ہو اس کا خود پاک ہونا اور کسی چیز کو پاک کرنے کی صلاحیت رکھنا ضروری ہے۔ مثلاً پانی، مٹی، کاغذ وغیرہ۔

۳۔ قضائے حاجت کے آداب

ا۔ اس غرض کیلئے ایسی جگہ ہونی چاہئے جہاں کوئی شخص دیکھنے نہ پائے۔ (ابو داؤد)

۲۔ قضائے حاجت کی جگہ پر جانے سے پہلے ایسی چیزیں اپنے جسم سے الگ کر دینی چاہئے جن میں اللہ اور اس کے رسول کا ذکر ہو۔ مثلاً انگوٹھی اور کاغذ وغیرہ۔

۳۔ اس جگہ پر بیٹھنے کیلئے بایاں پاؤں پہلے رکھنا چاہئے اور کہنا چاہئے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ اے اللہ میں تجھ سے خبیث اور پلید چیزوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ (بخاری، مسلم)

۴۔ زمین ~~کے قریب~~ ہونے سے پہلے کپڑا نہیں اٹھانا چاہئے۔

۵۔ کھلی جگہ پر قضائے حاجت کے دوران قبلے کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے نہیں بیٹھنا چاہئے۔

۶۔ ایسی جگہ پر فراغت حاصل نہیں کرنا چاہئے جس سے خلقِ خدا کو تکلیف ہوتی ہو۔ مثلاً شارع عام پر، پھلدار درختوں کے نیچے، سایہ دار اور پانی بھرنے کی جگہوں پر اور کسی جانور کے بل میں۔ اس طرح جہاں غسل کرنے کا ارادہ ہو وہاں پیشاب نہیں کرنا چاہئے۔ (مسلم، ابو داؤد، طبرانی)

۷۔ اس دوران باتیں نہیں کرنی چاہئے۔ (ابن السکن)

۸۔ کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کرنا چاہئے الا یہ کہ کوئی معقول عذر ہو۔

۹۔ بول و براز سے صفائی کیلئے کم از کم تین ڈھیلے استعمال کرنے چاہئیں اور اس کے بعد پانی سے استنجا کرنا چاہئے۔ (مسلم) لید، گوبر اور ہڈی سے استنجاء نہیں کرنا چاہئے، البتہ سادہ کاغذ سے استنجاء کرنا جائز ہے۔

۱۰۔ فراغت کے بعد کہنا چاہئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَ ذٰی وَ عَافَانِیْ۔ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ سے اس تکلیف کو دور کر دیا اور مجھے عافیت دی۔ (ابن ماجہ)

۴۔ غسل جنابت

ا۔ جنسی اختلاط یا نیند کی حالت میں رطوبت کے خارج ہونے پر مرد اور عورت جنبی ہو جاتے ہیں اور اس بنا پر ان پر غسل کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ (بخاری، مسلم، مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی)

ب۔ جنابت کی حالت سے پاک ہونے کیلئے سب سے پہلے کپڑے پر لگی ہوئی رطوبت کو دھونا چاہئے اور اگر وہ صرف کھرچ دینے سے زائل ہو سکتی ہو تو پھر دھونا ضروری نہیں۔ اس کے بعد استنجا کرنا چاہئے

اور بدن پر سے رطوبت کو صاف کر لینا چاہئے۔ پھر وضو کرنا چاہئے۔ اس کے بعد سر کو اس طرح دھونا چاہئے کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔ البتہ عورت کیلئے اتنا کافی ہے کہ وہ بالوں کو کھولے بغیر سر پر تین بار پانی ڈال کر ہاتھ سے تھپتھپائے۔ اس کے بعد بدن کی دائیں جانب پر پانی ڈالنا چاہئے اور پھر بائیں جانب پر۔ بدن کو دھوتے وقت اچھی طرح ملنا چاہئے۔ اگر آدمی غسل کے درمیان اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگا دے تو اسے دوبارہ وضو کرنا چاہئے۔ (بخاری، مسلم)

ج۔ خاوند اور بیوی ایک ہی ٹب سے اکٹھے بیٹھ کر غسل کر سکتے ہیں اور اگر خاوند کو بیوی کے صفائی پسند ہونے کا یقین ہو تو وہ بیوی کے بچائے ہوئے پانی سے بھی غسل کر سکتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

د۔ اگر غسل کی نیت سے آدمی نہر یا تالاب میں غوطہ لگا دے تو اس کا غسل ہو جائے گا۔

ہ۔ نیند کے بعد ہاتھ دھوئے بغیر پانی کے ٹب یا کسی دوسرے برتن میں ہاتھ نہیں ڈالنا چاہئے۔

و۔ جنابت کی حالت میں قرآن مجید کو ہاتھ لگانا منع ہے۔ اس طرح نماز پڑھنا یا مسجد میں داخل ہونا بھی ممنوع ہے۔ (موطا امام مالک)

ز۔ غسل جنابت کیے بغیر اور صرف وضو کر کے سویا جا سکتا ہے اور روزہ رکھنے کے لئے کھانا کھایا جا سکتا ہے۔

۵۔ حیض، نفاس اور استحاضہ

ا۔ بلوغت کے بعد عورت کو تقریباً ہر ماہ خون آتا ہے جو چند دنوں تک جاری رہتا ہے۔ جس بالغہ کو ابھی اس کی ابتداء ہوئی ہو چونکہ اسے متواتر خون نہیں آیا ہوتا اس لئے وہ خون کی آمد کے دنوں میں نماز نہیں پڑھے گی۔ نہ قرآن مجید اور دینی کتابوں کو ہاتھ لگائے گی اور نہ روزہ رکھے گی اور ان دنوں میں اس سے جنسی اختلاط جائز نہ ہوگا۔ اور جس عورت کو متعدد بار ایام ماہواری آ چکے ہوں وہ اپنے مقررہ ایام میں ان امور کی پابندی کرے گی۔ ایام حیض کے گزر جانے کے بعد حائضہ غسل کرے گی جیسا کہ جنابت کیلئے کیا جاتا ہے، تب وہ پاک ہو جائے گی۔

ب۔ بچے کی ولادت کے بعد زیادہ سے زیادہ چالیس دنوں تک عورت کو نفاس کا خون آتا ہے اور کم از کم دنوں کی کوئی تعداد متعین نہیں۔ ان دنوں میں اس پر وہی پابندیاں عائد ہوں گی جو حائضہ پر ہوتی ہیں۔ ایام نفاس کے اختتام پر وہ غسل کر کے پاک ہو جائے گی۔

ج۔ بعض عورتوں کو متواتر خون آتا رہتا ہے۔ جو اندرونی مرض کی بنا پر ہوتا ہے اسے استحاضہ کہتے

ہیں۔ ایسی عورتیں حیض کے سیاہ خون آنے کے دنوں تک تو حائضہ متصور ہوں گی اور باقی عرصے میں پاک سمجھی جائیں گی۔ ان دنوں میں نماز پڑھنے کیلئے وہ خون کے نشانات صاف کر کے ہر نماز کیلئے وضو کریں گی۔

د۔ حائضہ اور نفاس والی عورت نمازوں کی قضا نہیں دے گی۔ البتہ اسے روزے رکھنے ہوں گے۔

(ابوداؤد، نسائی، ترمذی، مسلم)

۶۔ وضو

ا۔ وضو کرنے کا طریقہ

وضو کا ارادہ کرتے ہوئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر پہلے تین بار ہاتھ دھونے چاہیے۔ پھر تین بار کلی اور پھر پانی سے ناک کو تین بار صاف کرنا چاہیے۔ اس کے بعد چہرے کو اور پھر کہنیوں سمیت بازوؤں کو تین مرتبہ دھونا چاہیے، پہلے دائیں کو اور پھر بائیں کو، اس کے ساتھ داڑھی کا اور ہاتھوں کی انگلیوں کی درمیانی جگہوں کا خلال کرنا چاہیے اور پھر سر پر پیشانی سے لے کر گردن تک ہاتھ پھیرنا چاہیے اور کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصوں کا مسح کرنا چاہیے، اس کے بعد ٹخنوں سمیت پاؤں دھونے چاہیے، پہلے دایاں اور پھر بایاں اور وضو سے فراغت کے بعد کہنا چاہیے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ مجھے اپنی طرف رجوع کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں میں شامل کرلے۔

(بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

ب۔ وضو کے منافی چیزیں

ان اسباب کی بنا پر وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

ا۔ بول و براز کا اور ہوا اور رطوبت کا خارج ہونا۔

۲۔ لیٹ کر یا ٹیک لگا کر سونا۔

۳۔ حیض اور نفاس اور استحاضہ کی ابتداء

۴۔ شرمگاہ کو ہاتھ لگانا

۵۔ جنابت

(مسلم، بخاری، ترمذی، مسند احمد، ابوداؤد)

جو شخص کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو جس سے ہر وقت وضو توڑنے والی چیز خارج ہوتی ہو اور اتنی مہلت نہ ملتی ہو کہ طہارت سے نماز پڑھ سکے تو وہ اسی حالت میں نماز پڑھ سکتا ہے۔ البتہ ہر نماز کیلئے وہ نئے سرے سے وضو کرے گا۔

ج۔ جرابوں اور موزوں کا مسح

ا۔ اس کی شرائط

ا۔ انہیں وضو کرنے کے بعد پہنا گیا ہو۔

۲۔ وہ ٹخنوں سے اوپر تک ہوں۔ (بخاری، مسلم)

ب۔ مسح کرنے کا طریقہ

دونوں ہاتھ بھگو کر انگلیوں کو پاؤں کی انگلیوں کی طرف سے پنڈلی تک لے جانا چاہئے۔ دایاں ہاتھ دائیں پاؤں پر اور بایاں بائیں پر۔

ج۔ مسح کرنے کی مدت

مقیم کیلئے ایک دن اور ایک رات یعنی ۲۴ گھنٹے اور مسافر کیلئے تین دن اور تین راتیں یعنی ۷۲ گھنٹے مدت مقرر کی گئی ہے اور یہ مدت اس وقت سے شمار ہو گی جب اس کا وضو ٹوٹے گا۔ (نسائی، ترمذی)

د۔ مسح کی سہولت ختم ہونے کے اسباب

ا۔ مسح کیلئے مقرر کی گئی مدت ختم ہو جائے۔

۲۔ غسل فرض ہو جائے۔

۳۔ جرابیں یا موزے دونوں یا ان میں سے ایک اتار دیا جائے۔

۴۔ جرابیں پہنے رہنے کے باوجود پاؤں کا اکثر حصہ بھیگ جائے۔

ہ۔ پگڑی اور ٹوپی پر مسح

ا۔ ضرورت کی بناء پر پگڑی یا ٹوپی سمیت سر پر مسح کیا جا سکتا ہے۔ (احمد، ابوداؤد)

۲۔ اگر کسی زخم پر پٹی باندھی یا لگائی گئی ہو تو زخم کے درست ہونے تک اس پر مسح کیا جا سکتا ہے۔

۷۔ تیمّم

ا۔ جس شخص کو امکانی جستجو کے باوجود پانی نہ ملے یا اسے مرض میں اضافے کا خدشہ ہو یا پانی تو موجود ہو مگر وہ حرکت نہ کر سکتا ہو اور کوئی پکڑانے والا بھی نہ ہو تو وہ تیمّم کر سکتا ہے۔

ب۔ تیمّم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ طہارت کا ارادہ کرتے ہوئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں کو پاک مٹی یا ریت یا کسی گرد آلود چیز پر مارے اور پھر انہیں اپنے منہ پر پھیرنے کے بعد اپنے ہاتھوں پر پھیرے۔ پہلے بائیں کو دائیں پر اور پھر دائیں کو بائیں پر۔ (مسلم)

ج۔ تیمّم ان اسباب کی وجہ سے ٹوٹ جاتا ہے جن سے وضو ٹوٹتا ہے اور اگر پانی کا استعمال ممکن ہو جائے تو بھی تیمّم ختم ہو جاتا ہے۔ اس طرح اگر وہ اسباب موجود نہ رہیں جن کی وجہ سے تیمّم کرنا درست تھا تو بھی تیمّم ختم ہو جاتا ہے۔

د۔ تیمّم کے ذریعے وہ تمام اعمال ادا کیے جا سکتے ہیں جو وضو سے کیے جاتے ہیں۔

ہ۔ جب تک تیمّم کے ختم ہونے کا کوئی سبب موجود نہ ہو اس وقت تک اس سے متعدد نمازیں ادا کی جا سکتی ہیں۔

و۔ اگر جائز وجہ موجود ہو تو جنابت کیلئے بھی غسل کے بجائے تیمّم کرنا درست ہے۔ (ابوداؤد)

باب 2

نماز

اہمیت اور فرضیت

ا۔ نماز اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے، اللہ تعالے نے اس کی نہایت سختی سے تاکید کی ہے اور کہا ہے کہ ان الصلوة کانت علی المومنین کتباً موقوتاً مسلمانوں پر وقت کے مطابق نماز پڑھنا فرض ہے۔ (نساء ۲۳)

اور حضور ﷺ نے اس کی اہمیت یہ کہہ کر بیان کی ہے کہ۔ العهد الذی بیننا و بینهم الصلوة فمن ترکها فقد کفر ہمارے اور ان منکرینِ حق کے درمیان فرق نماز کا ہے لہذا جس شخص نے اسے ترک کر دیا اس نے کفر کیا۔

۲۔ نماز کس مسلمان پر فرض ہے؟

جو مسلمان عاقل اور بالغ ہو اس پر نماز فرض ہے۔ مجنون اور بچے پر فرض نہیں۔

۳۔ نماز کی مختلف صورتیں

ا۔ فرض ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھنا فرض ہے۔ (بخاری، مسلم)

ب۔ نوافل۔ عیدین اور کسوف اور استسقاء کی نمازیں، تحیۃ المسجد، فرض نمازوں کے ساتھ سنتیں اور وتر، وضو کے بعد دو رکعتیں، چاشت کی نماز، تراویح اور تہجد کی نماز وغیرہ سب نوافل ہیں۔ البتہ فرض نمازوں کے ساتھ پڑھی جانے والے سنتوں اور وتروں کی بہت اہمیت ہے۔

۴۔ فرض نمازوں کے اوقات

جن ممالک میں رات اور دن چوبیس گھنٹوں کے درمیان آتے ہیں، ان میں نمازوں کے اوقات یہ ہیں۔

ا۔ ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے لے کر اس وقت تک ہے جب کہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جائے۔ (اس کے اصل سائے کے علاوہ)

۲۔ عصر کا وقت ظہر کے وقت کے اختتام سے لے کر سورج کے زرد پڑ جانے تک ہے۔

۳۔ مغرب کا وقت سورج کے غروب ہونے سے لے کر سرخی شب کے غائب ہو جانے تک ہے۔

۴۔ عشاء کا وقت مغرب کے وقت کے اختتام سے شروع ہو کر آدھی رات تک رہتا ہے۔

۵۔ فجر کا وقت صبح صادق کے طلوع سے لے کر سورج کے طلوع ہونے تک ہے۔

ا۔ ہر نماز کو اس کے صحیح وقت پر پڑھنا ضروری ہے اور افضل یہ ہے کہ اسے ابتدائی وقت میں ادا کیا

جائے۔(ترمذی)

ب۔جو شخص کسی نماز کے وقت کے اختتام تک سویا رہے تو جب وہ بیدار ہو اس وقت نماز پڑھ لے اور جو نماز پڑھنا ہی بھول جائے تو جب اسے یاد آئے اس وقت پڑھ لے۔اسی طرح جب حائضہ پاک ہو جائے اور کوئی بچہ بالغ ہو جائے اور کوئی غیر مسلم اسلام لے آئے تو وہ اس وقت کی نماز سے اس فریضے کی پابندی شروع کر دے۔اگر اس کی ایک رکعت پڑھنے کا وقت موجود ہو۔(بخاری، مسلم)

ج۔جو شخص کسی جائز سبب کی بنا پر کسی نماز کے وقت کے اختتام سے پہلے صرف ایک رکعت پڑھ سکے تو گویا اس نے صحیح وقت پر پوری نماز پڑھی ہے۔(بخاری)

د۔سفر کے دوران یا مرض کی بنا پر یا شدید بارش کے سبب ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھنا بھی جائز ہے۔(بخاری، ترمذی)

ہ۔اگر کوئی شخص وقت پر نماز نہ پڑھ سکے تو کسی اور وقت میں قضا دے لے۔اور اگر نمازیں ایک سے زیادہ ہوں تو انہیں ان کی اصل ترتیب کے مطابق پڑھے تو بہتر ہے۔(بخاری، مسلم)

و۔جن اوقات میں نماز پڑھنا جائز نہیں وہ یہ ہیں۔

ا۔نمازِ فجر کے بعد سے سورج کے پوری طرح طلوع ہونے تک۔

۲۔سورج ڈھلنے کے دوران۔

۳۔نمازِ عصر کے بعد سے سورج کے غروب ہو جانے تک۔ (مسلم)

ز۔لیکن اگر کوئی نمازِ فجر یا نمازِ عصر کے بعد مسجد میں آئے تو اسے تحیۃ المسجد کے دو نفل ادا کرنے کی اجازت ہے اور اسی طرح ان اوقات میں کسی نماز کی قضا دینے میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر احتراز کرے تو بہتر ہے۔

ح۔جن علاقوں میں رات اور دن چوبیس گھنٹوں میں نہیں آتے مثلاً قطب شمالی اور جنوبی کے علاقے تو ان علاقوں کے باشندوں کو احکامِ الٰہی پر عمل کرنے کیلئے اپنے قریبی ممالک کے اوقات کا لحاظ کرنا چاہیے۔

۴۔ اذان اور اقامت

ا۔جب نماز کا وقت ہو جائے تو ہر مسلمان آبادی میں اذان کہنا ضروری ہے اور آبادی والوں کو چاہیے

کہ وہ اس کیلئے مستقل مؤذن مقرر کریں۔ (بخاری، مسلم)

ب۔ وقت سے پہلے اذان کہنا جائز نہیں اور اگر غلطی سے ایسا ہو جائے تو وقت شروع ہونے پر اذان دوبارہ کہنی چاہیے۔ (ابوداؤد)

ج۔ سفر و حضر میں باجماعت نماز پڑھنے کیلئے اذان کہنا ضروری ہے اور اگر آدمی آبادی سے دور ہو تو اکیلے ہونے کے باوجود اذان کہہ سکتا ہے۔ (مؤطا)

د۔ مؤذن جب اذان کہنا چاہے تو قبلے کی طرف منہ کر لے اور شہادت کی انگلیاں کانوں میں دے لے۔ اذان کیلئے باوضو ہونا شرط نہیں البتہ بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

ہ۔ اذان کے کلمات یہ ہیں۔

اللہ اکبر اللہ اکبر	اللہ اکبر اللہ اکبر
اشھد ان لا الہ الا اللہ	اشھد ان لا الہ الا اللہ
اشھد ان محمدا رسول اللہ	اشھد ان محمدا رسول اللہ

اور اگر مؤذن دوہری اذان کہنا چاہے تو شہادت کے کلمے کو دوبارہ اور پہلے سے زیادہ بلند آواز کے ساتھ کہے۔ اس کے بعد، دائیں طرف منہ پھیر کر

حی علی الصلوٰۃ　　حی علی الصلوٰۃ

اور بائیں طرف منہ پھیر کر

حی علی الفلاح　　حی علی الفلاح

اور اگر فجر کی اذان ہو تو ان کلمات کے بعد کہے۔

الصلوٰۃ خیر من النوم　　الصلوٰۃ خیر من النوم۔

اور آخر میں کہے

اللہ اکبر اللہ اکبر　　لا الہ الا اللہ

اور اگر اتنی بارش ہو رہی ہو کہ مسجد میں نمازیوں کا پہنچنا دشوار ہو تو مؤذن کو حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے بجائے چار مرتبہ الا صلوا فی الرحال کہنا چاہئے۔

و۔ جو شخص اذان سن رہا ہو اسے چاہئے کہ وہ ان کلمات کو دہرائے جو مؤذن کہہ رہا ہے البتہ حی علی

الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے موقع پر لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے اور اگر وہ مؤذن کے کہے ہوئے الفاظ ہی دہرا دے تو بھی درست ہے۔ اور اذان کے اختتام پر یہ دُعا کرنی چاہئے کہ۔

اللھم رب ھذہِ الدعوۃِ التامۃِ والصلوٰۃِ القائمۃِ اتِ محمدنِ الوسیلَۃَ وَالفَضِیلَۃَ وَ ابعَثہ مَقامًا محمُودَنِ الذِی وَعَدتہ ۔

اے اللہ! اس مکمل دعوت کے سرپرست اور ہمیشہ ادا کی جانے والی نماز کے مالک محمد ﷺ کو مقام وسیلہ اور بزرگی عطا کر اور انہیں اس مقامِ محمود پر فائز کر دے جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔

اور اس کے علاوہ کہنا چاہئے۔

رَضِیتُ بِاللہِ رَبا و بالا سلاَمِ دِینًا وَ بمحمدٍ رَسولاً

میں اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوں۔

اور حضور ﷺ پر درود بھیجنا چاہئے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

اقامت

ا۔ اذان سے مناسب وقفہ کے بعد باجماعت نماز کیلئے اقامت کہنا ضروری ہے اور یہ ضروری نہیں کہ جس نے اذان کہی ہو وہی اقامت کہے بلکہ امام کسی کو بھی اقامت کہنے کیلئے کہہ سکتا ہے اگر امام کسی اور کو نہ کہے تو یہ مؤذن کا حق ہے۔ (بیہقی)

ب۔ اقامت کے کلمات یہ ہیں۔

اللہ اکبر اللہ اکبر	اشھد ان الا الہ الا اللہ
اشھدان محمدا رسول اللہ	حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح
قد قامت الصلوٰۃ	قد قامت الصلوٰۃ
اللہ اکبر اللہ اکبر	لا الہ الا اللہ (بخاری، مسلم)

ج۔ اقامت کہے جانے کے دوران صفیں باندھنی چاہئے، اگر امام آچکا ہو اور اگر نہ آیا ہو تو اس کے آنے پر کھڑا ہونا چاہئے۔

د۔ اقامت شروع ہونے کے بعد سنتیں یا نفل ادا کرنا جائز نہیں۔

ہ۔ اذان اور اقامت کہنے میں یہ فرق ملحوظ رکھنا چاہئے کہ اذان کے کلمات لمبی آواز اور وقفہ کے

ساتھ اور اقامت کے جلدی جلدی کہے جائیں۔ (ترمذی)

و۔ اگر متعدد نمازیں جمع کر کے پڑھی جائیں تو ان میں سے ہر ایک کیلئے الگ الگ اقامت کہنی چاہیے۔ البتہ اذان ایک ہی مرتبہ کافی ہے۔ (مسلم)

ز۔ اگر جماعت میں صرف عورتیں ہوں اور عورت ہی ان کی امام ہو تو وہ اقامت پر بھی اکتفا کر سکتی ہیں۔

۵۔ نماز کی ادائیگی کیلئے ضروری شرائط

ا۔ وضو یا غسل جنابت کے ذریعے طہارت حاصل کرنا۔

۲۔ لباس مرد کیلئے نماز میں ضروری لباس قمیص اور زیر جامہ ہے اور عورت کیلئے دوپٹے، قمیص اور زیر جامہ میں نماز پڑھنا ضروری ہے۔ مرد کیلئے سر پر پگڑی یا ٹوپی یا رومال رکھ کر نماز پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ البتہ عورت کے لئے اپنے چہرے اور ہاتھوں کے سوا پورے بدن کو چھپانا ضروری ہے۔

۳۔ کپڑوں اور نماز کی جگہ کا پاک ہونا۔

۴۔ قبلے کی طرف منہ کرنا، لیکن اگر آدمی کو اندھیرے کی بناء پر یا کسی اور وجہ سے قبلے کا علم نہ ہو سکے تو سوچ و بچار کے بعد وہ جس طرف بھی منہ کر کے نماز پڑھ لے نماز ہو جائے گی۔ البتہ سواری پر ہونے کی صورت میں نفلی نماز کیلئے صرف ابتداء میں قبلہ رو ہونا ضروری ہے اور اگر پھر قبلے کی طرف رخ نہ رہ سکے تو کوئی حرج نہیں۔ البتہ فرض نماز سواری پر نہیں پڑھی جاسکتی۔ الا یہ کہ کوئی شدید ضرورت ہو۔

(بخاری، مسلم)

۶۔ نماز میں ناپسندیدہ افعال

ا۔ ادھر ادھر دیکھنا
۲۔ آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا
۳۔ اپنے بالوں اور کپڑوں کو درست کرنا
۴۔ کولہوں پر ہاتھ رکھنا
۵۔ انگلیوں سے کھیلنا یا انہیں چٹخانا
۶۔ تنکوں اور کنکروں سے کھیلنا
۷۔ داڑھی یا سر یا جسم کے دوسرے حصوں کو بے مقصد کھجانا
۸۔ حاجتِ ضروریہ کی موجودگی میں نماز پڑھنا
۹۔ پاؤں کھڑے رکھ کر ایڑھیوں پر بیٹھنا
۱۰۔ سجدے میں فرش پر بازو پھیلانا
۱۱۔ کسی عورت یا بالغ لڑکی کا ساتھ کھڑے ہونا

۱۲۔ نماز میں غیر متعلق کام کیلئے کوئی حرکت کرنا یا آواز بلند کرنا

۱۳۔ گھٹنے کھڑے کر کے زمین پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنا

۷۔ نماز کو باطل کر دینے والے اسباب

۱۔ نماز کے ارکان میں سے کوئی رکن عمداً چھوڑ دینا

۲۔ نماز میں کوئی چیز کھانا یا پینا ۳۔ باتیں کرنا ۴۔ نماز کے دوران قہقہہ مارنا

۸۔ جن افعال سے نماز باطل نہیں ہوتی

۱۔ ضرورت کے وقت کھانسنا ۲۔ جماہی لیتے وقت منہ پر ہاتھ رکھنا

۳۔ امام اگر کوئی آیت بھول جائے تو اسے بتا دینا

۴۔ بچے کو اٹھانا ۵۔ صف درست رکھنے کیلئے کسی کو ساتھ ملانا

۶۔ آگے سے گزرنے والے کو روکنا ۷۔ کسی موذی جانور کو مارنا

۹۔ سترہ

نماز پڑھنے کیلئے اپنے سامنے کوئی چیز گاڑ لینا یا رکھ لینا سنت ہے اور ایسی چیز کو سترہ کہا جاتا ہے اور اگر نماز باجماعت ہو رہی ہو تو امام کا سترہ سب مقتدیوں کیلئے کافی ہوگا۔ (مسند احمد، بخاری، مسلم)

۱۰۔ مریض کی نماز

اگر کوئی مریض کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو بیٹھ کر پڑھ لے اور اگر اسے اتنی بھی ہمت نہ ہو تو لیٹ کر بھی پڑھ سکتا ہے، بیٹھنے کی صورت میں چوکڑی مار کر بیٹھنا بھی درست ہے۔ (بخاری، نسائی)

۱۱۔ فرض نمازوں کی رکعتیں

- ☆ ظہر کی فرض رکعتیں چار ہیں اور ان سے پہلے دو یا چار اور بعد میں دو رکعتیں مسنون ہیں۔
- ☆ عصر کی فرض رکعتیں چار ہیں اور ان سے پہلے دو یا چار نفل پڑھنا بہتر ہے۔
- ☆ مغرب کی فرض رکعتیں تین ہیں اور ان کے بعد دو رکعتیں سنت ہیں۔
- ☆ عشاء کی فرض رکعتیں چار ہیں اور ان کے بعد دو رکعتیں سنت اور تین وتر ہیں۔
- ☆ فجر کی نماز میں دو رکعتیں فرض اور ان سے پہلے دو رکعتیں سنت ہیں۔ (بخاری، مسلم)

۱۲۔ مساجد

تمام مساجد اللہ کی ہیں اور کسی شخص کو ان میں نماز پڑھنے اور عبادت کرنے سے روکنا ہرگز جائز نہیں ہے اور ان کی تعمیر اور آباد کاری ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔(سورہ جن۔۱۸، البقرہ ۱۱۴، التوبہ ۱۸)

ا۔ مساجد کے آداب

۱۔ مساجد کی صفائی اور ان میں خوشبو مہکانے کا اہتمام کیا جانا چاہئے اور ایسی چیزیں کھا کر یا ساتھ لے کر نہیں آنا چاہئے جن سے بدبو پھیلتی ہو۔(ابوداؤد ترمذی)

۲۔ مساجد کی تزئین اور ان میں نقش و نگار بنانا پسندیدہ نہیں ہے اور نہ ایسے قالین اور دوسری چیزیں بچھانی چاہیں جن کی وجہ سے نماز سے توجہ بٹ جانے کا امکان ہو۔(ترمذی، ابوداؤد)

۳۔ مسجد میں گندگی پھیلانا، تھوکنا اور اس میں شور وغل کرنا جائز نہیں ہے۔(ابوداؤد، بخاری)

۴۔ گم شدہ اشیاء کی تلاش کیلئے مسجد میں اعلان کرنا منع ہے۔(مسلم)

۵۔ مسجد میں خرید و فروخت جائز نہیں۔ (نسائی، ترمذی)

۶۔ مسجد میں ایسے اشعار پڑھنے کی اجازت ہے جن میں اللہ اور رسول کا ذکر ہو یا ان میں اسلامی نظریات بیان کئے گئے ہوں یا ان کا دفاع کیا گیا ہو۔(بخاری)

۷۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں رکھنا چاہئے اور یہ دُعا پڑھنی چاہئے۔

اللھم افتح لی ابواب رحمتك اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دَروازے کھول دے۔اور داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے دو رکعت نفل تحیۃ المسجد پڑھنے چاہئیں اور مسجد سے نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں باہر رکھنا چاہئے اور یہ دُعا پڑھنی چاہئے۔اللھم انی اسئلك من فضلك اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا طلبگار ہوں۔

۸۔ ضرورت کے وقت مسجد میں سونا جائز ہے۔ (بخاری)

۹۔ مسجد میں نماز کی جگہ پر پاک جوتوں سمیت جانا آداب مسجد کے منافی نہیں ہے۔(احمد، ابوداؤد)

۱۰۔ مساجد میں صرف فرض نمازیں ادا کرنا مسنون ہے۔ (بخاری)

ب۔ جن مقامات پر نماز پڑھنا جائز نہیں۔

۱۔ قبرستان ۲۔ غسل خانہ ۳۔ اونٹوں کا باڑہ ۴۔ ذبح خانہ ۵۔ تصویر والا کمرہ

۶۔ کوڑے اور گندگی کے ڈھیر ۷۔ شارع عام پر ۸۔ بیت اللہ کی چھت پر (ترمذی، نسائی)

۱۳۔ نماز پڑھنے کا طریقہ

سب سے پہلے مقصود نماز کا ارادہ کرتے ہوئے اپنے ہاتھ کندھوں یا کانوں تک بلند کر کے اور اللہ اکبر کہہ کر سینے پر باندھنے چاہئیں، بایاں نیچے اور دایاں اوپر پھر یہ کہنا چاہیے۔

انی وجهت وجهی للذی فطر السموت والارض حنیفا و ما انا من المشرکین ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی لله رب العلمین لا شریك له و بذالك امرت و انا اول المسلمین. میں نے یکسو ہو کر اپنا رخ اس ہستی کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور مرنا اللہ رب العالمین کیلئے ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی طرز عمل کا حکم دیا گیا ہے اور میں پہلے فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

اس کے علاوہ یہ دُعا بھی پڑھی جاسکتی ہے۔

سبحانك اللهم و بحمدك و تبارك اسمك و تعالی جدك و لا اله غیرك

اے میرے اللہ تو ہر عیب سے پاک ہے اور اپنی تعریف کا مستحق ہے۔ تیرا نام بابرکت ہے اور تیری ذات بڑی بلند ہے اور تیرے سوا کوئی اللہ نہیں ہے۔ پھر اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر سورہ فاتحہ پڑھنی چاہئے اور جب ولا الضالین پر پہنچے تو آمین کہنا چاہئے۔ اگر امام خاموشی سے قرات کر رہا ہو تو مقتدی اور امام آمین دل میں کہیں اور اگر اونچی آواز سے پڑھ رہا ہو تو بلند آواز سے۔ اس کے بعد کوئی سورت یا چند آیات پڑھنی چاہئیں اور پھر ہاتھ کندھوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جانا چاہئے۔ رکوع کی حالت میں ہاتھ گھٹنوں پر ہوں اور کمر بالکل ہموار ہو۔ اور تین بار یا اس سے زیادہ بار سبحان ربی العظیم کہا جائے۔ پھر رکوع سے سر اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے ہاتھ کندھوں تک اٹھانے چاہئیں اور اس کے بعد ربنا ولك الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه (اے ہمارے رب! تعریف صرف تیرے لئے ہے پاکیزہ اور بابرکت تعریف) کہنا چاہئے اور پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں چلے جانا چاہئے اور اس حالت میں چہرہ، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں زمین پر لگے ہونے چاہئیں اور تین بار یا اس سے زیادہ بار سبحان ربی الاعلی کہنا چاہئے اور پھر اللہ

اکبر کہتے ہوئے سجدے سے سر اٹھانا چاہئے اور بیٹھ کر یہ دُعا پڑھنی چاہئے۔

اللهم اغفرلي وارحمني واهدني وارزقني و ارفعني وا جبرني (اے میرے اللہ ! مجھے بخش دے ، مجھ پر رحم کر، مجھے سیدھی راہ دکھا، مجھے رزق عطا کر، مجھے بلند کر اور میرے سارے کام پورے فرما) پھر دوسرا سجدہ کرنا چاہئے اور سجدے سے اٹھ کر پھر بیٹھ کر دوسری رکعت کیلئے کھڑے ہو کر حسب سابق افعال ادا کرنے چاہئیں اور دوسری رکعت کے بعد تشہد پڑھنا چاہئے۔ اس حالت میں دایاں پاؤں کھڑا رکھ کر اور بائیں کو بچھا کر بیٹھنا چاہئے۔ تشہد کے کلمات یہ ہیں۔

التحيات لله والصلوت و الطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عبادِ اللهِ الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمد عبده ورسوله

ساری نیاز مندیاں اور تمام نمازیں اور تمام پاکیزہ کلمات اللہ کیلئے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ ہم سب پر سلامتی ہو اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر بھی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اس دوران شہادت کی انگلی کو اوپر اٹھانا چاہئے اور باقی انگلیوں کو بند کر لینا چاہئے۔ تشہد میں السلام علیک ایھا النبی کے بجائے السلام علی النبی پڑھنا بھی درست ہے۔ (بخاری)

اگر نماز دو رکعتوں پر مشتمل ہو یا اس کی تین یا چار فرض رکعتیں ہوں تو آخری رکعت میں تشہد کے بعد درود پڑھنا چاہئے جو کہ یہ ہے۔

اللهم صلِ على محمد و على ال محمد كما صليت على ابراهيم وعلى الِ ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى ال محمد كما باركت على ابراهيم و على ال ابراهيم انك حميد مجيد

اے اللہ ! حضرت محمدؐ پر رحمت فرما اور آپ کی آل پر بھی جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت فرمائی تھی بے شک تو قابلِ تعریف اور صاحب عظمت ہے۔ اے اللہ ! حضرت محمدؐ پر برکات نازل فرما اور آل محمد پر بھی جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور آل ابراہیم پر نازل فرمائی تھیں۔ بے شک تو قابل تعریف اور صاحب عظمت ہے۔

اور پھر کوئی مسنون دُعا مانگنی چاہئے۔ مثلاً

اللهم انی ظلمت نفسی ظلما کثیراً ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرۃ من عندك وارحمنی انك انت الغفور الرحیم ۔

اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی اور گناہ معاف نہیں کر سکتا۔ مجھے اپنی خاص بخشش سے معاف فرما۔ بے شک تو بخشنے والا اور مہربان ہے۔

اس کے بعد دائیں اور بائیں طرف منہ پھیرتے ہوئے، السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر نماز ختم کر دینی چاہئے۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد کہنا چاہئے۔ اللہ اکبر، استغفر اللہ (۳ بار) اور پھر کہنا چاہئے۔

اللھم انت السلام و منك السلام تبارکت ربنا یا ذا الجلال والاکرام اے اللہ! تو سراپا سلامتی ہے اور سلامتی تیری طرف سے آتی ہے اور اے جلال اور عزت والے ہمارے رب تو بابرکت ہے۔

رب اعنی علی ذکرك و شکرك و حسن عبادتك (اے میرے رب! اپنا ذکر کرنے اور اپنا شکر ادا کرنے اور اپنی اچھی طرح عبادت کرنے کیلئے میری مدد فرما) اور اس کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہنا چاہئے اور آیۃ الکرسی پڑھنی چاہئے۔

لیکن اگر نماز دو رکعتوں سے زائد پر مشتمل ہو تو دوسری رکعت پر تشہد پڑھنے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے کندھوں تک ہاتھ اٹھا کر کھڑے ہو جانا چاہئے اور باقی رکعتیں بتائے گئے طریقے کے مطابق ادا کرنی چاہئیں۔ البتہ تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پر اکتفا کیا جا سکتا ہے۔ آخری رکعت میں بایاں پاؤں بچھا کر بیٹھنا چاہئے اور تشہد اور درود اور دعا پڑھنے کے بعد سلام پھیر لینا چاہئے۔

اگر نماز باجماعت ادا کی جا رہی ہو تو امام تمام تکبیرات اور سمع اللہ لمن حمدہ اور سلام اونچی آواز سے کہے گا۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، مسند احمد، نسائی)

۱۴۔ باجماعت نماز

ا۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ہر اس شخص کیلئے ضروری ہے جسے کوئی جائز عذر نہ ہو۔
(بخاری، مسلم، دار قطنی)

ب۔ جماعت کا کم از کم درجہ دو آدمی ہیں۔ اس صورت میں مقتدی امام کے دائیں طرف کھڑا ہو اور

اگر آدمی زیادہ ہوں تو وہ سب امام کے پیچھے کھڑے ہوں اور امام کے قریب ان لوگوں کو کھڑا ہونا چاہئے جو دین کے بارے میں علم رکھتے ہوں اور سمجھدار ہوں۔ ان کے بعد بچے صف بنائیں۔ (مسلم)

ج۔ مقتدیوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ صفوں کو درست رکھنے اور درمیانی خلا کو پر کرنے کے لئے ایک دوسرے کے قدم سے قدم ملا کر کھڑے ہوں۔ (مسلم، ابوداؤد)

د۔ پہلے اگلی صف کو مکمل کیا جائے اور پھر نئی صف بنائی جائے لیکن اکیلا آدمی نئی صف نہیں بنا سکتا۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو اس کی نماز نہیں ہوگی۔ (ترمذی، ابوداؤد)

ہ۔ ہر شخص کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ وہ نماز کے لئے جلدی آئے اور پہلی صف میں شامل ہو۔

(مسند احمد، ابوداؤد)

و۔ عورت نماز کے لئے مسجد میں آسکتی ہے لیکن اس کے لئے گھر میں نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ اور جب وہ مسجد کے لئے جائے تو نہ خوشبو لگائے اور نہ جاذب نظر لباس پہنے۔ (مسلم)

ز۔ نماز کیلئے اطمینان اور وقار سے جانا چاہئے۔ جلد بازی اور بھاگم بھاگ پسندیدہ چیز نہیں ہے۔ (بخاری)

۱۵۔ امامت

ا۔ امامت کا زیادہ حقدار وہ شخص ہے جسے اللہ کی کتاب دوسروں سے زیادہ یاد ہو۔ اگر وہ اس میں برابر ہوں تو پھر وہ شخص جو دین کا زیادہ علم رکھتا ہو۔ اگر اس میں بھی سب ایک جیسے ہوں تو پھر وہ شخص جو عمر میں بڑا ہو۔ (مسلم)

ب۔ اگر مقرر امام موجود ہو تو اس کی اجازت کے بغیر نماز پڑھانا جائز نہیں ہے۔ (مسلم)

ج۔ اگر کوئی ایسا بالغ مرد میسر نہ آئے جو امامت کے قابل ہو تو نابالغ لڑکا جماعت کرا سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ امامت کے لائق ہو۔ (بخاری)

د۔ عورت دوسری عورتوں کی امام بن سکتی ہے اور اس وقت وہ صف کے درمیان کھڑی ہوگی۔ البتہ وہ مردوں کی امام نہیں بن سکتی۔ (ابوداؤد)

ہ۔ نابینا آدمی اور دوسرے درجے کے شخص کی افضل درجے کے شخص کی موجودگی میں امامت جائز ہے۔ اسی طرح تیمّم کرنے والا شخص، وضو والوں کی اور مسافر مقیم لوگوں کی اور نفل پڑھنے والا، فرض ادا کرنے والوں کی امامت کر سکتا ہے۔ (ابوداؤد، بخاری، مؤطا امام مالک، اور مسند احمد)

و۔ کوئی شخص ایسے لوگوں کا امام نہ بنے جو اسے ناپسند کرتے ہوں۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

ز۔ امام کے لئے ضروری ہے کہ وہ مقتدیوں کا خیال رکھے اور اتنی لمبی نماز نہ پڑھائے کہ ان کے لئے تکلیف کا باعث بن جائے۔ (بخاری، مسلم)

ح۔ مقتدی کی ذمہ داری

۱۔ مقتدی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے امام کا اتباع کرے اور نماز کا کوئی رکن ادا کرنے میں اس سے پہل نہ کرے۔ (مسلم)

۲۔ جب کوئی شخص مسجد میں آئے اور جماعت ہو رہی ہو تو اسے چاہئے کہ جلدی سے جماعت کے ساتھ شامل ہو جائے خواہ جماعت کسی بھی حالت میں ہو اور سلام پھیرے جانے کے بعد نماز کا جتنا حصہ پہلے ہو گزرا ہے اسے پورا کرے۔ جتنی رکعتیں اس نے امام کے ساتھ پڑھی ہیں انہیں نماز کی ابتدائی رکعتیں قرار دے کر نماز کی ترتیب قائم کرے اور اگر وہ نماز جہری ہو تو وہ خود جتنی رکعتیں پڑھے ان میں خاموشی سے قرات کرے۔ (ترمذی، بخاری)

۳۔ مقتدی اور امام دونوں کسی آیت کا جواب دے سکتے ہیں۔

۴۔ اگر امام کسی عذر کی بنا پر اپنے پیچھے کھڑے مقتدی کو اپنی جگہ کھڑا کرنا چاہئے تو اس مقتدی کو امام کی جگہ باقی نماز پڑھانی چاہئے۔ (بخاری)

۱۶۔ سجدہ سہو

ا۔ جو شخص نماز میں بھول جائے مثلاً ایک رکعت زائد پڑھ ڈالے یا کوئی سجدہ زائد کر دے یا کسی رکن کو دوبارہ ادا کر دے یا سری نمازوں میں بلند آواز سے اور جہری نمازوں میں آہستہ قرات کرے یا نماز کا کوئی واجب حصہ چھوڑ دے۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ سہو کے دو سجدے کرے۔ اس طرح وہ شخص بھی سجدہ سہو کرے جو تشہد کو ترک کرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہو، لیکن اگر وہ اٹھنے ہی والا تھا کہ اسے یاد آ گیا تو وہ اسی وقت بیٹھ سکتا ہے اور جو شخص نماز کو مکمل کرنے سے پہلے ہی سلام پھیر دے تو وہ بقیہ نماز پڑھنے کے بعد سجدہ سہو کرے۔ سجدہ سہو سلام پھیرنے سے پہلے بھی کیا جا سکتا ہے اور سلام پھیرنے کے بعد بھی۔ (بخاری، مسلم)

ب۔ اگر مقتدی بھول جائے تو اس پر سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا۔ (ترمذی)

ج۔ جب کوئی شخص نماز میں بھول جائے اور اسے معلوم نہ رہے کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں تو اسے جن رکعتوں کے پڑھنے پر یقین آجائے ان سے باقی ماندہ رکعتیں پڑھ لے۔ (مسلم)

د۔ سجدہ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں چلا جائے اور تسبیحات پڑھنے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے سر اٹھائے اور بیٹھ کر سجدوں کے درمیان کی دُعا پڑھے اور پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرے اور سر اٹھا کر بیٹھنے کے بعد سلام پھیر لے۔ (مسلم)

۱۷۔ نمازِ جمعہ

ا۔ فرضیت ہر وہ مرد جو بالغ اور عاقل اور تندرست اور مقیم ہو۔ اس پر جمعہ فرض ہے۔ اسی طرح نماز باجماعت کیلئے جہاں چند آدمی موجود ہوں وہاں جمعہ کی نماز پڑھنا فرض ہے۔

(دار قطنی، بیہقی، ابوداؤد)

ب۔ آدابِ جمعہ

۱۔ جمعہ کیلئے آنے سے پہلے غسل کرنا چاہئے۔ (بخاری)

۲۔ صاف ستھرے کپڑے پہننے چاہئیں اور خوشبو استعمال کرنی چاہئے۔ (ابوداؤد)

۳۔ مسجد میں جلدی آنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ (مؤطا امام مالک)

۴۔ مسجد میں پہنچ کر حسبِ استطاعت نوافل ادا کرنے چاہئیں اور اسی طرح نمازِ جمعہ کے بعد دو یا چار نفل پڑھنے چاہئیں۔ (بخاری)

۵۔ جب امام منبر پر بیٹھ جائے تو باتیں کرنا اور بے مقصد حرکتیں کرنا ختم کر دینا چاہئے۔ (مسلم)

۶۔ جب کوئی شخص خطبہ کے دوران مسجد میں آئے تو اسے دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھنا چاہئے۔ (مسلم)

۷۔ لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے نہیں جانا چاہئے بلکہ جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جانا چاہئے۔ (ابوداؤد)

۸۔ خطبہ کے لئے اذان ہوتے ہی خرید و فروخت اور دنیوی کام بند کر دینے چاہئیں۔ (الجمعہ)

۹۔ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورہ الم سجدہ اور سورہ دہر پڑھنا سنت ہے اور اس دن سورہ کہف کی تلاوت کرنی چاہئے اور حضور ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا چاہئے۔ (مستدرک حاکم، بیہقی)

۱۰۔ اللہ کے حضور عجز و انکسار سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ (مسلم)

ج۔ جمعہ پڑھنے کا طریقہ

سورج ڈھل جانے کے بعد امام منبر پر بیٹھ جائے اور لوگوں کو سلام کہے۔ اس کے بعد مؤذن اذان کہے۔ جب وہ اذان سے فارغ ہو جائے تو امام کھڑا ہو کر خطبہ دے اور خطبے کی ابتدا اس طرح سے کرے۔

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ و نستغفرہ ونومن بہ و نتوکل علیہ و نعوذباللہ من شرورِ انفسنا و من سیاتِ اعمالِنَامَن یھدِہِ اللہ فلا مضلَ لہ و من یضللہ فلا ھادِیَ لہ و نشھد ان لا الہ الا اللہ و نشھد ان محمدًا عبدُہ و رَسولہ اما بعد فان خیر الحدیثِ کِتَابُ اللہِ و خیر الھدیِ ھدی محمد صلی اللہ علیہِ و سلم و شرالامورِ محمد ثا تھا و کل محدثۃ بد عۃ و کل بد عۃ ضلالۃ و کل ضلالۃ فی النار۔

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اس سے معافی چاہتے ہیں اور ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اس پر توکل کرتے ہیں اور ہم اللہ سے اپنے نفس کے شر اور برے اعمال سے پناہ مانگتے ہیں جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ اور جس کو وہ گمراہ کر دے اسے کوئی سیدھی راہ پر نہیں ڈال سکتا اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی الہٰ نہیں اور حضرت محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ حمد و ثنا کے بعد سب سے بہتر کلام اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہتر سیرت حضرت محمدؐ کی ہے اور تمام امور میں سے برے کام وہ ہیں جو از خود بنا لیے جائیں (اور شریعت میں ان کا کوئی ثبوت نہ ہو) اور ہر نیا کام (جو دین میں نکالا جائے) بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام دوزخ ہے۔

اس کے بعد حضور ﷺ پر درود پڑھے اور پھر لوگوں کو اللہ سے ڈرنے اور اس کی ہدایات کے مطابق چلنے کی تلقین کرے۔ خطبہ کے دوران کچھ دیر کے لئے بیٹھ جائے اور پھر کھڑے ہو کر حمد و ثنا کے بعد مختصر خطاب کرے۔ اس کے بعد منبر سے اتر آئے۔ خطبے سے فراغت کے بعد مؤذن نماز کے لئے اقامت کہے اور امام لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائے۔ ان میں اونچی آواز سے قرات کرے اور مسنون یہ ہے کہ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ پڑھے۔

(البدایہ والنہایہ، مسلم)

د۔ جو شخص نمازِ جمعہ کی صرف ایک رکعت میں شامل ہو سکے تو وہ ایک اور پڑھ کر نماز مکمل کرے لیکن جو شخص دوسری رکعت مکمل نہ پائے تو وہ ظہر کی چار رکعتیں پڑھے۔ (بخاری، مسلم)

ہ۔ جن لوگوں پر جمعہ فرض نہیں اگر وہ جمعہ میں شامل ہو جائیں تو ان کا فرض ادا ہو جائے گا۔

و۔ اگر عید جمعہ کے دن ہو تو دور سے آنے والوں کیلئے جمعہ میں شامل ہونا ضروری نہیں۔ (ابوداؤد، نسائی)

۱۸۔ نوافل

ا۔ وتر

وتر در حقیقت ایک ہی رکعت ہے لیکن اس سے پہلے دو یا چار یا چھ یا آٹھ یا دس رکعتیں ساتھ ملا کر پڑھی جا سکتی ہیں۔ اس صورت میں ہر دو رکعتوں کے بعد تشہد بیٹھنا یا نہ بیٹھنا دونوں طرح درست ہے اور آخری رکعت میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھنی چاہیئے اور اس کے لئے ہاتھ اٹھانے چاہئیں۔ اگر تین وتر پڑھنے مقصود ہوں تو پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری میں سورۃ الکافرون اور تیسری میں سورۃ الاخلاص پڑھنی چاہیئے۔ (قیام اللیل، ابوداؤد، نسائی)

دعائے قنوت یہ ہے۔

اللهم اهدني فيمن هديت و عافني فيمن عافيت و تولني فيمن توليت وبارك لي فيما اعطيت وقني شر ما قضيت فانك تقضي ولا يقضى عليك انه لا يذل من واليت ولا يعز من عاديت تباركت ربنا و تعاليت نستغفرك و نتوب اليك وصلى الله على النبي .

اے اللہ! مجھے ہدایت دے ان لوگوں میں شامل فرما کر جن کو تو نے ہدایت بخشی ہے۔ اور مجھے عافیت دے ان لوگوں میں شامل کر کے جنہیں تو نے عافیت عنایت کی ہے۔ اور میری کارسازی فرما ان لوگوں میں شامل کر کے جن کی تو نے کارسازی فرمائی ہے۔ اور مجھے اپنی برکت سے نواز، ان سب چیزوں میں برکت دے جو تو نے مجھے عنایت کی ہیں۔ اور مجھے ہر اس چیز کے شر سے بچا جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے۔ تو ہی فیصلہ کر سکتا ہے اور تیرے خلاف کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ جو تیرا دوست بنے وہ ذلیل نہیں ہوتا۔ اور جو تیرا دشمن بنے وہ عزت نہیں پاتا۔ اے ہمارے رب! تو بابرکت ہے اور بلند ہے۔ ہم تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں اور تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔ اللہ کی رحمت ہو نبی ﷺ پر۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

وتر عشاء کی نماز کے بعد سے لے کر فجر کی نماز تک پڑھے جا سکتے ہیں۔ البتہ ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں پڑھنے چاہئیں۔ (ابوداؤد، ترمذی)

ب۔ تحیۃ المسجد مسجد میں داخل ہونے کے بعد اور بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھنی چاہئیں۔ (بخاری و مسلم)

ج۔ چاشت کی نماز اس میں دو رکعتوں سے لے کر بارہ رکعتیں تک پڑھی جا سکتی ہیں۔

(ابو داؤد، ترمذی)

د۔ وضو کرنے کے بعد دو رکعتیں پڑھنا بہتر ہے۔ (مسلم)

ہ۔ سفر سے واپس آنے کے بعد دو رکعتیں مسجد میں پڑھنا پسندیدہ ہے۔ (مسلم، بخاری)

و۔ توبہ کرنے اور گناہوں کی معافی کیلئے دو رکعتیں پڑھنا بہتر ہے۔ (ترمذی)

ز۔ مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھی جا سکتی ہیں۔ (بخاری)

ح۔ ہر اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھنا مسنون ہے۔ نوافل بیٹھ کر بھی پڑھے جا سکتے ہیں مگر اس صورت میں نصف ثواب ملے گا۔ (ابو داؤد)

ط۔ نمازِ حاجت جب کسی شخص کو اللہ سے کچھ مانگنا ہو تو وہ دو رکعتیں پڑھ کر دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کی دُعا قبول فرمالیں گے۔ (مسند احمد)

ی۔ نمازِ استخارہ

کسی کام میں استخارہ کرنے کیلئے دو رکعتیں پڑھ کر یہ دُعا مانگنی چاہئے۔

اللھم انی استخیرك بعلمك و استقدِرك بقدرتك و اسئالك من فضلك العظیم فانك تقدِرُ ولا اقدِرُ و تعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان ھذا الامر خیر لی فی دینی و معاشی و عاقبةِ امرِی فاقدرہ لی و یسرہ لی ثم بارك لی فیه و ان کنت تعلم ان ھذا الامر شر لی فی دینی و معاشی و عاقبة امری فاصرفه عنی و اصرفنی عنه و اقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی به . (بخاری)

اے اللہ! میں تیرے علم کے مطابق تجھ سے خیر کا طالب ہوں اور تیری قدرت کی بدولت تجھ سے قوت مانگتا ہوں۔ اور میں تجھ سے تیرے بڑے فضل کے کچھ حصے کا طلبگار ہوں۔ تجھے ہر چیز پر قدرت حاصل ہے اور مجھے نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا۔ اور تو ہر پوشیدہ بات کو جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین و دنیا اور آخرت کیلئے بہتر ہے تو اسے میرے لئے مقدر کر دے اور پھر اسے میرے لئے آسان کر دے اور پھر اس میں برکت نازل فرما اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے

دین و دنیا اور آخرت کیلئے بہتر نہیں ہے تو اسے مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس سے دور ہٹا دے اور پھر بہتری جہاں کہیں ہو میرے مقدر میں کر دے اور پھر اس پر مجھے راضی رہنے کی توفیق دے۔

ک۔ نمازِ تراویح اور نمازِ تہجد

ان نمازوں میں گیارہ رکعتیں پڑھنا سنتِ نبویؐ ہے۔ آٹھ نوافل اور تین وتر، رمضان اور غیر رمضان میں رسول کریم ﷺ رات کی نماز اس سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ (بخاری)

تراویح دو دو رکعتیں پڑھنا اور جماعت کے ساتھ پڑھنا اور ان میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا پسندیدہ ہے۔ تراویح کی نماز تہجد کے وقت بھی پڑھی جا سکتی ہے۔

ل۔ سجدہ تلاوت

قرآن مجید میں پندرہ ایسی آیات ہیں جن کی تلاوت کے بعد پڑھنے اور سننے والے کو سجدہ کرنا چاہئے۔ سجدہ تلاوت کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کیا جائے اور یہ دعا پڑھی جائے۔

سجد و جهي للذی خلقه و صوره و شق سمعه و بصره بحوله و قوته .

میرے چہرے نے اس ذات کے حضور سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور اس میں کان اور آنکھیں اپنی قوت اور طاقت سے بنائیں۔

سجدہ تلاوت کیلئے قبلہ رو اور باوضو ہونا ضروری نہیں (بخاری، ابوداؤد، ترمذی)

سجدہ تلاوت والی سورتیں یہ ہیں۔

۱. الاعراف ۲. الرعد ۳. النحل ٤. بنی اسرائیل ٥. مریم ٦. الحج
۷. الفرقان ۹. النمل ۱۰. السجده ۱۱. ص ۱۲. حم السجده ۱۳. النجم
١٤. انشقاق ۱٥. علق

م۔ سجدۂ شکر

جب آدمی کو کوئی خوشی کی خبر ملے تو وہ سجدہ شکر ادا کرے اور اگر وہ اس وقت وضو سے ہو تو زیادہ مناسب ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

ن۔ نمازِ عیدین

ا۔ عید الفطر کی نماز شوال کی پہلی تاریخ کو اور عید الاضحیٰ کی ذوالحج کی دسویں تاریخ کو پڑھی جائے۔

اگر کسی مقام پر عید کا چاند نظر نہ آئے تو کم از کم دو آدمیوں کی معتبر شہادت کی بنا پر عید کی جا سکتی ہے اور عید اسی دن پڑھنی چاہیے جس دن عام مسلمان پڑھیں۔ (ابوداؤد، نسائی)

۲۔ اگر شوال کے چاند کی اطلاع سورج ڈھلنے کے بعد ملے تو روزہ افطار کر دیا جائے اور اس سے اگلے دن عید پڑھی جائے۔ (ابوداؤد)

۳۔ عید کی نماز آبادی کے کسی کھلے میدان میں پڑھی جائے اور اگر بارش ہو تو مسجد میں بھی پڑھی جا سکتی ہے۔ (ابوداؤد)

۴۔ بہتر یہ ہے کہ عید الفطر چاشت کے دوسرے حصے میں پڑھی جائے اور عید الاضحیٰ ابتدائی حصے میں۔ (مشکوٰۃ)

۵۔ نمازِ عیدین کے آداب

ا۔ غسل کیا جائے اور اچھے کپڑے پہنے جائیں اور خوشبو استعمال کی جائے۔

ب۔ عید الفطر کے دن کچھ کھا پی کر نماز کیلئے جانا چاہیے اور عید الاضحیٰ کے دن نماز سے فراغت کے بعد کھانا چاہیے اور بہتر یہ ہے کہ اپنی قربانی کا گوشت کھایا جائے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

ج۔ عید الفطر کے دن فجر کی نماز کے بعد سے تکبیریں کہنا شروع کیا جائے اور عید الاضحیٰ کے موقع پر ۹ ذوالحج سے لے کر ۱۳ ذوالحج کی نمازِ عصر کے بعد پڑھ کر ختم کر دی جائیں۔ اگر یکم ذوالحج سے ہی شروع کر دی جائیں تو زیادہ بہتر ہے۔ تکبیرات یہ ہیں۔

اللہ اکبر ، اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

تکبیرات عام طور پر بھی کہی جانی چاہیے اور فرض نمازوں کے بعد خاص اہتمام سے پڑھنی چاہیے۔

د۔ عید کیلئے جانے اور واپس آنے کے راستے الگ الگ ہونے چاہیے اور راستے میں تکبیریں کہتے رہنا چاہیے۔ (بخاری)

ہ۔ عید کے روز جب کوئی مسلمان دوسرے مسلمان سے ملے تو کہے **تقبل اللہ منا و منك** (اللہ ہمارے اور آپ کے عمل قبول فرمائے) (مسند احمد)

و۔ عیدین اور ایام تشریق میں روزہ رکھنا سخت منع ہے۔

ز۔ عورتیں بھی عید پڑھنے کیلئے جا سکتی ہیں۔ (بخاری، مسلم)

ح۔ نمازِ عید کا طریقہ

عید کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے امام لوگوں کو دو رکعت پڑھائے جس کیلئے اذان اور اقامت کی ضرورت نہیں۔ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد سات تکبیریں اور دوسری میں پانچ کہی جائیں۔ تکبیریں کہتے ہوئے ہاتھ کندھوں تک اٹھانے چاہئیں۔ اس کے بعد سورہ فاتحہ پڑھنی چاہئے اور پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ الاعلیٰ اور دوسری میں سورۃ الغاشیہ پڑھنی چاہئے۔ نماز کے بعد امام خطبہ دے جو خطبہ جمعہ کے انداز کے مطابق ہو۔ نمازِ عید سے پہلے یا بعد میں نوافل نہیں پڑھنے چاہئیں۔

اگر کسی کو عید کی نماز جماعت سے نہ ملے تو تنہا دو رکعتیں پڑھ لے (مسلم، بخاری، ترمذی)

قربانی کے مسائل

۱۔ جو شخص استطاعت رکھتا ہو اور اپنے گھر میں موجود ہو مسافر نہ ہو۔ اس کیلئے عید الاضحیٰ کے موقع پر قربانی دینا ضروری ہے۔ (ترمذی)

۲۔ قربانی کا جانور اتنی عمر کا ہونا چاہئے کہ اس کے اگلے دو دانت گر کر اگ چکے ہوں۔ البتہ چھترے کیلئے یہ شرط نہیں۔ قربانی کیلئے چھترے یا بکرے یا گائے یا اونٹ کو ذبح کیا جا سکتا ہے۔ (مسلم)

۳۔ ذبح کرتے وقت قربانی کا جانور صحیح سالم، بے داغ اور تندرست ہونا چاہئے۔ (ترمذی)

۴۔ قربانی عید الاضحیٰ کے دن نماز سے فارغ ہو کر دینی چاہئے۔ اس کے علاوہ عید سے دوسرے یا تیسرے دن بھی کی جا سکتی ہے۔ (بخاری، مسند احمد)

۵۔ قربانی کو ذبح کرتے وقت اس کا رخ قبلے کی طرف کرنا چاہئے اور کہنا چاہئے۔

انی وجهت وجهی للذی فطر السموت والارض حنیفاوما انا من المشرکین ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی لله رب العلمین لا شریك له و بذالك امرت و انا اول المسلمین .

اور جب چھری چلانے لگے تو کہے۔

بسم الله و الله اکبر اللهم هذا منك و لك

۶۔ بہتر یہ ہے کہ آدمی خود اپنی قربانی کو ذبح کرے لیکن اگر وہ کسی سے ذبح کروالے تو بھی جائز ہے۔

(ابوداؤد)

۷۔ قربانی کے گوشت کو تقسیم کرنے کیلئے بہتر طریقہ یہ ہے کہ اس کے تین حصے کیئے جائیں۔ ایک حصہ خود کھائیں اور دوسرا دوستوں اور رشتہ داروں کو دیں اور تیسرا غرباء میں تقسیم کر دیں۔ لیکن اگر سارے کا سارا ہی تقسیم کر دیں تو بھی جائز ہے۔ قربانی کا گوشت غیر مسلموں کو بھی دینا جائز ہے۔ (مغنی ابن قدامہ)

۸۔ قربانی ذبح کرنے والے کی اجرت، قربانی کے گوشت سے نہیں دینی چاہیئے۔ (بخاری، مسلم)

۹۔ قربانی کی کھال کو اللہ کی راہ کے کسی کام میں صرف کیا جا سکتا اور اسے اپنے ذاتی استعمال میں بھی لایا جا سکتا ہے۔ (بخاری)

۱۰۔ ایک جانور سارے خاندان کی طرف سے ذبح کیا جا سکتا ہے۔ گائے اور اونٹ کی قربانی میں سات خاندان شریک ہو سکتے ہیں۔ وفات پا جانے والے عزیزوں، رشتہ داروں اور دوسرے بزرگوں کی طرف سے بھی قربانی کی جا سکتی ہے۔ (مسلم)

۱۱۔ جو شخص قربانی دینا چاہے تو جب ذوالحج کا چاند طلوع ہو جائے، اسے اپنے بال یا ناخن ترشوانے نہیں چاہیئے۔ (مسلم)

س۔ نمازِ سفر

۱۔ جو شخص اتنی مسافت کیلئے جائے جسے عرفِ عام میں سفر کہا جاتا ہو تو وہ ظہر اور عصر اور عشاء کی چار چار رکعتوں کے بجائے دو دو رکعتیں پڑھ سکتا ہے۔

۲۔ تردد کی حالت میں مسافر بدستور قصر کرتا رہے گا۔ جب تک اقامت اختیار نہ کر لے۔ یا اپنی اصل رہائش گاہ کو واپس نہ آ جائے۔

۳۔ سفر کے دوران سنتیں پڑھنا ضروری نہیں۔ البتہ اگر فجر کے ساتھ دو سنتیں اور عشاء کے بعد ایک وتر پڑھ لے تو بہتر ہے۔ (مسلم، مسند احمد)

۴۔ بس یا ہوائی جہاز یا ریل گاڑی کے ڈرائیور طویل مسافت کی بناء پر قصر کر سکتے ہیں۔

ع۔ نمازِ استسقاء

جب بارش نہ ہو رہی ہو اور قحط سالی کا خطرہ ہو تو استسقاء کی نماز پڑھنا مسنون ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ لوگ آبادی سے باہر کے میدان میں عجز و انکسار اور اعترافِ گناہ کی حالت میں ... امام پہلے

لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائے اور پھر خطبہ دے جس میں وہ گناہوں سے توبہ اور اللہ کی طرف رجوع کرنے کی تلقین کرے اور پھر دعا کرے۔ دعا کے دوران ہاتھ سر سے بلند ہوں اور اس دوران امام اپنی اوپر کی چادر کو پلٹائے۔ دعا یہ ہے۔

اللهم اسقنا غيثا مغيثا مر يئا مريعًا غدقا مجللا عا ما طبقا سحا دالما. اللهم اسقنا الغيث ولا تجعلنا من القانطين اللهم بالعبادو البلادِ والبهائم وا لخلقِ من اللا واءِ والجهدِ والضنك مالا نشكوه الا اليك . اللهم اسق عبادك و بهائِمَكَ والشر رحمتك وأحي بلدك الميت.

اے اللہ! ایسی بارش برسا جو ہمارے فائدے میں ہو۔ ہمارے پیاس بجھادے، فصلوں کو اگادے، چھاجوں برسے اور عام برسے اور اس کا فائدہ دائمی ہو۔ اے اللہ! ہم پر مینہ برسا اور ہمیں مایوس نہ کر۔ اے اللہ! اپنے بندوں، شہروں اور جانوروں کو مشقت اور پریشانی سے نجات دے جس کی شکایت ہم صرف تیرے حضور ہی کرتے ہیں۔ اے اللہ! اپنے بندوں اور اپنی دوسری مخلوق، جانوروں کو سیراب کر اور بنجر زمینوں کو آباد کر دے۔ (ابن ماجہ، ابوداؤد، مسند احمد، بیہقی)

ف۔ نمازِ کسوف و خسوف

جب سورج یا چاند کو گرہن لگ جائے تو دو رکعت نماز پڑھنا مسنون ہے، ہر رکعت میں دو رکوع کیے جائیں اور رکوعوں کے درمیان بھی قرآن کی تلاوت کی جائے۔ اگر یہ نماز باجماعت پڑھی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ (بخاری، مسلم)

ق۔ نماز جنازہ

ا۔ جب کوئی شخص قریب المرگ ہو تو اس کے متعلقین کو چاہیے کہ اس کے پاس سکون کے ساتھ لاالہ الا اللہ پڑھتے رہیں تاکہ وہ بھی ان کے ساتھ کلمہ طیبہ پڑھے۔ لیکن مرنے والے سے پڑھنے کے لئے نہ کہا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ جان کنی کے نازک وقت میں اس سے انکار کر دے۔ یا کوئی اور نامناسب بات کہہ دے۔ اس کے بعد اسے قبلہ رو کر دیا جائے اور جب وہ وفات پا جائے اور اس کی آنکھیں کھلی ہوں تو بند کر دی جائیں اور اس کی نعش پر چادر ڈال دی جائے۔ (مسلم)

۲۔ وفات پانے کی اطلاع رشتہ داروں، دوستوں اور دوسرے تعلق داروں کو دی جا سکتی ہے۔ (بخاری)

۳۔ میت پر چیخنا، چلانا اور بین کرنا حرام ہے۔ (مسلم)

۴۔ میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں۔ البتہ بیوی چار ماہ اور دس دن تک سوگ میں رہے گی۔ (بخاری)

۵۔ اگر میت کے ذمہ قرض ہو تو تدفین سے پہلے ادائیگی کا انتظام کر دینا چاہیے۔ (بخاری)

۶۔ ہر مسلمان میت کو غسل دینا ضروری ہے سوائے اس مجاہد کے جو میدان جنگ میں شہید ہو جائے۔ غسل دینے کیلئے پانی میں بیری کے پتے ڈال لیے جائیں یا صابن استعمال کیا جائے۔ اور ابتداء ان اعضاء سے کی جائے جو وضو میں شامل ہوتے ہیں۔ خاوند بیوی کو غسل دے سکتا ہے اور بیوی اپنے خاوند کو۔ (مسند احمد، بخاری، مسلم، ابن ماجہ، نسائی)

۷۔ غسل کے بعد میت کو کفن دیا جائے۔ کفن کے لئے قیمتی کپڑا استعمال نہیں کرنا چاہیے مرد کے لئے تین سفید اور ان سلے کپڑے ہونے چاہئیں یعنی کفنی یا کرتہ اور ازار اور چادر اور عورت کے لئے پانچ، ۱۔ کفنی یا کرتہ ۲۔ ازار ۳۔ سر بند ۴۔ سینہ بند ۵۔ چادر۔ البتہ محرم کو اسی کے احرام میں دفن کر دینا چاہیے۔ (ترمذی، مسند احمد)

۸۔ میت کو اور اس کے کفن پر خوشبو لگانی چاہیے لیکن محرم اس سے مستثنٰی ہے۔ (مسند احمد)

۹۔ فرط محبت کی وجہ سے میت کا بوسہ لیا جا سکتا ہے۔ (بخاری)

۱۰۔ ہر میت کا جنازہ پڑھنا ضروری ہے البتہ جو بچہ مردہ ہی پیدا ہوا ہو اس کا جنازہ پڑھنا ضروری نہیں نماز جنازہ پڑھنے کے لئے میت کو قبلہ کی طرف رکھ کر صفیں بنائی جائیں۔ اگر میت مرد ہو تو امام سینے کے سامنے کھڑا ہو اگر عورت ہو تو اس کے درمیانی حصے کے سامنے۔ نماز میں چار تکبیریں کہی جائیں اور ہر تکبیر پر کندھوں تک ہاتھ اٹھائے جائیں اور سینے پر باندھے جائیں اور

* پہلی تکبیر کے بعد ثنا اور سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھی جائے۔
* دوسری تکبیر کے بعد حضور ﷺ پر درود پڑھا جائے اور
* تیسری تکبیر کے بعد میت کے لئے دعا کی جائے۔ دعا یہ ہے:۔

اللھم اغفر لحینا و میتنا وشاھدنا و غائبنا و صغیرنا و کبیرنا و ذکرنا و انثانا اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان اللھم لا تحرمنا اجرہ و لا

تفتنا بعده .اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه واكرم نزله ووسع مدخله واغسله بالماء والثلج والبرد ونقه من الخطايا كما نقيت الثوب الابيض من الدنس وابدله داراً خيرا من داره واهلا خيرا من اهله و زوجًا خيرامن زوجه وادخله الجنة واعذه من عذاب القبر ومن عذاب النار.

اے اللہ! ہم میں سے زندہ اور مردہ، حاضر اور غائب چھوٹے اور بڑے، مرد اور عورت سب کو بخش دے اے اللہ ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے تو موت دے اسے ایمان کی حالت میں دے۔ اے اللہ اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں فتنے میں نہ ڈال۔ اے اللہ اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما، اسے عافیت دے اور اسے معاف فرما۔ اس کی اچھی میزبانی فرما اور اس کی قبر کو فراخ کر دے۔ اور اس کے گناہوں کو پانی اور برف سے دھو ڈال۔ اور اسے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جیسا کہ سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے اسے اس کے یہاں کے گھر سے بہتر گھر، اور خاندان سے بہتر خاندان وہاں عنایت فرما۔ اور یہاں کی بیوی سے وہاں بہتر بیوی عطا کر۔ اسے جنت میں داخل فرما اور اسے عذاب قبر اور دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔

(مسلم، دار قطنی، ترمذی، فضل الصلوۃ علی النبی لابی اسحاق)

۱۱۔ اور اگر میت کسی نابالغ بچے کی ہو تو یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

اللهم اجعله لنا فرطا واجعله لنا اجرا وذخرا واجعله لنا شافعا ومشفعا .

اے اللہ اسے ہمارا پیشرو بنا دے اور اسے ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ ثواب کا باعث بنا دے اور اسے ہمارے لئے سفارش کرنے والا بنا دے اور ہمارے حق میں اس کی سفارش قبول فرما۔

۱۲۔ اگر کوئی شخص جنازے کی نماز میں تاخیر سے شامل ہو تو وہ چھوڑا ہوا حصہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد پورا کر لے۔

۱۳۔ نمازِ جنازہ میں امام قرات اور دعا اونچی آواز سے پڑھ سکتا ہے۔ (مسلم نسائی)

۱۴۔ غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ (مسلم)

۱۵۔ مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ (مسلم)

۱۶۔ جنازے کو لے کر جلدی جلدی قبرستان تک پہنچانا چاہیے۔ جنازے کے ساتھ چلنا اور اسے

کندھا دینا سنت ہے البتہ سوار ہو کر ساتھ جانا، پسندیدہ بات نہیں۔ عورتوں کے لئے جنازے کے ساتھ جانا جائز نہیں۔ (بخاری، ابوداؤد، نسائی)

۱۷۔ قبر صاف ستھری اور گہری ہونی چاہیے اور اس میں لحد نکالنا بہتر ہے (مسند احمد)

۱۸۔ میت کو قبر میں پاؤں کیطرف سے داخل کرنا چاہیے۔ (ابو داؤد)

۱۹۔ میت کو قبر میں رکھتے وقت یہ کہنا چاہیے بسم اللہ وعلی ملة رسول اللہ

۲۰۔ قبر میں مٹی ڈالتے وقت ہر شخص کو شریک ہونا چاہیے اور کم از کم تین دفعہ ضرور مٹی ڈالنی چاہیے۔ (ابن ماجہ)

۲۱۔ دفن کے بعد میت کے لئے ثابت قدمی اور بخشش کی دعا مانگنی چاہیے (یعنی قبر پر کھڑے ہو کر) (ابوداؤد، ترمذی)

۲۲۔ قبر بہت زیادہ اونچی نہیں ہونی چاہیے اور نہ اسے پختہ بنانا چاہیے اور نہ اس پر کوئی تعمیر کرنی چاہیے اور نہ کوئی کتبہ لگانا چاہیے۔ (مسلم، ابن ماجہ)

۲۳۔ قبر پر مسجد بنانا جائز نہیں اور قبروں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا بھی جائز نہیں ہے۔ (بخاری، مسلم)

۲۴۔ قبر پر بیٹھنا یا اس کے قریب نماز پڑھنا یا اس پر چراغ جلانا یا اس پر پھول چڑھانا جائز نہیں ہے۔ (مسلم، ترمذی)

۲۵۔ قبر پر قرآن مجید پڑھنا کتاب و سنت سے ثابت نہیں۔ البتہ تدفین کے فوراً بعد سورۃ بقرہ کا اول اور آخری حصہ پڑھنا درست ہے۔

۲۶۔ قبر کی زیارت کے لئے جانا جائز ہے اور عورت بھی زیارت کے لئے جاسکتی ہے بشرطیکہ نوحہ اور بین سے پرہیز کرے لیکن کسی قبر کی زیارت کے لئے سفر اختیار کرنا جائز نہیں۔ (مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی)

۲۷۔ جو لوگ بری شہرت رکھتے ہوں یا خودکشی اور خیانت کے مرتکب ہوں۔ ان پر نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے مگر کوئی مشہور دینی شخصیت ان کی نماز جنازہ میں شمولیت نہ کرے۔ (مسند احمد ابوداؤد، نسائی، مسلم)

۲۸۔ غیر مسلم کی نمازِ جنازہ پڑھنا یا ان کے لئے دعا اور استغفار کرنا حرام ہے۔

۲۹۔ جب آدمی قبر کی زیارت کے لئے جائے تو یہ کہے:۔

السلام علیکم اهل الدیار من المومنین والمسلمین وانا ان شاء الله بکم لاحقون انتم فرطنا ونحن لکم تبع نسال الله لنا ولکم العافیة اللهم اغفر لهم و ارحمهم

ان گھروں میں بسنے والو مومنو اور مسلمانو! تم پر اللہ کی سلامتی ہو۔ ہم بھی اللہ نے چاہا تو تمہارے ساتھ آملیں گے۔ تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمہارے پیچھے آئیں گے۔ ہم اپنے اور تمہارے لیے اللہ سے عافیت مانگتے ہیں اے اللہ انہیں بخش دے اور ان پر رحم فرما۔ (مسند احمد، نسائی)

۳۰۔ قبر کے پاس کھڑے ہو کر صاحب قبر کے لئے دعا کرتے ہوئے قبلے کی طرف منہ کرنا چاہیے۔

۳۱۔ میت کا پوسٹ مارٹم کرنا جائز نہیں اس لئے کہ یہ انسانیت کے احترام کے منافی ہے۔ البتہ مقتول کی موت کے اسباب معلوم کرنے کے لئے نعش کا اپریشن کیا جاسکتا ہے تاکہ قتل عمد، یا شبہ عمد یا قتل خطا میں امتیاز کیا جاسکے۔

۳۲۔ میت کے لواحقین سے تعزیت کرنا اور انہیں صبر کی تلقین کرنا سنت ہے۔ لیکن اس کے لئے بار بار اجتماعی دعا کرنے کی رسم کا اسوہ رسولؐ سے ثبوت نہیں ملتا۔

۳۳۔ کسی کے مرنے کے بعد قل، ساتویں اور چالیسویں وغیرہ دیگر رسومات سنت نبویؐ سے ثابت نہیں۔

باب3

زکوٰۃ

ا۔ اہمیت

زکوٰۃ، اسلام کے ارکان میں سے ایک اہم بنیادی رکن ہے۔ جس کی نہایت سختی سے تاکید کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

خذ من امو الهم صد قة تطهر هم و تز كيهم بها

اے نبی! ان لوگوں کے اموال میں سے زکوٰۃ وصول کرو اور اس کے ساتھ ان کو پاک کرو۔ (توبہ۔ ۱۰۳)

ایک اور مقام پر ارشاد ہے کہ۔

يا يها الذين امنوا انفقوا من طيبت ما كسبتم و مما اخرجنا لكم من الارض .

اے اہل ایمان! اپنی کمائی سے پاک چیزیں اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور زمین سے جو کچھ پیداوار ہم نے تمہارے لئے نکالی ہے اس میں سے بھی اللہ کی راہ میں دو۔ (البقرہ۔ ۲۶۷)

ب۔ فرضیت

ہر وہ مسلمان جو نصاب کے مطابق مال کا مالک ہو اور اس مال پر ایک سال گذر جائے اور وہ مقروض نہ ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔ (بخاری، مسلم)

ج۔ اموالِ زکوٰۃ اور نصاب

ا۔ سونا اس کی زکوٰۃ اس وقت ادا کرنا ضروری ہو گا جب کہ اس کی مقدار بیس دینار یعنی 87.48 گرام ہو اور اس پر ایک سال کا عرصہ گزرا ہو۔ تب اس سے چالیسوں حصہ دینا ہو گا۔ (ابو داؤد)

۲۔ چاندی جب چاندی کی مقدار دو سو درہم یعنی 612.36 گرام ہو اور اس پر ایک سال گزرا ہو تو اس سے چالیسواں حصہ دینا ہو گا۔ (بخاری)

ا۔ اگر کسی شخص کے پاس سونا اور چاندی دونوں ہی نصاب کی مقدار سے کم ہوں لیکن ان کو اکٹھا کرنے سے کسی ایک کا نصاب بن جاتا ہو تو اس پر زکاۃ لازم ہو گی۔

ب۔ جب کسی شخص کے پاس اتنے کرنسی نوٹ اور سکے ہوں کہ وہ چاندی کے نصاب کی مالیت تک پہنچ جاتے ہوں تو ان پر اڑھائی فیصد زکاۃ عائد ہو گی۔

ج۔ اگر سونا اور چاندی زیورات کی صورت میں موجود ہوں تو ان پر بھی زکاۃ فرض ہو گی۔

(مسند حاکم، بخاری، مسلم

۳۔ اموالِ تجارت سے ہر سال کے بعد اڑھائی فیصد زکاۃ دینا ضروری ہے۔ جبکہ یہ چاندی کے نصاب کی مالیت کے برابر ہوں۔ (ابوداؤد)

۴۔ قرض، جو قرض آسانی سے واپس مل سکتا ہو اس پر سال گزرنے کے بعد زکاۃ عائد ہوگی اور جس کا حصول مشکل ہو اس پر اس وقت زکاۃ عائد ہوگی، جب وہ واپس مل جائے گا۔ تب اس سے ایک سال کی زکاۃ دینا ضروری ہوگا، خواہ اس کی واپسی پر متعدد سال لگ گئے ہوں۔ اور جو قرض سال بھر مقروض کے پاس رہے یا اسے وہ تجارت میں لگا لے تو وہ اس سے زکاۃ ادا کرے گا۔

۵۔ امانت، جو امانتیں بینکوں میں یا کسی آدمی کے پاس رکھی گئی ہوں، ان پر بھی زکاۃ ان کی جنس کے مطابق نافذ ہوگی۔

۶۔ پراویڈنٹ فنڈ اور بیمہ، اگر یہ جبری طور پر وصول کئے جاتے ہوں تو جب ان کی رقم واپس مل جائے تو صرف ایک سال کی زکاۃ دینی ہوگی اور اگر وہ اپنی مرضی سے دیے جاتے ہوں تو ہر سال کے خاتمے پر ان سے زکاۃ ادا کی جائے گی۔

۷۔ عطیات، عطیہ اگر بقدر نصاب ہو اور اس پر سال گزر جائے تو جس شخص کو وہ دیا گیا ہو، اس سے زکاۃ ادا کرے گا۔ (ترمذی)

۸۔ متنازع فیہ جائداد کی زکاۃ دورانِ نزاع اس شخص سے لی جائے گی جس کے قبضے میں وہ ہو

۹۔ مرہونہ جائداد اور چیز کی زکاۃ اس کے مالک سے وصول کی جائے گی۔

۱۰۔ جواہرات، اگر تجارت کیلئے ہوں تو ان پر زکاۃ عائد ہوگی۔ (اموالِ تجارت کے مطابق)

۱۱۔ نوادرات، اگر یادگار کے طور پر رکھے گئے ہوں تو ان پر زکاۃ نہیں ہوگی اور اگر تجارت کے لئے ہوں تو ان پر زکاۃ لازم ہوگی۔

۱۲۔ جو دفینہ زمین سے برآمد ہو اس پر ۲۰% (فیصد) زکاۃ دینی ہوگی۔

۱۳۔ معدنیات، اگر یہ پرائیویٹ ملکیت میں ہوں اور خواہ دھات کی قسم سے ہوں یا مائعات (پٹرول، پارہ وغیرہ) کی قسم سے، ان سب پر اڑھائی فیصد زکاۃ لی جائے گی۔ (ابوداؤد)

ا۔ موتی، عنبر اور دوسری وہ چیزیں جو سمندر سے نکلتی ہیں وہ معدنیات کے حکم میں ہیں۔

ب۔ مچھلی کی تجارت سے جو آمدن ہو اس پر زکاۃ عائد ہوگی، مچھلی پر نہیں۔

۱۴۔رہائشی مکانات پر زکاۃ نہیں ہے چاہے وہ کتنی ہی مالیت کے ہوں۔اس طرح ذاتی استعمال کی چیزوں پر بھی زکاۃ نہیں ہے۔

د۔اونٹ،جب اونٹوں کی تعداد پانچ ہو جائے تو ان پر زکاۃ فرض ہو گی،بشرطیکہ ان پر ایک سال گزر جائے اور ان کی تعداد کے اعتبار سے زکاۃ کا ضابطہ یہ ہے۔

۵ سے	۲۴ اونٹوں تک		ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری
۲۵ سے	۳۵	تک	ایک سال کی اونٹنی یا دو سال کا اونٹ
۳۶ سے	۴۵	تک	دو سال کی اونٹنی
۴۶ سے	۶۰	تک	تین سال کی اونٹنی
۶۱ سے	۷۵	تک	چار سال کی اونٹنی
۷۶ سے	۹۰	تک	دو دو سال کی دو اونٹنیاں
۹۱ سے	۱۲۰	تک	تین تین سال کی دو اونٹنیاں

ا۔اگر تعداد اس سے زیادہ ہو جائے تو پھر ہر چالیس پر دو سال کی اونٹنی اور ہر پچاس پر تین سال کی اونٹنی دینی ہو گی۔

ب۔جس شخص کے پاس اس عمر کے جانور سے چھوٹا جانور ہو جو اس پر لازم آتا ہے۔تو اس کے ساتھ دو بکریاں دے گا۔اور اگر اس کے پاس بڑا ہو تو وہ زکاۃ لینے والے اہل کار سے دو بکریاں وصول کرے گا۔
(بخاری)

۲۔گائے، جب گائیں اور بیل تیس ہو جائیں تو ان پر ایک بچھڑا یا بچھڑی زکاۃ میں دینی ہو گی،چالیس ہوں تو دو سال کا بیل یا گائے اور اگر اس سے زیادہ ہوں تو ہر چالیس پر دو سال کا اور ہر تیس پر بچھڑا وصول کیا جائے گا۔

ا۔ بھینسوں پر زکاۃ اسی ضابطے کے مطابق ہو گی جو گائے کیلئے ہے۔

۳۔بکریاں،چالیس بکریوں اور بھیڑوں سے لے کر ۱۲۱ تک ایک بھیڑ یا بکری لی جائے گی اور ۱۲۲ سے ۲۰۱ تک دو بکریاں اور ۲۰۲ سے ۳۰۱ تک چار بکریاں اور پھر ہر سو کے بعد ایک بکری دینی ہو گی
(بخاری،مسلم)

۵۔ متفرقات

۱۔ نصاب سے کم تعداد یا مقدار پر زکاۃ عائد نہیں ہو گی۔ (بخاری)

۲۔ جو جانور کاروبار میں استعمال کیے جاتے ہیں یا جو ذاتی ضرورت کیلئے ہوں ان پر زکاۃ نہیں ہو گی۔ (دار قطنی)

ا۔ ڈیری فارم کے مویشیوں پر زکوۃ نہیں۔ البتہ اس کی آمدنی پر زکاۃ عائد ہو گی۔

ب۔ پولٹری فارم کی مرغیوں اور انڈوں پر زکاۃ ہو گی۔ اگر وہ تجارت کے لئے ہوں۔ اور زکاۃ ان کی آمدنی سے لی جائے گی۔

۳۔ سواری کے لئے موٹر سائیکل کار وغیرہ ہو تو اس پر بھی زکاۃ نہیں ہے۔

۴۔ کرائے پر دی گئی اشیاء کی آمدنی سے زکاۃ وصول کی جائے گی۔ اسی طرح کرایہ پر چلنے والی گاڑیوں کی آمدنی سے بھی زکاۃ لی جائے گی۔

۵۔ سونے، چاندی اور مویشیوں کی زکاۃ نقدی کی صورت میں بھی دی جا سکتی ہے۔

۶۔ زکاۃ میں بوڑھا، بھینگا، عیب دار اور عمر میں چھوٹا جانور نہیں لیا جائے گا اور نہ گھر میں دودھ کے لئے پالی ہوئی گائے، بھینس اور نہ حاملہ اور نہ سانڈ لیا جائے گا۔ (بخاری)

۷۔ کمپنیوں کے جو حصہ دار نصاب سے کم حصہ رکھتے ہوں یا جو ایک سال سے کم مدت تک اپنے حصے کے مالک رہے ہوں ان کو مستثنیٰ کر کے باقی تمام حصہ داروں کی زکاۃ کمپنیوں سے مجموعی طور پر وصول کی جائے گی۔

۸۔ مضاربت کی صورت میں پہلے زکاۃ نکال لی جائے گی اور پھر نفع تقسیم کیا جائے گا۔

۹۔ کارخانوں کی مشینوں اور آلات پر زکاۃ عائد نہیں ہو گی۔ صرف پیداوار پر ہو گی۔ اسی طرح دکانوں کے فرنیچر وغیرہ پر زکاۃ نہیں ہو گی۔ صرف مال پر عائد ہو گی۔

۱۰۔ جن اموال کا حساب نقدی سے کیا جاتا ہے ان میں سے زکاۃ اڑھائی فیصد وصول کی جائے گی۔

و۔ زرعی پیداوار کی زکاۃ (عشر)

۱۔ جس زرعی پیداوار کو ذخیرہ کیا جا سکے اور وہ پانچ وسق یعنی 673 کلو گرام تک ہو، اس سے زکاۃ دینا ضروری ہے اور یہ ادائیگی فصل کاٹنے کے موقع پر ہو گی۔ (نسائی)

۲۔ اگر زمین کو خرچ اٹھائے بغیر سیراب کیا جاتا ہو تو اس کی پیداوار سے دسواں حصہ وصول کیا جائے گا اور اگر اخراجات برداشت کر کے اسے سیراب کیا جاتا ہو تو اس سے بیسواں حصہ دینا ہو گا۔ عشر کی ادائیگی سے پہلے اخراجات نہیں نکالے جائیں گے۔ (بخاری)

۳۔ اگر ایک جنس کی اقسام مختلف ہوں تو ان سب کو جمع کر کے مجموعی مقدار سے زکوۃ دی جائے گی۔

۴۔ ایسی پیداوار کی زکوۃ جس سے تیل نکالا جاتا ہو، اس کے تیل سے دی جائے گی۔ بشرطیکہ وہ نصاب تک پہنچ جائے۔

۵۔ سبزیوں میں سے زکوۃ وصول نہیں کی جائے گی بلکہ ان کی آمدنی سے وصول ہو گی۔ (دار قطنی)

ز۔ زکوۃ کے مصارف

۱۔ فقراء۔ یعنی ایسے لوگ جن کی آمدنی، اخراجات کی نسبت کم ہو۔

۲۔ مساکین۔ جن کے پاس کچھ نہ ہو اور کنگال ہوں۔

۳۔ زکوۃ وصول کرنے والے ملازمین کے معاوضات۔

۴۔ وہ غیر مسلم جن کی تالیف قلب مقصود ہو۔

۵۔ جنگی قیدی اور غلاموں کی آزادی کے لئے۔

۶۔ ایسے لوگ جو قرض ادا نہ کر سکتے ہوں۔

۷۔ اللہ کی راہ میں یعنی ان کاموں پر جن میں اللہ کی رضا ہو۔ (توبہ۔ ۶۰)

ح۔ مصارف زکاۃ میں سے کسی ایک کو ترجیح دی جا سکتی ہے۔

ط۔ بنو ہاشم کو جن میں حضرت عباس کی اولاد، حارث کی اولاد، ابو طالب کی اولاد اور سادات بنی فاطمہ اور سادات علوی شامل ہیں زکاۃ دینا جائز نہیں ہے۔

ی۔ صاحب نصاب خوش حال شخص کو بھی زکاۃ دینا جائز نہیں۔

ل۔ والدین، اولاد اور بیوی کو زکاۃ نہیں دی جا سکتی۔

باب 4

روزہ

روزہ

ا۔ روزے کا مفہوم یہ ہے کہ طلوع فجر سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک روزے کی نیت سے کھانے پینے اور جنسی اختلاط سے پرہیز کرنا۔

۲۔ فرضیت

ا۔ ماہ رمضان کا چاند نظر آجائے یا کسی معتبر آدمی کی شہادت مل جائے یا شعبان کے تیس دن پورے ہو جائیں تو رمضان کے روزے رکھنا فرض ہو جاتا ہے۔ روزے تیس رکھے جائیں گے لیکن اگر شوال کا چاند پہلے نظر آجائے تو پھر انتیس ہوں گے۔ چاند نظر آنے پر یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ **اللھم اھله علینا بالامن والایمان والسلامة والاسلام ربی وربك الله!** اے اللہ اس کو ہمارے لئے امن اور ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔ اے چاند تیرا اور میرا رب اللہ ہے (مسلم، ابوداؤد، طبرانی)

ج۔ روزے رکھنا ہر اس شخص پر فرض ہو گا جو بالغ، عاقل اور مقیم ہو اور عورت جب کہ حیض اور نفاس کی حالت میں نہ ہو۔ (بخاری)

د۔ مسافر، بیمار، بہت بوڑھا شخص حائضہ اور نفاس والی عورت، دودھ پلانے والی اور قریب الولادت ماں کیلیے روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے۔ البتہ یہ سب رمضان المبارک کے بعد کسی مہینے میں ان چھوڑے ہوئے روزوں کی قضادیں گے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

ہ۔ جو بوڑھا آدمی روزہ رکھنے یا ان کی قضا دینے کی طاقت نہیں رکھتا۔ وہ ہر روز کسی مسکین کو کھانا کھلا کر کفارہ دے سکتا ہے۔ (بقرہ ۱۸۴)

ر۔ جو شخص بیماری کے بعد تندرست ہو کر فوت ہو جائے اس کی طرف سے اس کے ورثا روزے رکھیں۔ (بخاری، مسلم)

ز۔ جو شخص جان بوجھ کر جنسی فعل کر کے روزہ توڑ دے وہ کفارے کے طور پر دو ماہ مسلسل روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اور جو شخص بھول کر کچھ کھا پی لے اس پر کوئی کفارہ نہیں اور وہ اپنا روزہ بدستور جاری رکھے گا۔ (بخاری، مسلم)

ح۔ جن ممالک میں دن رات چوبیس گھنٹوں کے اندر آجاتے ہیں ان میں روزے کا وقت طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک ہو گا۔ اور جن ممالک میں دن اور رات چوبیس گھنٹوں میں نہیں آتے۔

یہاں کے باشندے اپنے سے قریبی ملک کے وقت کا لحاظ کر کے روزہ رکھیں۔

۳۔ روزے کیلئے پسندیدہ اعمال

۱۔ طلوع فجر سے پہلے سحری کھانا

۲۔ سحری تاخیر سے کھانا اور سورج غروب ہوتے ہی افطار کر لینا۔

۳۔ کھجور یا چھوہارے یا پانی سے روزہ کھولنا۔ (بخاری مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

۴۔ روزہ کھولتے وقت یہ دعا پڑھنا

اللهم لك صمنا وعلى رزقك افطرنا فتقبل منا انك انت السميع العليم

اے اللہ ہم نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر افطار کیا اسے تو ہم سے قبول فرما تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔

۴۔ روزہ میں ناپسندیدہ اعمال

۱۔ کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے وقت مبالغہ کرنا

۲۔ شہوانی افعال ۳۔ کوئی چیز چبانا ۴۔ فصد کروانا

۵۔ جن اسباب کی بنا پر روزہ ٹوٹ جاتا ہے وہ یہ ہیں

۱۔ کسی ذریعے سے پانی یا خوراک کو جسم میں داخل کرنا۔

۲۔ جنابت ۳۔ عمداً کھانا پینا

۴۔ روزے کا ارادہ ترک کر دینا۔

البتہ کفارہ صرف جنسی اختلاط کی وجہ سے لازم آئے گا۔ (بخاری، مسلم)

۶۔ روزہ دار کے لئے جائز امور

۱۔ دن کے اوقات میں مسواک کرنا

۲۔ جسم پر پانی ڈال کر ٹھنڈک حاصل کرنا

۳۔ جائز ضرورت کیلئے سفر کرنا

۴۔ سرمہ لگانا ۵۔ خوشبو لگانا ۶۔ تھوک نگلنا

۷۔ جو باتیں روزہ دار کو معاف ہیں

۱۔ کسی چیز کا بے اختیار گلے میں چلے جانا

۲۔ دھویں کا منہ میں داخل ہونا، جب کہ اس کیلئے ارادہ نہ ہو

۳۔ احتلام ہو جانا ۴۔ بھول کر کھاپی لینا

۸۔ نفلی روزے

۱۔ عرفات کے سوا دوسرے مقامات پر ۹ ذوالحجہ کا روزہ

۲۔ ۹ اور ۱۰ یا ۱۰ اور گیارہ محرم کا روزہ

۳۔ شوال کے مہینے کے چھ روزے

۴۔ شعبان کے پہلے پندرہ دن کے روزے

۵۔ ذوالحج کے پہلے نو دن کے روزے

۶۔ ماہ محرم کے روزے

۷۔ ہر قمری مہینے کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کے روزے

۸۔ سوموار اور جمعرات کا روزہ

۹۔ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک افطار کرنا (صحاح ستہ)

۹۔ وہ ایام جن میں روزہ رکھنا منع ہے

۱۔ عرفات کے مقام پر ۹ ذوالحج کا روزہ رکھنا

۲۔ جمعہ کے دن کو مخصوص کر کے روزہ رکھنا

۳۔ ہفتہ کے دن خاص طور پر روزہ رکھنا

۴۔ شعبان کے آخر 6 دنوں میں روزہ رکھنا

۵۔ شک کے دن کا روزہ

۶۔ سارا سال ناغہ کئے بغیر روزے رکھنا

۷۔ خاوند کی اجازت کے بغیر عورت کا نفلی روزہ رکھنا

۸۔ عیدین کے دن اور ایام تشریق میں روزے رکھنا۔ (احمد، بخاری، مسلم)

۱۰۔ اعتکاف

ا۔ سال کے ہر حصے میں اعتکاف بیٹھا جا سکتا ہے لیکن رمضان میں اور بالخصوص آخری دس دنوں میں مساجد میں اعتکاف بیٹھنا سنت ہے۔

ب۔ اعتکاف کے دوران اللہ کے ذکر، قرآن مجید کی تلاوت اور نوافل ادا کرنے پر زیادہ توجہ دینی چاہئے

ج۔ طاق راتوں میں عبادت کا خاص اہتمام کرنا چاہئے۔

د۔ معتکف صرف حاجت ضروریہ کیلئے اپنی اعتکاف گاہ سے باہر نکل سکتا ہے لیکن وہ کسی کی تیمارداری یا جنازے میں شرکت کیلئے نہیں جا سکتا اور ان ایام میں راتوں کو بھی اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ جنسی اختلاط سے پرہیز کرے۔

ہ۔ رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف بیٹھنے کیلئے اکیسویں تاریخ کی فجر کی نماز پڑھ کر اعتکاف گاہ میں داخل ہونا چاہئے۔ اور شوال کا چاند نظر آنے پر اعتکاف ختم کر دینا چاہئے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

و۔ عورت اپنے گھر میں اعتکاف بیٹھ سکتی ہے۔

۱۱۔ صدقہ فطر

ا۔ عید الفطر کی نماز کیلئے جانے سے قبل صدقہ فطر ادا کرنا چاہئے اور یہ گھر کے ہر فرد کی طرف سے ادا کیا جانا چاہئے اور وہ شخص بھی صدقہ دے جس کے پاس ایک روز کی خوراک سے زائد غذا اور کھانے کا سامان موجود ہو۔

ب۔ صدقہ فطر روزمرہ کی خوراک میں استعمال ہونے والے اناج سے ہونا چاہئے۔

ج۔ صدقہ فطر کی مقدار ایک صاع یعنی 2.125 کلوگرام ہے۔

د۔ صدقہ فطر عید سے دو دن پہلے بھی دیا جا سکتا ہے۔

ہ۔ صدقہ فطر فقراء اور مساکین کو دینا چاہئے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

باب5

فرضیت

ا۔ ہر اس بالغ اور عاقل مسلمان پر بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے جس کے پاس مکہ مکرمہ تک سفر اور اس سے واپسی کیلئے اور اس مدت میں اپنے اہل و عیال کیلئے اخراجات موجود ہوں اور وہ مقروض اور بیمار یا معذور نہ ہو۔ جبکہ عورت حالت عدت میں نہ ہو اور اس کے ساتھ اس کا شوہر یا کوئی محرم ہم سفر ہو۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو وہ ایسی قابل اعتماد خواتین کے ساتھ جا سکتی ہے جن کیساتھ کوئی محرم ہو۔

ب۔ حج عمر بھر میں صرف ایک بار فرض ہے۔

ج۔ حائضہ حج کیلئے جا سکتی ہے مگر وہ حالت حیض میں طواف نہیں کر سکتی۔ البتہ احرام باندھ کر باقی اعمال ادا کرے گی۔

د۔ اگر حائضہ حج سے پہلے عمرہ نہ کر سکے تو اس کا حج ادا ہو جائے گا۔

ہ۔ بچہ بھی حج کیلئے جا سکتا ہے اور اس کا ثواب اس کے والدین کو ہو گا اور یہ اس کا نفلی حج ہو گا۔ (مسلم)

و۔ جس شخص پر حج فرض ہو اور وہ یہ فرض ادا کئے بغیر وفات پا جائے تو اس کے ورثاء اس کی طرف سے حج کریں گے۔

ز۔ اگر کسی شخص پر حج فرض ہو جائے لیکن وہ معذور ہو تو وہ اپنے بجائے کسی ایسے شخص کو حج کیلئے اپنے اخراجات پر بھیج سکتا ہے جس نے پہلے حج کیا ہو۔ اس طرح اس کا فرض ادا ہو جائے گا۔

حج کی اقسام

ا۔ حج تمتع، اگر ۸ ذوالحج سے پہلے عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول دیا جائے اور ۸ تاریخ کو حج کے لئے نیا احرام باندھا جائے تو اسے حج تمتع کہتے ہیں۔

۲۔ حج قران، عمرہ کرنے کے بعد احرام نہ کھولا جائے اور اس میں حج بھی ادا کیا جائے تو اسے حج قران کہتے ہیں۔ مگر یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب کوئی شخص اپنے گھر سے قربانی ساتھ لے کر حج کیلئے گیا ہو۔

۳۔ حج مفرد، عمرے کے بغیر حج ادا کیا جائے تو اسے حجِ مفرد کہتے ہیں۔

۴۔ ان اقسام میں سے افضل، حج قران ہے۔ (بخاری، مسلم)

ارکانِ حج

ا۔ احرام

احرام کیلئے مندرجہ ذیل طریق کار اختیار کرنا ضروری ہے۔

ا۔ مرد نہادھو کر فرض نماز یا دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد ایک تہ بند باندھے اور ایک چادر اوپر اوڑھ لے۔ لیکن سر ننگا رکھے۔ اس کے بعد وہ سلا ہوا کپڑا اور لباس نہیں پہن سکتا۔ احرام باندھنے سے پہلے حجامت بنوا لینی چاہئے اور اس کے بعد ایسا کرنا اس کیلئے ممنوع ہو جائے گا۔ (بخاری)

ب۔ احرام ان جگہوں سے باندھنا چاہئے جو مختلف ممالک کیلئے مقرر کی گئی ہیں اور وہ یہ ہیں۔

اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ (ابیار علی) — اہل شام کے لئے جحفہ (رابغ)

اہل نجد کے لئے قرن منازل (سیل) — اہل یمن کے لئے یلملم

اہل عراق کے لئے ذات عرق

علاوہ ازیں یہ مقامات ان لوگوں کے احرام کیلئے بھی ہیں جو ان ممالک سے تو تعلق نہیں رکھتے مگر ان کی سمت سے مکہ کو آتے ہیں۔ اور جو لوگ ان مقامات سے مکہ کی جانب میں یا مکہ میں رہتے ہیں وہ اپنے گھروں سے احرام باندھیں۔ (بخاری)

ج۔ احرام باندھنے کے بعد بلند آواز سے کہنا چاہئے۔

لبيك اللهم لبيك ، لبيك لا شريك لك ، لبيك ان الحمدَ والنعمة لك و الملك لا شريك لك

اے اللہ! میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ تعریف اور نعمت سب تیرے لئے ہے بادشاہی تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔

اور حج کے دوران اس دُعا کو اکثر اوقات پڑھتے رہنا چاہئے۔

د۔ احرام باندھنے کیلئے عورت کو اگر پورے پردے کی جگہ مل جائے تو نہا لے اور عام استعمال کے کپڑے پہن لے۔ سر کے بالوں کو رومال سے باندھ لے لیکن منہ پر کپڑا نہ ڈالے۔ شوخ رنگ کے کپڑے نہ پہنے، سنگار نہ کرے اور میاں بیوی ازدواجی تعلق سے اجتناب کریں۔ (بخاری)

ہ۔ دعائے لبیک کے ساتھ درود شریف اور استغفار پڑھتے رہنا بھی مسنون ہے۔ (دار قطنی)

و۔ احرام کے دوران ممنوع افعال

۱۔ مرد کا اپنے سر کو ڈھانپ لینا
۲۔ سر کے بالوں کو منڈانا یا ترشوانا
۳۔ ہاتھ یا پاؤں کے ناخن اتارنا
۴۔ خوشبو لگانا
۵۔ سلے ہوئے کپڑے پہننا
۶۔ شکار کرنا
۷۔ شہوانی افعال
۸۔ نکاح کرنا یا نکاح پڑھانا، یا منگنی کرنا
۹۔ جنسی اختلاط
۱۰۔ لڑائی جھگڑا اور دیگر گناہ کے کام۔ (بقرہ: ۱۹۷۔ مائدہ۔۱) (بخاری، مسلم)

پہلے پانچ افعال میں سے عمداً کوئی ایک فعل کرنے سے تین روزے رکھنے پڑیں گے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہوگا یا ایک بکری قربانی میں دینی ہوگی۔ شکار کرنے پر شکار کردہ جانور کے برابر کا جانور ذبح کرنا ہوگا اور شہوانی افعال کرنے پر ایک بکری ذبح کرنا ہوگی لیکن جنسی اختلاط کی وجہ سے حج فاسد ہو جائے گا۔ البتہ میاں بیوی حج کے باقی اعمال ادا کریں گے اور ایک اونٹ کی قربانی دیں گے۔ اس کے علاوہ انہیں اگلے سال پھر حج کے لئے آنا ہوگا۔ (مؤطا امام مالک)

نکاح کرنے اور نکاح پڑھانے اور دیگر امور مثلاً غیبت اور گالی گلوچ لڑائی جھگڑے پر اللہ سے استغفار کرنا چاہئے۔

۲۔ طواف

باوضو ہو کر احرام کی حالت میں طواف کا ارادہ کرتے ہوئے بیت اللہ کے گرد سات چکر لگانے چاہئے اور ان میں بیت اللہ بائیں ہاتھ ہونا چاہئے۔ طواف کی ابتداء حجر اسود کے پاس سے کرنی چاہئے اور اسی پر آکر ایک چکر ختم کرنا چاہئے اور اسی طرح دوسرے چکر بھی۔ چکر متواتر لگانے چاہئے اور ان میں فاصلہ نہیں ڈالنا چاہئے۔ اگر کوئی شخص کمزور یا معذور ہو تو سوار ہو کر بھی طواف کر سکتا ہے۔

ب۔ مرد کو چاہئے کہ وہ پہلے تین چکروں میں تیز تیز چلے اور دائیں کندھے کو ننگا رکھے مگر ایسا صرف طوافِ قدوم میں کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ مرد اور عورت دونوں کو ہر طواف کی ابتداء میں حجر اسود کو بوسہ دینا چاہئے اگر ممکن ہو۔ ورنہ وہ اسے ہاتھ لگانے یا اشارہ کرنے پر اکتفا کر سکتے ہیں۔ اسی طرح ہر چکر میں رکن یمانی (خانہ کعبہ کے جنوب مشرق کے کونے) کو چھو کر گزرنا چاہئے اور اس وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے۔

اللهم انی اسئلك العفو و العافية في الدنيا و الاخرة

اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور بخشش کا طلبگار ہوں۔

علاوہ ازیں رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دُعا پڑھنی چاہئے۔

ربنا اتنا في الدنيا حسنة و في الاخرة حسنة و قنا عذاب النار .

اے اللہ! ہمیں دنیا اور آخرت دونوں میں بھلائی عنایت فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

ج۔ طواف شروع کرنے سے پہلے بیت اللہ کو دیکھ کر یہ دُعا کرنی چاہئے۔

اللهم زد هذا البيت تشريفًا و تعظيمًا و مهابة و برًا .

اے اللہ! اس گھر کے شرف اور بزرگی اور جلال وہیبت میں مزید اضافہ کر۔

اور پہلے چکر کی ابتداء میں کہنا چاہئے۔

بسم الله اكبر اللهم ايمانًا بك و تصديقا بكتابك و وفاء بعهدك و اتباعًا لسنة محمد صلى الله عليه وسلم .

اے اللہ! تجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے اور تیرے ساتھ کیے گئے عہد کو پورا کرتے ہوئے اور حضرت محمد ﷺ کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے (طواف شروع کر رہا ہوں)

د۔ طواف کے بعد مقام ابراہیم کے قریب دو رکعت نفل پڑھنے چاہئے۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص۔ اور ایک بار پھر حجر اسود کو بوسہ دینا چاہئے۔

ہ۔ اس کے بعد بیت اللہ کے دروازے اور حجر اسود کے درمیان دعا کرنی چاہئے [illegible] کے علاوہ خوب سیر ہو کر آب زمزم پینا چاہئے۔

۳۔ سعی صفا و مروہ

ا۔ طواف کے بعد باب صفا سے باہر نکل کر صفا پر جانا چاہئے اور یہ آیت پڑھنی چاہئے۔

ان الصفا و المروة من شعائر الله .

بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

اور کوہ صفا پر چڑھ کر خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے کہنا چاہئے۔

لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك و له الحمد و هو على كل شيء قدير لا اله الا

الله وحده انجز وعده و نصر عبده و هزم الاحزاب وحده .

اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اسی کی ہے، تعریف اسی کی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں۔ اس نے اپنے وعدے کو پورا کیا اور اپنے بندے (محمدؐ) کی مدد کی اور اکیلے ہی کفار کے سارے لشکروں کو شکست دی۔

پھر اپنے لئے کوئی دعا کرنی چاہئے اور پھر مروہ کی طرف جاتے ہوئے دو سبز ستونوں کے درمیان تیز چلنا چاہئے اور یہ کہتے رہنا چاہئے۔

رب اغفر وارحم انت الاعز الاکرم .

اے اللہ بخش دے اور معاف کر تو صاحب عزت و شرف ہے۔

مروہ کے پاس پہنچ کر پھر وہی آیت پڑھنی چاہئے جو صفا پر پڑھی تھی اور کعبہ کی طرف منہ کر کے مذکورہ دعائیں بھی پڑھنی چاہئے اس طرح یہ ایک چکر ہوا، اور باقی چھ چکر صفا اور مروہ پر باری باری آنے سے مکمل کئے جائیں۔ اس کے بعد اپنے لئے دعائیں کرنی چاہئے اور سر منڈوا کر اور نہا دھو کر احرام کھول دینا چاہئے۔ عورت صرف چوٹی کے تھوڑے سے بال کترے۔

نوٹ۔ اس وقت تک کئے گئے تمام افعال کو عمرہ کہتے ہیں۔

اب احرام کی پابندیاں ختم ہو جائیں گی۔

ب۔ احرام سے فارغ ہونے کے بعد باقی دنوں میں جو طواف کیا جائے اس میں خاص طریقے سے چادر اوڑھنے کی ضرورت نہیں اور نہ صفا و مروہ کی سعی کرنے کی ضرورت ہے۔

۴۔ عرفات میں قیام

ا۔ ذوالحج کی آٹھ تاریخ کو سورج نکلنے کے بعد حج کیلئے احرام باندھنا چاہئے اور مکہ سے چل کر ظہر کے وقت تک منیٰ میں پہنچ جانا چاہئے اور وہاں ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء اور نویں تاریخ کی فجر کی نمازیں قصر کر کے پڑھنا مسنون ہے اور کوشش یہ کرنی چاہئے کہ تمام نمازیں باجماعت ادا ہوں۔

ب۔ نو تاریخ کو سورج نکلنے کے بعد منیٰ سے عرفات کیلئے روانہ ہونا چاہئے اور وہاں ظہر اور عصر کی نماز جمع کر کے پڑھنی چاہئے اور امام کا خطبہ پورے آداب کے ساتھ سننا چاہئے اور یہاں غروب آفتاب تک ذکر، دعا، تسبیح و تہلیل اور تلاوت قرآن اور حضورؐ پر درود پڑھنے میں مشغول رہنا چاہئے۔ اور یہ

دعائیں کرنی چاہئے۔

اللھم لک الحمد کالذی تقول و خیر لما تقول اللھم لک صلوتی و نسکی و محیای و مماتی و الیک مابی و لک رب تراثی اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر و وسوسة الصدر و شتات الامر اللھم انی اعوذ بک من شر ما تجیء به الریح اللھم انک تسمع کلامی و تری مکانی و تعلم سری و علا نیتی و لا یخفی علیک شی من امری و انا البائس الفقیر المستغیث المستجیر الوجل المشفق المقر المعترف بذنبی اسئلک مسئلة المسکین وابتھل الیک ابتھال المذنب الذلیل و ادعوک دُعآءَ من خضعت لک رقبته و فاضت لک عبرته و ذل لک جسده و رغم لک انفه' اللھم لا تجعلنی بدعآئک شقیا و کن لی رحیما یا خیر المسئولین و یا خیر المعطین لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد بیده الخیر و هو علی کل شیء قدیر ۔

اللھم اجعل فی قلبی نورًا و فی سمعی نورًا فی بصری نورًا اللھم اشرح لی صدری و یسرلی امری اعوذبک من وسواس الصدر فی شتاتِ الامر و فتنة القبر اللھم انی اعوذ بک من شر ما یلج فی اللیل و شر ما یلج فی النھار و شرما تھب به الریاح و من شر بوائق الدھر

اے اللہ تیرے لئے ویسی ہی تعریف ہے جیسا کہ تو اپنی بیان کرتا ہے اور وہ سب کی سب بہتر ہے۔ اے اللہ تیرے لئے ہی ہے میری نماز اور عبادت اور میرا مرنا اور جینا اور تیری طرف ہی میرا ٹھکانا ہے اور میری ساری ملکیت کا تو ہی مالک ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے قبر کے عذاب اور دل کے وسوسوں اور مختلف پریشانیوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے ان سب خرابیوں سے پناہ مانگتا ہوں جنہیں یہ ہوائیں لاتی ہیں۔ اے اللہ تو میری باتیں سنتا ہے اور میری نشست و برخاست کو دیکھتا ہے اور میرے ظاہر و باطن سے واقف ہے اور میری کوئی چیز بھی تجھ سے مخفی نہیں۔ میں فقیر اور محتاج ہوں اور تجھ سے مدد اور پناہ کا طالب ہوں۔ اپنے گناہوں کا معترف ہوں اور اس پر لرزاں اور ترساں ہوں میں تجھ سے ایک عاجز اور ذلیل بندے کی حیثیت سے دعا مانگتا ہوں اور اس پریشان اور خائف آدمی کی طرح التجا کرتا ہوں جس کی گردن جھکی ہوئی ہے اور آنسو بہہ رہے ہیں اور غائیت درجہ عاجز ہے اور تیرے سامنے بے بس ہے۔ اے اللہ مجھے اپنے دربار سے نامراد نہ کرنا اور اے سب سے بہتر سخی اور داتا مجھ پر رحم فرما۔ اللہ کے سوا کوئی الٰہ

نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اسی کی ہے، تعریف اسی کی ہے، خیر اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اے اللہ! میرے دل میں نور بھر دے اور میرے کانوں اور آنکھوں میں نور بھر دے۔ اے اللہ میرا سینہ کھول دے اور میرے لئے میرے کام آسان کر دے۔ میں تجھ سے دلوں کے وسوسوں اور مختلف پریشانیوں اور قبر کے فتنوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے ان خرابیوں سے پناہ مانگتا ہوں جو دن اور رات میں آتی ہیں اور جنہیں ہوائیں لاتی ہیں اور میں تجھ سے زمانہ کے حوادثات سے پناہ مانگتا ہوں

ان دعاؤں کے علاوہ کثرت سے

لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك و له الحمد بيده الخير و هو على كل شيء قدير .

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له و اشهد ان محمد اعبده و رسوله .

اور سورہ اخلاص پڑھنی چاہئے۔ علاوہ ازیں اور بھی دعائیں پڑھی جا سکتی ہیں۔

عرفات میں قیام کے بعد

ا۔ سورج غروب ہو جانے کے بعد عرفات سے روانہ ہو جانا چاہئے اور تین میل کے فاصلے پر مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھنی چاہئے اور رات وہیں بسر کر کے اور فجر کی نماز پڑھ کر ذکر و فکر کرنا چاہئے اور روشنی ہونے پر مزدلفہ سے واپسی پر ستر کنکریاں چن کر پاس رکھ لینی چاہئے بصورت دیگر منیٰ سے بھی کنکریاں لی جا سکتی ہیں۔

ب۔ سورج طلوع ہونے سے پہلے مشعر حرام سے منیٰ میں آنا چاہئے اور آتے ہی جمرہ عقبہ کے ستون پر سات کنکریاں مارنی چاہئے۔ کنکری مارنے کا طریقہ یہ ہے کہ کنکری کو داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑ کر زور سے پھینکا جائے اور اس وقت زبان سے "اللہ اکبر" کہا جائے۔ جب سات کنکریاں ماری جائیں تو لبیک لبیک کہنا ضروری نہیں رہتا۔

ج۔ کنکریاں مارنے کے بعد قربانی کرنی چاہئے اور قربانی کرتے وقت جانور کو قبلہ رخ لٹا کر چھری چلانے کے وقت یہ پڑھنا چاہئے۔

بسم اللهِ الله اكبر اللهم منك و لك اللهم تقبل مني كما تقبلت من ابراهيم خليلك .

د۔ قربانی کرنے کے بعد سر منڈوا دینا چاہئے یا سارے سر کے بال چھوٹے کرا لینے چاہئیں اور پھر حرام کھول کر عام لباس پہن لینا چاہئے۔ البتہ جنسی اختلاط اب بھی ممنوع ہے۔ عورتیں چوٹی کے کنارے سے تھوڑے سے بال کتر لیں۔

ہ۔ اس کے بعد منیٰ سے واپس بیت اللہ میں آ کر طواف کرنا چاہئے اور خوب سیر ہو کر آب زمزم پینا چاہئے اس طواف کو طواف افاضہ کہتے ہیں اور یہ فرض ہے اس طواف کے بعد حج تمتع کی صورت میں صفاو مروہ کی سعی کرنی چاہئے اور پھر منیٰ میں واپس پہنچ جانا چاہئے۔ منیٰ میں آنے کے بعد میاں بیوی مل جل کر رہ سکتے ہیں۔ اور ان کیلئے ممنوعہ چیزیں حلال ہو جاتی ہیں۔

و۔ گیارہ ذوالحج کو سورج ڈھلنے کے بعد اور ظہر سے پہلے جمرات پر کنکریاں مارنا ضروری ہے۔ پہلے چھوٹے جمرہ سے شروع کرنا چاہئے اور ہر ایک کنکری کو مارتے وقت اللہ اکبر کہنا چاہئے اور پھر چند قدم آگے بڑھ کر قبلہ رو ہو کر دعا مانگنی چاہئے اور پھر درمیانی جمرہ پر کنکریاں مار کر چند قدم آگے بڑھ کر دعا مانگنی چاہئے اور پھر بڑے جمرہ پر کنکریاں مار کر اپنی قیام گاہ میں واپس چلے جانا چاہئے۔

ز۔ بارہ تاریخ کو پھر ان جمرات پر کنکریاں مارنی ہیں جن پر گیارہ تاریخ کو ماری تھیں اس کے بعد اگر کوئی چاہے تو مکہ جا سکتا ہے۔

ح۔ تیرہ تاریخ کو نماز ظہر کے بعد تینوں ستونوں پر کنکریاں مارنی چاہئے اور اس سے فارغ ہونے کے بعد وادی محصب میں عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھ کر مکہ میں داخل ہونا بہتر ہے۔

ط۔ بچوں، بیماروں، بوڑھوں اور حاملہ عورتوں کی طرف سے کنکریاں مارنا جائز ہے۔

ی۔ منیٰ میں دو دن کی تعجیل جائز ہے لیکن تیسرے دن کے لئے تاخیر افضل ہے۔

ک۔ حج تمتع یا حج قران کی صورت میں قربانی کرنا واجب ہے۔ خواہ ایک بکری ہو یا اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ ہو۔

ل۔ ذوالحج کی ۱۳ تاریخ کی شام تک قربانی کرنا جائز ہے۔

م۔ جو شخص قربانی کرنے سے عاجز ہو وہ تین روزے ایام حج کے دوران اور سات گھر جا کر رکھے۔

ن۔ جب حاجی اپنے اصل گھر کو واپسی کا ارادہ کرے تو اسے بیت اللہ کا طواف وداع کرنا چاہئے البتہ حائضہ اور نفاس والی عورت اس سے مستثنیٰ ہے۔

مدینہ منورہ کی زیارت

ہر مسلمان کے دل میں فطری طور پر مدینہ رسول ﷺ کی زیارت کا اشتیاق ہوتا ہے اور چونکہ بیت اللہ کے بعد سب سے بڑھ کر مسجد نبوی کا درجہ بھی ہے۔ اس لئے حضور ﷺ کے شہر میں جانا اتفاق سے ہو تو اور حج سے پہلے یا اس کے بعد مسجد نبوی کی زیارت مسنون ہے۔ جب کوئی زیارت کرنے والا مسجد نبوی میں پہنچے تو اس کو چاہئے کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت اپنا دایاں پاؤں پہلے رکھے اور یہ دعا پڑھے

بسم الله والصلاة والسلام على رسول الله . اعوذ بالله العظيم وبوجهه الكريم و سلطانه القديم من الشيطان الرجيم . اللهم افتح لى ابواب رحمتك .

اور پھر دو رکعت نماز پڑھے اور نماز کے بعد نبی ﷺ اور آپ کے صاحبین حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمرؓ کی قبروں کی زیارت کرے اور کہے۔

السلام عليك يا رسول الله ورحمة الله بركاته

اور پھر درود پڑھے۔ پھر حضرت ابو بکر اور حضرت عمرؓ پر سلام بھیجے اور ان دونوں کے لئے دعا کرے۔ زائر کو چاہئے کہ وہ مسجد نبوی میں پانچوں وقت کی نماز پڑھے اور کثرت سے فرض اور نفل نمازوں کا اہتمام کرے اور کوشش کرے کہ روضہ جنت میں زیادہ نوافل ادا کرے۔

مدینہ منورہ کی زیارت کے دوران مسجد قبا کی زیارت کرنا اور اس میں دو رکعتیں پڑھنا مسنون ہے۔ اسی طرح بقیع اور شہداء اُحد کی قبروں کی زیارت بھی مسنون ہے۔ (احسن ...)

باب 6

ا۔ مفہوم

اللہ رب العالمین کی توحید اور اس کی حاکمیت کو قائم کرنے کیلئے بھرپور کوشش کرنے کا نام جہاد ہے۔

ب۔ جہاد کی صورتیں

۱۔ زبان اور قلم سے لوگوں کے نقطۂ نظر کو تبدیل کر کے انہیں اسلامی افکار اپنانے کیلئے قائل کرنا۔

۲۔ وقت اور مال کی قربانی دیتے ہوئے ایسے ذرائع اختیار کرنا جو دین کو قائم کرنے کے لئے مؤثر ثابت ہو سکتے ہوں۔

۳۔ نظامِ باطل کے علمبرداروں سے جنگ کرنا اور اسکی قیادت اسلامی حکومت کا سربراہ کرے گا۔

ج۔ فرضیت

زبان اور قلم اور مال سے جہاد ہر اس شخص پر فرض ہے جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان رکھتا ہے اور اس فرض کو بجالانے کا معیار ہر شخص کی اپنی صلاحیت اور مالی استطاعت ہے۔ البتہ قتال ہر مسلمان پر فرض نہیں، اگر اس فرض کو ادا کرنے کے لئے باقاعدہ فوج موجود ہو۔ لیکن اگر تمام مسلمانوں کو جنگ میں شریک کرنے کی ضرورت پڑے تو پھر یہ فرضِ عین ہو جاتا ہے۔ (حج ۷۸، توبہ ۳۸)

د۔ جنگ کی اقسام

۱۔ خود اختیارانہ، یہ جنگ ہر اس قوت کے خلاف لڑی جائے گی جو نظامِ حق کو قائم کرنے کی راہ میں رکاوٹ بن رہی ہو۔

۲۔ مدافعانہ، اس کی ضرورت اس وقت پیش آئے گی، جب کوئی باطل قوت کسی اسلامی ریاست کو ختم کرنے کے درپے ہو کر جارحانہ اقدام کرے۔

ہ۔ خود اختیارانہ جنگ کے اصول

۱۔ دشمنوں پر ان کی غفلت کی حالت میں حملہ کرنے سے احتراز کیا جائے۔

۲۔ قتال شروع کرنے سے پہلے ان کو تین باتوں کی دعوت دی جائے کہ۔

یا تو وہ اسلام کو قبول کر لیں   یا جزیہ ادا کریں   اور یا جنگ کیلئے تیار ہو جائیں   (مسلم)

و۔ مدافعانہ جنگ کی صورتیں

۱۔ ظلم اور زیادتی کے جواب میں جنگ کی جائے گی۔ (حج، ۳۹)

۲۔ راہِ حق کی حفاظت کیلئے۔ (انفال، ۳۶)

۳۔ معاہدین کو دغابازی اور عہد شکنی کی سزا دینے کیلئے۔ (انفال، ۵۵)

۴۔ اندرونی دشمنوں کا استیصال کرنے کے لئے۔ (توبہ، ۷۳)

۵۔ مفسدین کی کارروائیاں ختم کرنے کے لئے۔ (مائدہ، ۳۳)

۶۔ مظلوم مسلمانوں کی حمایت کے لئے۔ (نساء، ۷۵)

ز۔ جنگ کے آداب

۱۔ کسی کو آگ میں جلانے سے اجتناب کیا جائے۔ (بخاری)

۲۔ کسی شخص کو باندھ کر اور اذیتیں دے دے کر قتل نہ کیا جائے۔

۳۔ لوٹ مار نہ کی جائے۔ (بقرہ، ۲۰۵)

۴۔ فصلوں کو تباہ کرنے، قتل عام اور ظالمانہ حرکات سے اجتناب کیا جائے۔

۵۔ کسی قیدی کو قتل نہ کیا جائے۔ (فتوح البلدان)

۶۔ سفیروں اور قاصدوں کے قتل سے اجتناب کیا جائے۔

۷۔ کسی سے بدعہدی نہ کی جائے۔ (مسلم)

۸۔ بدنظمی اور انتشار سے مکمل پرہیز کیا جائے۔

۹۔ ہنگامہ آرائی سے گریز کیا جائے۔ (ابوداؤد)

۱۰۔ عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو قتل نہ کیا جائے۔ (بخاری، ابوداؤد)

۱۱۔ کسی کا مثلہ نہ کیا جائے۔ (ابوداؤد)

۱۲۔ عابدوں اور راہبوں کو نہ ستایا جائے اور ان کے معابد مسمار نہ کیے جائیں۔ (مؤطا مالک)

۱۳۔ کوئی پھل دار درخت نہ کاٹا جائے اور کھیتیاں نہ جلائی جائیں۔ (بقرہ، ۲۰۵)

۱۴۔ آبادیاں ویران نہ کی جائے۔

۱۵۔ جانوروں کو ہلاک نہ کیا جائے۔

۱۶۔ جو لوگ اطاعت قبول کر لیں ان کے جان و مال کا ویسا ہی احترام کیا جائے جو مسلمانوں کی جان و مال کا ہے۔

۱۷۔ اموالِ غنیمت میں خیانت نہ کی جائے۔ (ابو داؤد)

۱۸۔ جنگ میں پیٹھ نہ پھیری جائے۔

۱۹۔ اطاعت امام، ہر حال اور ہر صورت میں کمانڈر کی ہدایات اور احکام پر عمل کیا جائے۔ اگر یہ احکام شریعت کے خلاف نہ ہوں۔ (انفال، ۴۶)

۲۰۔ وفائے عہد، ہر حالت میں عہد کی پابندی کی جائے۔ (نحل)

۳۔ غیر جانبداروں کے حقوق

ا۔ جب تک وہ اپنے عہد پر قائم رہیں ان کے ساتھ کسی قسم کا تعرض کرنا، مسلمانوں کیلئے سخت ممنوع ہے۔ (توبہ، ۴)

ب۔ اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت کسی معاہد قوم کے ملک میں آباد ہو اور وہاں اس پر ظلم ہو رہے ہوں تو اسلامی حکومت معاہدہ ختم کرنے کا اعلان کئے بغیر ان مسلمانوں کی فوجی مدد نہیں کر سکتی۔

ج۔ حالت جنگ میں معاہد قوم کی حدود پر کسی قسم کا تجاوز جائز نہیں۔ (انفال، ۷۲)

۴۔ اعلان جنگ، جب کوئی قوم معاہدے کی خلاف ورزی کرے اور اسلامی حکومت سے خلاف معاندانہ رویہ اختیار کرے تو اس کو باضابطہ الٹی میٹم دیا جائے اور ایفائے عہد کیلئے کافی مہلت دینے کے بعد جنگ چھیڑی جائے۔ (انفال، ۵۸)

۵۔ اسیرانِ جنگ، ان کو قتل نہ کیا جائے اور انہیں یا تو بغیر فدیہ کے چھوڑ دیا جائے یا فدیہ لے کر رہائی دے دی جائے یا قید رکھ کر اچھا سلوک کیا جائے۔ (محمد، ۴)

۶۔ مالِ غنیمت، فتح کی صورت میں جو مال و متاع دشمن کی فوج سے مسلمان فوج کے ہاتھ آئے اسے مال غنیمت کہتے ہیں۔ اس سارے مال سے پانچواں حصہ نکال کر باقی چار حصے فوج میں تقسیم کئے جائیں اور تقسیم میں خدمات کا لحاظ رکھا جائے اور پانچویں حصے کو اسلامی حکومت رفاہِ عام کیلئے خرچ کر سکتی ہے۔

(انفال، ۴۱)

۷۔ مالِ فے، جو مال جنگ کے بغیر حاصل ہو وہ مالِ فے ہے۔ یہ سارے کا سارا حکومت کی ملکیت

میں ہو گا۔ (حشر، ۶)

۸۔ صلح، اگر دشمن صلح کیلئے آمادہ ہو تو اس سے صلح کر لینی چاہئے۔ (انفال، ۶۱)

۹۔ مفتوح اقوام، جو لوگ جنگ سے پہلے یا جنگ کے دوران اطاعت قبول کر لیں ان کے ساتھ معاملات ان شرائط کے تابع ہوں گے جو ان سے طے ہوئی ہیں اور ان شرائط کی خلاف ورزی کرنا سخت گناہ ہے۔ (ابوداؤد)

۴۔ ذمیوں کے حقوق

۱۔ ذمی کے خون کی قیمت مسلمان کے خون کے برابر ہے اور اگر کوئی مسلمان کسی ذمی کو قتل کرے گا تو اس کا قصاص اسی طرح لیا جائے گا جس طرح مسلمان کے قتل کرنے کی صورت میں لیا جاتا ہے۔ (دار قطنی)

۲۔ تعزیرات میں ذمی اور مسلمان کا درجہ مساوی ہے۔ جرائم کی جو سزا مسلمان کو دی جائے گی وہی ذمی کو بھی دی جائے گی۔ (کتاب الخراج)

۳۔ دیوانی قوانین میں بھی ذمی اور مسلمان کے درمیان مکمل مساوات ہے۔

۴۔ ذمی کو ہاتھ پاؤں یا زبان سے تکلیف پہنچانا، اس کو گالی دینا، مارنا پیٹنا یا اس کی غیبت کرنا اسی طرح ناجائز ہے جس طرح مسلمان کے حق میں ناجائز ہے۔

۵۔ مسلمان ذمیوں سے کیئے گئے معاہدے کو توڑنے کے مجاز نہیں البتہ اگر ذمی چاہیں تو ایسا کر سکتے ہیں۔

۶۔ علانیہ بغاوت کے سوا کسی بھی جرم سے ذمی کا ذمہ ختم نہیں ہوتا۔

۷۔ ذمیوں کے شخصی معاملات ان کے پرسنل لاء کے مطابق طے کئے جائیں گے۔

۸۔ وہ اپنے عبادت خانوں میں آزادی کے ساتھ اپنے شعائر کا اظہار کر سکتے ہیں۔

۹۔ جزیہ اور خراج کی وصولی کیلئے ذمیوں پر تشدد کرنا ممنوع ہے۔

۱۰۔ جو ذمی محتاج اور فقیر ہو جائیں انہیں صرف ٹیکس ہی معاف نہیں کیا جائے گا بلکہ ان کیلئے سرکاری خزانہ سے وظائف بھی مقرر کیے جائیں گے۔

۱۱۔ اگر کوئی ذمی مر جائے اور اس کے حساب میں جزیہ کا بقایا واجب الاداء ہو تو وہ اس کے ترکے سے وصول نہیں کیا جائے گا۔

باب 7

سیاست

ا۔ اسلامی سیاست کے بنیادی اصول

ا۔ اقتدارِ اعلیٰ اور حاکمیت کا اصل حق صرف اللہ تعالیٰ کا ہے اور انسان اس کی پیدائشی رعیت ہے۔
(یوسف، ۴۰)

۲۔ اصل قانون ساز صرف اللہ ہے اور کسی بھی فرد یا ادارے کو بطور خود یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اپنے لئے یا کسی اور کیلئے قانون بنائے۔ (زمر، ۲)

۳۔ اللہ کا رسول اس دنیا میں چونکہ اللہ کا نمائندہ اور اس کے احکام کی تشریح کرنے والا ہے، اس لئے اس کی حیثیت بھی قانون ساز کی ہے۔ اس کے دیئے ہوئے احکام بھی اسی طرح واجب الاطاعت ہیں جس طرح خود اصل قانون ساز یعنی اللہ تعالیٰ کے ہیں۔ (نساء، ۸۰)

۴۔ انسانی حکومت کی حیثیت حاکم حقیقی کے تحت نیابت کی ہے یعنی وہ صرف اللہ کی بخشی ہوئی طاقتوں کو اس کے دیئے ہوئے اختیارات کے اندر استعمال کر سکتی ہے، وہ خود مختار نہیں بلکہ اصل مالک کی نائب ہے۔ (ص، ۲۶)

۵۔ حکومت کسی ایک شخص یا خاندان یا طبقہ کی نہیں ہو گی بلکہ جماعتِ مسلمین بحیثیت مجموعی حاکم ہو گی۔ (نور، ۵۵)

ب۔ اسلامی ریاست کے مقاصد

ا۔ انسانی زندگی کی اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق تعمیر

۲۔ عدل و انصاف کا فروغ۔ (حدید، ۲۵)

۳۔ معروف کا فروغ اور منکر کا خاتمہ۔ (حج، ۴۱)

ج۔ اسلامی دستور کی بنیادیں

ا۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ہر اطاعت پر مقدم ہے۔

۲۔ حکام کی اطاعت اللہ اور رسول کی اطاعت کے ماتحت ہے۔

۳۔ حکمران اہل ایمان میں سے ہونے چاہئیں۔

۴۔ عوام کو حکومت سے نزاع کا حق حاصل ہے۔ (نساء، ۵۹)

۵۔ نزاع کی صورت میں آخری فیصلہ کن اتھارٹی خدا اور رسولؐ کا قانون ہے۔

۶۔ مقنّنہ، عدلیہ اور انتظامیہ اللہ کے مقرر کردہ حدود کی پابند ہوں گی۔ (بقرہ، ۲۲۹)

۷۔ عدلیہ، انتظامیہ کی مداخلت سے آزاد ہو گی۔ (مائدہ، ۴۸)

د۔ باشندوں کے بنیادی حقوق

۱۔ جان کا تحفظ (بنی اسرائیل ۳۳)
۲۔ حقِ ملکیت کا تحفظ (بقرہ، ۱۸۸)
۳۔ عزت کا تحفظ (حجرات ق ۱۱)
۴۔ ظلم کے خلاف آواز اٹھانے کا حق (نساء ۸)
۵۔ تنقید کی آزادی (آل عمران، ۱۱۰)
۶۔ آزادی اجتماع کا حق بشرطیکہ وہ خیر کیلئے ہو۔
۷۔ نجی زندگی کا تحفظ (نور، ۲۷)
۸۔ ضمیر اور اعتقاد کی آزادی کا حق (بقرہ، ۵۶)
۹۔ مذہبی دل آزاری سے تحفظ (انعام، ۱۰۸)
۱۰۔ کسی دوسرے کی وجہ سے گرفتار نہ کیے جانے کا حق۔ (انعام، ۱۲۵)
۱۱۔ ثبوت کے بغیر کسی کے خلاف کارروائی نہ کیے جانے کا حق۔ (نساء، ۵۸)
۱۲۔ ضروریاتِ زندگی مہیا کرنے کا حق (ذاریات، ۱۹)
۱۳۔ ساری رعایا سے یکساں سلوک کرنے کا حق۔ (قصص، ۴)

ہ۔ باشندوں پر ریاست کے حقوق

۱۔ معروف میں حکومت کی اطاعت۔ (نساء، ۵۹)
۲۔ قانون کی پابندی (اعراف، ۸۵)
۳۔ کارِ خیر میں تعاون (مائدہ، ۲)
۴۔ دفاعی امور میں جان و مال سے مدد کرنا (توبہ، ۴۱)

و۔ حکمرانوں کے اوصاف

۱۔ وہ اسلام کے عقائد کو سچے دل سے مانتے ہوں اور عبادات کی پابندی کرتے ہوں۔
۲۔ وہ احکام الٰہی کے پابند ہوں، ظالم اور فاسق نہ ہوں۔ (بقرہ، ۱۲۴)
۳۔ وہ حکومت کا کام چلانے کیلئے ذہنی اور جسمانی صلاحیت رکھتے ہوں۔
۴۔ ان پر ذمہ داریاں ڈالنے کیلئے اعتماد کیا جا سکتا ہو۔ (نساء، ۵)

ز۔ اسلامی ریاست کی داخلہ پالیسی

۱۔ قانون کے نفاذ میں مساوات برتی جائے گی۔ (شورے، ۱۵)

۲۔ رعایا میں امتیازی سلوک نہیں کیا جائے گا۔ (حجرات، ۱۰)

۳۔ عہدے کا لالچ رکھنے والوں کو عہدہ نہیں دیا جائے گا۔ (قصص، ۸۳)

۴۔ فواحش کی روک تھام کی جائے گی۔ (توبہ، ۷۱)

۵۔ مفسدین کا استیصال کیا جائے گا۔

۶۔ باشندوں کے بنیادی حقوق کا تحفظ کیا جائے گا۔ (احزاب، ۶۱)

۷۔ معروف کو فروغ دیا جائے گا اور منکر کا خاتمہ کیا جائے گا۔

۸۔ امور مملکت باہمی مشاورت سے طے کیے جائیں گے۔ (شورے، ۳۸)

ح۔ خارجہ پالیسی

۱۔ بین الاقوامی معاہدوں کا احترام اور ان کی پابندی کی جائے گی۔ (بنی اسرائیل، ۳۴)

۲۔ دوسری قوموں سے معاملات میں دیانت اور راستبازی پر عمل کیا جائے گا۔

۳۔ بین الاقوامی انصاف کا تحفظ کیا جائے گا۔ (مائدہ، ۸)

۴۔ امن پسندی کی پالیسی کو اپنایا جائے گا۔ (انفال، ۶۱)

۵۔ جنگ کی صورت میں غیر جانبدار ممالک کی حدود کا احترام کیا جائے گا۔ (نساء، ۹۰)

۶۔ غیر معاند طاقتوں سے دوستانہ تعلقات رکھے جائیں گے۔ (ممتحنہ، ۸)

۷۔ نیک معاملہ کرنے والوں سے نیک برتاؤ کیا جائے گا۔ (رحمان، ۶۰)

۸۔ زیادتی کرنے والوں سے برابری کا سلوک کیا جائے گا۔ (نحل، ۱۲۶)

۹۔ فساد فی الارض سے اجتناب کیا جائے گا۔ (قصص، ۸۳)

ط۔ اصولِ عدالت

۱۔ مقدمات کا فیصلہ سراسر انصاف پر مبنی ہو گا۔ (نساء، ۸)

۲۔ محض شک اور گمان کی بناء پر کسی کے خلاف کارروائی کرنا درست نہیں۔ (بنی اسرائیل، ۳۶)

۳۔ ثبوت پیش کرنا مدعی کے ذمہ ہے اور اگر مدعی کے پاس ثبوت نہ ہو تو مدعی علیہ قسم اٹھائے گا۔ (بخاری)

۴۔ جرم کا ثبوت مدعی علیہ کے اقرار یا مدعی کی طرف سے دو گواہوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی یا ایک گواہ اور ایک قسم کی بنا پر فیصلہ دیا جا سکتا ہے۔

۵۔ مدعا علیہ کے قسم اٹھا لینے کے بعد مدعی کی کوئی دلیل قبول نہیں کی جائے گی۔

۶۔ جو شخص بالغ ہو اور با قائمی ہوش و حواس کسی جرم کا اقرار کرے تو اسے اس کی سزا دی جائے گی اور ایک دفعہ کا اقرار بھی قانونی کے نفاذ کیلئے کافی ہو گا۔

۷۔ کسی سے زبردستی جرم کروایا جائے تو وہ قابلِ معافی ہے۔ (نحل، ۱۰۶)

۸۔ بدلہ اصل زیادتی سے بڑھ کر نہیں ہونا چاہئے۔ (نحل، ۱۲۶)

۹۔ مجرموں کی مدد کرنا جائز نہیں۔ (نساء، ۱۰۵)

۱۰۔ جرم پر آمادہ کرنے والا بھی مجرم ہے۔ (عنکبوت، ۱۳)

۱۱۔ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے فعل کی ذمہ داری اپنے اوپر نہیں لے سکتا۔

۱۲۔ ہر شخص کو اس وقت تک بے گناہ سمجھا جائے گا جب تک کہ اسکے جرم کا ثبوت نہ مل جائے۔

(نور، ۱۲)

۱۳۔ قانون کے مطابق سزا دینے میں کوئی نرمی نہیں کی جائے گی۔ (نور، ۲)

۱۴۔ عدالت کے سمن پر حاضر نہ ہونا جرم ہے۔ (نور، ۴۸)

۱۵۔ عدالت کی طرف سے کسی مقدمے کے فیصلے کیلئے پنچوں کا تقرر کیا جا سکتا ہے۔

۱۶۔ فاسق اور خائن اور مدعی علیہ سے عداوت رکھنے والے کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی اور نہ اس شخص کی جس پر اس سے پہلے جھوٹی گواہی دینے کا الزام ہو اور نہ اس کی جس نے کسی پر پہلے تہمت لگائی ہو (ابوداؤد)

۱۷۔ اسلامی عدالت میں غیر مسلموں کے مقدمات سنے جا سکتے ہیں۔ (مائدہ، ۴۲)

۱۸۔ عدالت میں مدعی اور مدعی علیہ کی طرف سے وکیل پیش کیا جا سکتا ہے۔

۱۹۔ منصف اپنے علم کے مطابق فیصلہ کرنے کا مجاز نہیں بلکہ وہ گواہوں کی شہادت یا دوسرے ظاہری دلائل کی بنا پر فیصلہ کرے گا۔

۲۰۔ جج کا فیصلہ حرام کو حلال نہیں کر دے گا۔ (بخاری)

۲۱۔ گواہ کیلئے ضروری ہے کہ وہ یقین کی بنیاد پر گواہی دے۔

۲۲۔جب دو آدمی ایک شخص کو بری قرار دیں اور دوسرے دو اس کو مجرم بتائیں تو جرح کو مقدم رکھا جائے گا۔

فوجداری قوانین

۱۔ قتل

ا۔ قتلِ عمد، یعنی ارادہ قتل سے ایسے آلے سے کسی کو مارنا جس سے عام طور پر جان سے ختم کیا جا سکتا ہو۔اس جرم پر قصاص لیا جائے گا۔اور اگر مقتول کے ورثاء دیت پر راضی ہو جائیں تو پھر دیت لی جائے گی۔ (ابوداؤد)

ب۔ شبہ عمد، یعنی ارادہ قتل سے ایسے آلے سے کسی کو مارنا جس سے عام طور پر جان سے ختم نہ کیا جا سکتا ہو۔اس جرم کی بناء پر قاتل سے دیت لی جائے گی۔الا یہ کہ مقتول کے ورثاء معاف کر دیں۔

(نساء)

ج۔ قتل خطا، یعنی کسی شخص کو مارنے کا ارادہ تو نہ ہو مگر غلطی سے کسی کو ہتھیار لگ جائے اور وہ مر جائے۔اس جرم پر بھی دیت لی جائے گی۔البتہ اس کی دیت قتلِ شبہ عمد کی نسبت کم ہو گی۔

(نساء، ۹۲)

وجوبِ قصاص

ا۔ قصاص اس وقت لازم آئے گا جب قاتل بالغ اور عاقل ہو۔ اگر وہ نابالغ یا مجنون ہو تو اس کے قریبی رشتے داروں سے دیت لی جائے گی۔ (ابوداؤد)

ب۔اگر قاتل مسلمان ہو اور مقتول غیر ذمی کافر ہو تو پھر قصاص نہیں لیا جائے گا۔ (احمد)

ج۔ اگر مقتول کا وارث نابالغ ہو تو اس کے بالغ ہونے تک قاتل کو قید رکھا جائے گا اور پھر اس سے قصاص یا دیت لی جائے گی۔

د۔اگر مقتول کے تمام ورثاء قصاص لینے پر متفق ہوں تو قصاص لیا جائے گا اور اگر ان میں سے ایک بھی معاف کر دے تو قصاص نہیں لیا جائے گا۔بلکہ دیت لی جائے گی۔

ہ۔جب قاتل مر جائے تو مقتول کے ورثاء صرف دیت ہی لے سکتے ہیں۔

د۔جب مقتول کے ورثاء دیت لینے پر رضامند ہو جائیں تو وہ پھر قصاص لینے کے حقدار نہیں رہیں گے۔

ز۔کسی عضو کو ضائع کرنے یا کوئی زخم لگانے کا قصاص اس وقت لیا جائے گا جب یہ اطمینان ہو جائے کہ قصاص میں اصل زیادتی سے تجاوز نہیں ہو گا۔

ح۔اگر قتل میں ایک سے زیادہ آدمی شریک ہوں تو ان سب سے قصاص لیا جائے گا۔اسی طرح اگر زیادہ آدمی مل کر کسی کے عضو کو ضائع کر دیں تو ان سب کے اس عضو کو قصاص میں ضائع کر دیا جائے گا اور یہی معاملہ دیت کے بارے میں ہو گا۔ (مؤطا امام مالکؒ)

ط۔اگر زخم بڑھ کر سارے عضو کو معطل کر دے تو قصاص آخری نتیجے کے اعتبار سے لیا جائے گا لیکن اگر قصاص کے بعد ایسا ہو جائے تو پھر مدعی علیہ سے تعرض نہیں ہو گا۔ (دار قطنی)

دیت

ا۔مسلمان کے قتل کی دیت سو اونٹ یا ایک ہزار مثقال سونا یا ۱۲ ہزار درہم چاندی یا دو سو گائیں، یا ایک ہزار بکریاں یا ان کی مالیت کے کرنسی نوٹ۔ (ابو داؤد، نسائی، ترمذی) اور ذمی کے قتل کی دیت بھی اسی طرح ہو گی۔ (ترمذی)

ب۔جن اعضاء کو ضائع کرنے میں پوری دیت لی جائے گی، وہ یہ ہیں۔

ا۔ عقل اور دماغ ضائع ہو جائیں۔

۲۔دونوں کان کٹ جائیں اور قوتِ سماعت ضائع ہو جائے۔

۳۔دونوں آنکھیں ضائع ہو جائیں۔

۴۔زبان یا دونوں ہونٹ کاٹ دیے جائیں۔

۵۔ناک کو پوری طرح کاٹ دیا جائے۔

۶۔شرمگاہ یا دونوں خصیے ضائع کر دیئے جائیں۔

۷۔کمر توڑ دی جائے۔ (نسائی)

ج۔انسانی جسم میں جو اعضاء دو دو ہیں ان میں سے ایک کو ضائع کرنے کی بنا پر نصف دیت لی جائے گی

د۔ایک انگلی کاٹنے میں دس اونٹ اور ایک دانت توڑنے میں پانچ اونٹ دیت لی جائے گی۔(ترمذی)

ہ۔جس زخم سے ہڈی ظاہر ہو جائے اس میں پانچ اونٹ

د۔ہڈی کو توڑنے والے زخم میں ۱۰ اونٹ

ز۔ہڈی کو اس کی جگہ سے ہلا دینے والے زخم میں ۱۵ اونٹ دیت ہو گی۔

ح۔جو زخم دماغ کی جھلی تک پہنچ جائے اس میں دیت کا تیسرا حصہ لیا جائے گا۔

ط۔جو زخم دماغ کی جھلی کو پھاڑ دے اس میں بھی دیت کا تیسرا حصہ لیا جائے گا۔

ی۔جو زخم پیٹ کے اندر تک پہنچ جائے اس میں دیت کا تیسرا حصہ لیا جائے گا۔

ک۔پسلی ٹوٹ جائے تو ایک اونٹ

ل۔بازو یا پنڈلی یا کلائی ٹوٹ جائے تو دو اونٹ۔ (دار قطنی، ابوداؤد، نسائی، ترمذی)

۲۔شراب خوری

ا۔جب کوئی عاقل اور بالغ شخص شراب پی لے۔(تھوڑی پئے یا زیادہ) اور اس کا یہ جرم دو گواہوں کی شہادت یا اس کے اپنے اعتراف سے ثابت ہو جائے تو اسے چالیس سے اسی تک درے مارے جائیں گے

ب۔یہی معاملہ ان لوگوں کا ہو گا جو کوئی نشہ آور چیز کھائیں یا پی لیں۔ (بخاری، مسلم)

۳۔تہمت

جب کوئی عاقل اور بالغ شخص کسی پر زنا کی تہمت لگائے اور چار گواہ پیش نہ کر سکے۔ تو اسے ۸۰ درے مارے جائیں گے۔ بشرطیکہ جس پر تہمت لگائی گئی ہے اس کی شہرت بری نہ ہو۔ (نور، ۴)

۴۔زنا

ا۔جب کوئی عاقل اور بالغ شخص زنا کا ارتکاب کرے۔ اور اس کا جرم اقرار یا چار گواہوں کی شہادت سے ثابت ہو جائے۔ تو اگر وہ شادی شدہ ہو تو اسے سنگسار کیا جائے گا اور اگر کنوارا ہو تو اسے ۱۰۰ کوڑے مارے جائیں گے۔

ب۔اعتراف اور شہادت زنا کے واضح مفہوم کے متعلق ہونے چاہئیں۔

ج۔حاملہ عورت کو اس وقت تک رجم نہیں کیا جائے گا جب تک اس کے ہاں بچہ نہ ہو جائے اور وہ اپنے بچے کو دودھ نہ پلا لے، اگر کوئی اور دودھ پلانے والی عورت موجود نہ ہو۔

د۔اگر مجرم اتنا سخت بیمار ہو جائے کہ اسے کوڑے مارنے میں اس کی جان کو خطرہ ہو تو اسے سزا دینے میں تاخیر کی جا سکتی ہے (نور، نساء، بخاری)

۵۔ ہم جنس پرستی

قوم لوط کا کام کرنے والے دونوں بدکاروں کو قتل کر دیا جائے گا اور اگر کوئی کسی جانور سے برا کام کرے تو اس کیلئے جج کوئی سخت سزا تجویز کر سکتا ہے۔ (مومنون، ۶)

۶۔ سرقہ

ا۔ اگر کوئی شخص ایسے مال کو چرائے جو زیرِ حفاظت ہو اور اس کی مالیت ایک چوتھائی دینار سے زائد ہو یعنی 1.0935 گرام سونے سے زیادہ ہو اور چرانے والا عاقل اور بالغ ہو تو اس کا دایاں ہاتھ کلائی سے کاٹ دیا جائے گا۔

ب۔ جرم کے ثبوت کیلئے مجرم کا اعتراف یا دو گواہوں کی شہادت کافی ہے۔

ج۔ ہاتھ کاٹنے کے بعد اس کا علاج کیا جانا چاہیے۔ (بخاری، مسلم)

۷۔ ڈاکہ زنی

اگر ڈاکہ زنی کے دوران مجرم نے صرف مال چھینا ہو تو اس کا دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں کاٹا جائے گا۔ اور اگر اس کے ساتھ اس نے قتل بھی کیا ہو تو اسے سولی پر چڑھا کر قتل کیا جائے گا۔ جبکہ جرم ثابت ہو جائے۔

۸۔ مسلح بغاوت

جو لوگ اس جرم کے مرتکب ہوں ان کے اعضاء مخالف سمتوں سے کاٹے جا سکتے ہیں۔ یا پھر انہیں قتل بھی کیا جا سکتا ہے۔ (مائدہ، ۳۳)

۹۔ ارتداد

جو شخص دین اسلام کو چھوڑ دے اور کوئی دوسرا دین اختیار کر لے جب کہ وہ اس کیلئے مجبور نہ کیا گیا ہو تو پہلے اسے تین دن تک توبہ کر لینے کیلئے مہلت دی جائے گی اور اگر وہ توبہ نہ کرے تو اسے قتل کر دیا جائے گا اور یہی معاملہ زندیق اور جادوگر سے کیا جائے گا۔ اگر اس نے جادو سے کسی کو قتل کیا ہو۔

۱۰۔ تارکِ صلوٰۃ

جو شخص نماز ترک کر دے اسے سزا دی جانی چاہئے گی اور یہ سزا عدالت تجویز کر سکے گی۔

دیوانی قوانین

۱۔ مزارعت

یعنی کسی شخص کو پیداوار کے ایک مقرر حصے پر زمین کاشت کیلئے دینا۔ اور اس کیلئے ضروری ہے کہ۔

۱۔ مدت متعین کی گئی ہو مثلاً ایک سال

۲۔ حصہ متعین کیا گیا ہو۔ مثلاً ایک تہائی یا نصف یا ایک چوتھائی

۳۔ حصہ لینے کیلئے زمین کا کوئی قطعہ مخصوص نہ کیا جائے۔

۴۔ بیج مالکِ زمین کا ہو۔ (بخاری)

ا۔ اگر مالک پیداوار سے حصہ دینے سے قبل بیج کی مقدار نکالنا چاہے تو مزارعت باطل ہو جائے گی۔

ب۔ نقد مالیت پر زمین کاشت کیلئے دینا بھی جائز ہے۔ (بخاری)

۲۔ اجارہ

ا۔ جن امور کی شریعت نے اجازت دی ہے ان کیلئے کسی کو اجیر رکھنا جائز ہے۔

ب۔ اجیر رکھتے وقت کام اور معاوضے کا تعین ضروری ہے۔

ج۔ عمومی اجیر اگر کام بگاڑ دے تو وہ ضامن ہو گا۔ لیکن اگر شخصی اجیر سے کام بگڑ جائے تو وہ ضامن نہیں ہو گا۔

د۔ کام کے ختم ہونے پر اجرت دینا ضروری ہے۔ (بخاری، احمد)

۳۔ قرض

ا۔ کسی شخص کو کچھ مدت کیلئے مال دے کر واپس لے لینا جائز ہے۔

ب۔ دیئے گئے مال کی مقدار یا اوصاف متعین اور معلوم ہونے چاہئیں۔

ج۔ قرض کے ساتھ کوئی اور منفعت لینا جائز نہیں۔ (بخاری)

۴۔ عاریہ

یعنی کسی شخص کو کوئی چیز بغیر معاوضے کے کسی خاص مدت کیلئے دینا اور پھر واپس لینا جائز ہے۔ اگر عاریہ دینے والا شرط لگا دے کہ اس چیز کے ضائع ہونے کی صورت میں اس چیز کا بدل یا معاوضہ لے گا تو

عاریہ لینے والے کو اس پر عمل کرنا ہوگا۔ (ابوداؤد)

۵۔ غصب

ا۔ اگر کوئی شخص کسی کا مال یا جائداد چھین لے تو اسے واپس کرنا ہوگی۔

ب۔ اگر وہ چیز اس کے پاس ہوتے وقت ضائع ہو جائے تو پھر بھی وہ ذمہ دار ہے۔

ج۔ اگر غاصب، غصب شدہ زمین میں کوئی عمارت بنالے یا درخت لگالے تو اسے سب کچھ اٹھانا ہوگا

د۔ اگر غاصب مالِ مغصوب میں تجارت کرتا ہو تو اس کا نفع بھی مالک کو واپس کرنا ہوگا۔

(ابوداؤد، دار قطنی)

۶۔ لقطہ

ا۔ یعنی وہ چیز جو کسی کے زیرِ حفاظت نہ ہو اسے اٹھانا جائز ہے بشرطیکہ جب اس کا مالک معلوم ہو جائے تو اس کو دے دی جائے۔ (بخاری، مسلم)

ب۔ اگر کوئی چیز عرفِ عام میں معمولی سمجھی جاتی ہو تو اسے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ج۔ اگر وہ لقطہ عام طور پر قابل قدر سمجھا جاتا ہو تو ایک سال اس کی تشہیر کرنا ضروری ہے اور اگر ایک سال تک اس کا مالک معلوم نہ ہو سکے تو اسے استعمال میں لایا جاسکتا ہے لیکن اس کے بعد اگر مالک آجائے تو اس کو واپس کرنا ہوگا۔

۷۔ ودیعت اور امانت

اگر کوئی چیز کسی شخص کے پاس امانت کے طور پر رکھی گئی ہو اور وہ ضائع ہو جائے تو امانت دار اس کا ضامن نہیں ہوگا۔ بشرطیکہ اس کے ضائع ہونے میں اس کا دخل عدالت میں ثابت نہ ہو سکے۔ (ابوداؤد)

۸۔ ہدیہ

ا۔ ہدیہ قبول کرنا جائز ہے اور جسے ہدیہ دیا جائے وہ اس کا مالک ہوگا۔

۲۔ مسلمان آپس میں ہدیے کا تبادلہ کر سکتے ہیں۔

ج۔ ہدیہ دے کر واپس لینا جائز نہیں ہے۔

د۔ اولاد کو ہدیہ دیتے وقت برابری کا سلوک کرنا ضروری ہے۔ (بخاری، مسلم)

۹۔ وقف

ا۔ وقف کرتے وقت جائداد کا مالک جو شرائط عائد کرے گا، ان کے مطابق عمل کرنا ضروری ہو گا، اگر وہ شرائط شریعت کے مطابق ہوں اور ان کی وجہ سے کسی فساد کا اندیشہ نہ ہو۔

ب۔ محض اعلان سپرد داری سے وقف ثابت ہو جائے گا۔

ج۔ وقف کی گئی زمین کی پیداوار کو کارِ خیر میں صرف کیا جا سکتا ہے لیکن اس زمین کو فروخت نہیں کیا جا سکتا۔

د۔ وقف کا متولی معروف طریقے سے وقف شدہ چیز سے استفادہ کر سکتا ہے۔

ہ۔ اگر مسجد یا کسی اور جگہ میں وقف شدہ مال بے کار پڑا ہو اور اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھاتا ہو تو اسے فقراء اور مساکین میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

و۔ وقف کرنے کے بعد مالک کی حیثیت عام لوگوں کی ہو گی۔

ز۔ مزاروں اور قبروں کیلیے کوئی جائیداد وقف کرنا جائز نہیں ہے۔ (بخاری، مسلم)

۱۰۔ ہبہ

ہبہ کی گئی چیز اُس شخص کی ملکیت ہو گی جسکو ہبہ کی جائے گی اور اس سے رجوع نہیں کیا جا سکے گا۔ (بخاری)

۱۱۔ رہن

ا۔ قرض خواہ اپنے مقروض کی کسی ملکیت کو بطور رہن اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔

ب۔ اگر رہن میں رکھی گئی چیز سے کوئی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہو تو قرض خواہ اپنے خرچ پر اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ بشرطیکہ اصل قرض سے زائد رقم کو واپس کر دیا جائے۔

ج۔ اگر مقروض یہ شرط لگائے کہ مدت گزرنے کے باوجود رہن میں رکھی گئی چیز کو فروخت نہیں کیا جا سکتا، یا اگر قرض خواہ یہ کہے کہ مدت گزرنے کے بعد رہن میری ملکیت ہو گا، تو ایسا رہن باطل ہو جائے گا۔

د۔ جب مقروض اور قرض خواہ کا رہن کی مقدار کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو عدالت قسم لینے کے بعد قرض خواہ کی بات کو ترجیح دے گی۔

ہ۔ اگر قرض خواہ دعوی کرے کہ میں نے رہن واپس کر دیا ہے اور مقروض اس کا انکار کرے تو قسم لینے کے بعد مقروض کی بات تسلیم کرلی جائے گی۔ (بخاری، ابن ماجہ، بیہقی)

۱۲۔ شفعہ

ا۔ شفعہ کا حق اس چیز میں بھی ہوگا جس میں متعدد لوگوں کا اشتراک ہو۔

ب۔ جب حصے تقسیم ہو جائیں تو پھر شفعہ کا حق باقی نہیں رہے گا۔ بشرطیکہ راستے الگ الگ ہوں۔

ج۔ جب کوئی شخص اپنی غیر منقولہ جائیداد فروخت کر دے اور اپنے پڑوسی کو اطلاع نہ دے تو پڑوسی کو شفعہ جوار کرنے کا حق ہوگا۔ بشرطیکہ ان کا راستہ ایک ہو۔

د۔ شفعہ کے حق کیلئے مناسب مدت تک مہلت دی جاسکتی ہے۔ (بخاری)

۱۳۔ اشتراک

ا۔ تجارت میں اشتراک کرنا جائز ہے اور اس کا نفع اس تناسب کی بنیاد پر تقسیم ہوگا جس پر حصہ دار رضامند ہوں گے۔ (ابوداؤد، دار قطنی)

ب۔ اگر کوئی شخص اپنے شراکت دار کو نقصان پہنچائے گا تو عدالت اس کی شراکت کو ختم کر سکے گی۔

۱۴۔ وکالت

ا۔ جس شخص کو جس چیز میں تصرف کرنے کا حق ہو وہ اس میں تصرف کرنے کیلئے کسی دوسرے شخص کو نمائندہ بنا سکتا ہے۔ (بخاری)

ب۔ وکالت، مؤکل یا وکیل کی موت یا موکل کے وکیل کو معزول کرنے کی بنا پر ختم ہو جائے گی۔

ج۔ وکالت پر اجرت لینا جائز ہے۔

د۔ نمائندے کے سمجھوتے کے متعلق رضا یا عدمِ رضا کی شرط لگائی جاسکتی ہے۔

۱۵۔ ضمانت

ا۔ کسی کی ذمہ داری کو اپنے سر لینا جائز ہے۔ مثلاً قرض یا عدالت میں حاضری

ب۔ ضمانت لینے میں ضامن کی رضا معتبر ہے اور جسکی ضمانت دی گئی ہے اس کی رضا کا اعتبار نہیں۔

ج۔ ایک سے زیادہ ضامن بنانے میں کوئی حرج نہیں۔ (ابوداؤد، ترمذی)

۱۷۔ تصرف پر پابندی

نابالغ بچے، احمق بالغ اور مجنون پر جائداد میں تصرف کرنے پر عدالت پابندی عائد کر سکتی ہے۔ (دار قطنی)

۱۸۔ دیوالیہ

ا۔ جب کسی شخص کے ذمہ قرض اس کی جائداد کی مالیت سے بڑھ جائے تو قرض خوہوں کے مطالبے پر عدالت اس پر تصرف نہ کرنے کی پابندی عائد کر سکتی ہے اور اس کی جائداد کو نیلام کرنے کا حکم دے سکتی ہے۔

ب۔ جس قرض خواہ کو اپنا مال اصل حالت میں دیوالیے کے پاس ملے تو وہ عدالت میں اس کا مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

ج۔ اس کی جائداد کی فروخت کے بعد قرض خواہ اپنے قرض کے تناسب سے حصہ وصول کریں گے۔

۱۹۔ وصیت

ا۔ جس شخص کے ورثاء ہوں وہ مرتے وقت اپنے مال میں سے ایک تہائی حصہ سے زیادہ کیلئے وصیت نہیں کر سکتا۔

ب۔ کسی وارث کے حق میں وصیت غیر مؤثر ہوگی۔

ج۔ وصیت پر عمل قرض اور تجہیز و تکفین کے اخراجات کی ادائیگی کے بعد کیا جائے گا۔

د۔ غیر معین چیز کی وصیت بھی کی جاسکتی ہے۔

ہ۔ وصیت سے رجوع بھی کیا جاسکتا ہے۔ (مائدہ، ۱۰۶۔ نساء، ۱۱۔ بخاری)

و۔ اگر وصیت خلافِ ضابطہ کی گئی ہو تو عدالت اس میں ترمیم کر سکتی ہے۔

۲۰۔ وراثت

ا۔ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔

۲۔ اگر میت کی وارث دو یا دو سے زائد لڑکیاں ہوں تو انہیں ترکے کا دو تہائی دیا جائے گا۔

۳۔ اگر ایک ہی لڑکی وارث ہو تو آدھا ترکہ اس کا ہے۔

۴۔ اگر میت صاحب اولاد ہو تو اس کے والدین میں سے ہر ایک کو ترکے کا آدھا حصہ ملے گا۔

۵۔ اگر وہ صاحب اولاد نہ ہو اور والدین ہی اس کے وارث ہوں تو ماں کو تیسرا حصہ دیا جائے گا۔

۶۔ اگر میت کے بھائی بہن بھی ہوں تو ماں چھٹے حصہ کی حق دار ہو گی۔

۷۔ بیوی کے ترکے سے آدھا حصہ خاوند کو ملے گا اگر وہ بے اولاد ہو۔ ورنہ اولاد ہونے کی صورت میں ترکے کا ایک چوتھائی حصہ خاوند کا ہے۔

۸۔ بیوی خاوند کے ترکے میں سے چوتھائی کی حقدار ہو گی، اگر خاوند بے اولاد ہو، ورنہ صاحب اولاد ہونے کی صورت میں اس کا حصہ اٹھواں ہو گا۔

۹۔ یہ سارے حصے اس وقت نکالے جائیں گے جب ترکے سے وصیت اور قرض اور تجہیز و تکفین کے اخراجات کا حصہ نکال لیا جائے۔ (نساء، ۱۱)

باب 8

معیشت

ا۔ اسلامی معیشت کے اصول

ا۔ اللہ تعالی نے معیشت کے جو وسائل پیدا کیے ہیں ان کے استعمال میں انسان آزاد نہیں بلکہ حدود اللہ کا پابند ہے۔ (نحل، ۱۱۶)

۲۔ وسائل زندگی کے استعمال میں اعتدال کی راہ اختیار کرنی چاہیے۔ (فرقان، ۶۷)

۳۔ اکتساب معیشت میں حلال اور حرام کے امتیاز کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔ (نساء، ۲۹)

۴۔ معاملات میں دیانت اور انصاف پر کاربند رہنا چاہیے۔ (بنی اسرائیل، ۲۹)

۲۔ اسلامی نظام معیشت کی خصوصیات

ا۔ اسلامی نظام معیشت میں معاشی ظلم اور استحصال کا سدباب کیا گیا ہے۔ بقرہ، ۱۸۸

۲۔ معاشی اقدار کی خدا پرستانہ نظریات پر تعمیر کی گئی ہے۔ (ملک، ۱۵)

۳۔ تمام انسانوں کو اکتساب رزق کے کھلے مواقع فراہم کیے گئے ہیں۔ (بقرہ، ۲۹)

۴۔ حق ملکیت کے ساتھ معاشرے کے حقوق کا تحفظ کیا گیا ہے۔ (انعام، ۱۴۱)

۵۔ مرد اور عورت دونوں کو ملکیت کا حق دیا گیا ہے۔ (نساء، ۳۲)

۳۔ حلال اور حرام

ا۔ کسی چیز کو حلال یا حرام کرنے کا اختیار صرف اللہ کو ہے۔ (یونس، ۵۹)

ب۔ بنیادی طور پر ہر چیز حلال ہے مگر جسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام کر دیا ہو وہ حرام ہے۔ اور جس کے متعلق انہوں نے وضاحت نہیں کی، اس کے جائز ہونے کی گنجائش موجود ہے۔ (بقرہ)

۴۔ حرام اشیاء

ا۔ وہ مال جو ناجائز ذریعے سے حاصل کیا گیا ہو۔

۲۔ مردار، خواہ قدرتی موت مرا ہو یا گلا گھونٹ جانے یا چوٹ کھانے یا بلندی سے گرنے یا ٹکر کھانے یا کسی درندے کے پھاڑ جانے کی وجہ سے مرا ہو۔ (مائدہ، ۳)

۳۔ ذبح کرنے یا ذبح کے بغیر بہایا ہوا خون۔

۴۔ خنزیر کے تمام اجزائے بدن۔ (بقرہ، ۱۷۳)

۵۔ جو حلال جانور غیر اللہ کے نام پر مشہور کیا جائے۔ (انعام، ۱۲۱)

۶۔ بتوں کے آستانوں یا مزاروں پر ذبح کیے ہوئے جانور۔ (مائدہ، ۳)

۷۔ گھریلو گدھے اور خچر۔ (بخاری)

۸۔ ہر چھاڑ کھانے والا درندہ۔ (مسلم)

۹۔ گندگی کھانے والا حلال جانور۔ لیکن اگر اسے تین دن تک بند رکھ کر ذبح کیا جائے تو اسے کھانا جائز ہے۔ (ترمذی)

۱۰۔ ہر قسم کا زہر اور وہ چیز جس سے موت واقع ہو جاتی ہے۔

۱۱۔ مٹی۔ پتھر اور کوئلہ کھانا۔

۱۲۔ وہ چیز جس میں گندگی مل گئی ہو۔ (اعراف)

۱۳۔ ہر قسم کی نجاست۔

۱۴۔ شراب اور ہر قسم کی دیگر منشیات۔ (مائدہ، ۹۰)

۱۵۔ حرام جانوروں کا دودھ

جس شخص کی جان بچانا مقصود ہو یا جسے جان کے تلف ہونے کا خطرہ ہو تو وہ حرام چیز بقدر ضرورت استعمال کر سکتا ہے مثلاً دوسرے شخص کا خون۔ (بقرہ، ۱۷۳)

اکتساب معیشت کے حرام طریقے

۱۔ حرام اشیاء کی خرید و فروخت۔ (بخاری)

۲۔ مال کو قبضے میں لینے سے پہلے فروخت کرنا۔ (بخاری)

۳۔ کسی کے سودے پر سودا کرنا۔ (بخاری)

۴۔ خریداروں کو مہنگے داموں مال دلوانے کے لئے اور خریدنے کے ارادے کے بغیر سازش کے تحت، ''بولی'' میں حصہ لینا۔ (بخاری)

۵۔ مبہم چیز کی فروخت مثلاً پانی میں مچھلی، بھیڑ پر اون، پیٹ میں بچے، تھنوں میں دودھ اور مال دکھائے بغیر فروخت کرنا۔ (بیہقی)

۶۔ ایک سودے میں دو سودے کرنا مثلاً خریدار سے کہا جائے کہ یہ چیز اس شرط پر فروخت کی جاتی

ہے کہ تم فلاں چیز اس بھاؤ پر دے دو۔(احمد)

۷۔ سودا کرتے وقت معین رقم لے کر یہ شرط لگانا کہ خواہ معاملہ طے نہ ہو، یہ رقم واپس نہیں کی جائے گی۔(موطا مالک)

۸۔خریدار کو کچھ مدت کے لئے چیز فروخت کر کے پھر کم قیمت پر اس سے خرید لینا۔

۹۔دودھ دینے والے جانوروں کے تھنوں کو دو چار دن باندھ کر فروخت کرنا تاکہ دودھ زیادہ معلوم ہو۔(بخاری)

۱۰۔اناج کی معین مقدار کے بدلے کھڑی فصل کو خریدنا۔(بخاری)

۱۱۔ پھلوں کی معین مقدار کے بدلے کچے پھلوں کو خریدنا، البتہ کھانے کے لئے کھجور کے ڈوکے خریدے جاسکتے ہیں۔

۱۲۔ کسی چیز کو فروخت کرتے وقت غیر معین حصے کو فروخت سے مستثنیٰ رکھنے کی شرط لگانا۔(ترمذی)

۱۳۔ نقد اور ادھار کی صورت میں مختلف قیمتیں لگانا۔

۱۴۔ جو چیز پاس موجود نہ ہو اسے فروخت کرنا۔(بخاری)

۱۵۔ ظلم، خیانت کاری چوری، ڈاکہ زنی، کم تولنا اور دیگر ناجائز ذرائع۔

۱۶۔ قمار بازی

اس کی مختلف صورتیں

ا۔جوا کھیلنا　ب۔انعامی بانڈز　ج۔معمہ بازی　د۔لاٹری　ہ۔انعامی سکیمیں

۱۷۔ انشورنش (بیمہ)، اس لئے کہ اس میں سود اور جوئے دونوں کی صورت موجود ہے۔

۱۸۔ کمیشن وصول کرنے کے بعد مال سے چنگی بھی وصول کرنا۔

۱۹۔ آڑھت متعین کرنے میں قرض لینے والے اور نہ لینے والے کے درمیان امتیاز کرنا۔

۲۰۔ سٹے اور پگڑی کا کاروبار

۲۱۔ مردار جانور کو فروخت کرنا ناجائز ہے البتہ جن جانوروں کا گوشت کھانا حلال ہے وہ مر جائیں تو ان کی کھال کیمیاوی عمل کے بغیر فروخت کی جاسکتی ہے۔ (بخاری)

الربٰو (سود)

ا۔ ربا کی تعریف

وہ مشروط اضافہ جو معاہدۂ لین دین میں کسی حق کے بغیر حاصل کیا جاتا ہے۔

ب۔ ربا کی مختلف صورتیں

ا۔ ایک جنس کی مختلف وزن کی مقداروں میں تبادلہ کرنا خواہ نقد ہی کیوں نہ ہو۔

۲۔ ایک جنس کی وزن میں برابر دو مقداروں میں تبادلہ کرنا جبکہ ایک نقد ہو اور دوسری ادھار۔

۳۔ دو مختلف اجناس کا تبادلہ کرنا جب کہ ایک نقد ہو اور دوسری ادھار۔

۴۔ ہر وہ قرض جس کے ساتھ اضافہ مشروط ہو خواہ وہ ذاتی مقصد کیلئے لیا جائے یا تجارتی مقصد کیلئے۔

(بخاری، مسلم)

باب 9

معاشرت

اسلامی معاشرت کے مقاصد

ا۔افراد کے حقوق میں توازن قائم کرنا۔ (نحل،۹۰)

۲۔افراد کے مابین فیاضانہ رویے کو فروغ دینا

۳۔ نسلی امتیازات کا خاتمہ کرنا۔ (حجرات،۱۳)

۴۔اخوت اور محبت کا ماحول پیدا کرنا۔ (حجرات،۱۰)

۵۔ایک دوسرے کے خلاف سازشوں سے تحفظ کا احساس پیدا کرنا۔ (مجادلہ،۹)

۶۔ خیر و صلاح کی بالادستی قائم کرنا۔ (اعراف،۵۶)

۷۔ باہمی ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبات پیدا کرنا۔ (بلد،۱۷)

۸۔ فواحش کی روک تھام کرنا۔ (اعراف،۳۳)

ازدواجی زندگی

ا۔ مقاصد

ا۔اخلاق وعفت کی حفاظت کرنا

۲۔ تمدنی ارتقاء کیلیئے باہمی انس و محبت قائم رکھنا۔(نساء ۴،روم ۲۱)

ب۔ازادواجی قوانین

ا۔ نکاح

ا۔ کن عورتوں سے نکاح جائز نہیں؟

ا۔ حقیقی اور سوتیلی ماں ۲۔بیٹی ۳۔بہن ۴۔ پھوپھی ۵۔خالہ ۶۔ بھتیجی ۷۔ بھانجی ۸۔رضاعی ماں ۹۔رضاعی بہن ۱۰۔ساس ۱۱۔ بیوی کی جس شیر خوار بچی نے موجودہ خاوند کے گھر میں پرورش پائی ہو۔ ۱۲۔اس بیوی کے پچھلے خاوند کی بیٹیاں جس سے ازدواجی تعلق قائم ہو چکا ہو۔ ۱۳۔ سگے بیٹے کی بیوی ۱۴۔ دو بہنوں سے بیک وقت نکاح ۱۵۔ جسکا شوہر موجود ہو ۱۶۔خالہ اور بھانجی یا پھوپھی اور بھتیجی سے بیک وقت نکاح ان کے علاوہ باقی عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے اور اسی طرح اہل کتاب میں سے پاکدامن عورت

سے بھی نکاح کیا جا سکتا ہے۔ (نساء، ۳۲۔ بخاری)

ب۔ نکاح کے مبادیات

۱۔ منگنی، اس کی حیثیت ایک معاہدے کی ہے جس سے کسی جائز وجہ کے بغیر انحراف درست نہیں ہے

۲۔ لڑکے اور لڑکی کیلئے جائز ہے کہ وہ اپنے ہونے والے رفیق حیات کو ایک نظر دیکھ سکیں۔ (احمد)

۳۔ بالغ عورت کا نکاح (خواہ وہ کنواری ہو یا نہ ہو) اس کی رضامندی کے بغیر یا اس کی مرضی کے خلاف منعقد نہیں ہو سکتا، خواہ وہ نکاح کرنے والا باپ ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ عورت اپنے سرپرست (ولی) کی اجازت سے نکاح کرے اگر کوئی ولی کسی عورت کا نکاح از خود کر دے گا۔ تو وہ عورت کی رضا پر معلق ہو گا، وہ منظور کرے تو نکاح قائم رہے گا نا منظور کرے تو عدالت اس عورت کا بیان لینے کے بعد اسے باطل قرار دے سکتی ہے اور اگر کوئی عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح خود کرے تو اس کا نکاح بھی درست نہیں ہو گا۔ (بخاری، ابوداؤد)

۴۔ نکاح کیلئے کفائت ضروری ہے، یعنی دین، پیشے اور رہن سہن میں مطابقت

۵۔ اگر نابالغ لڑکی کا نکاح کر دیا جائے تو جب وہ بالغ ہو جائے اور اسے اس نکاح پر اعتراض ہو تو اسے عدالت سے رجوع کرنے اور اسے فسخ کرنے کے مطالبے کا حق ہو گا۔ (احمد)

۶۔ نکاح کے وقت دو گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔ (دار قطنی)

۷۔ نکاح کے وقت مہر مقرر کرنا ضروری ہے لیکن اگر کسی وجہ سے مقرر نہ کیا جا سکے تو اس کی ادائیگی کیلئے عرف عام کو ملحوظ رکھا جائے گا اور اس کی ادائیگی میں اصل بات تعجیل ہے نا کہ تاخیر، اس لئے جلدی ادا کر دینا چاہئے۔ (نساء، ابوداؤد، ترمذی)

۸۔ مہر کی کم از کم یا زیادہ سے زیادہ مقدار مقرر نہیں ہے بلکہ جس مقدار پر بھی فریقین راضی ہو جائیں وہی مقرر کی جائے گی۔ جب کہ وہ ان کی حیثیت کے مطابق ہو۔

ج۔ نکاح کا انعقاد

نکاح کے مبادیات کے موجود ہونے کے بعد عام مجلس میں خطبہ پڑھ کر دولہا سے رضامندی کا اقرار لیا جائے۔ خطبہ یہ ہے۔

الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نومن بہ و نتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور

انفسنا و من سیاتِ اعمالنا من یھدہِ اللہُ فلا مضل لہ و من یضللہ فلا ھادی لہ و نشھدان لا الہ الا اللہ و نشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ

یا یھا الناس اتقو ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ و خلق منھا زوجھا و بث منھما رجالأجا لا کثیرا و نسآءً واتقوا اللہ الذی تسآء لون بہ والا رحام ان اللہ کان علیکم رقیبا. یا یھا الذین امنوا اتقو ا اللہ و قولو ا قولاً سدیدًا یصلح لکم اعمالکم و یغفر لکم ذنوبکم و من یطع اللہ و رسولہ فقد فاز فوزًا عظیمًا. یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ و لا تموتن الاوانتم مسلمون .

د۔ ولیمہ

نکاح کے بعد خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو ولیمہ کی دعوت دے۔ (بخاری)

۲۔ مرد کی حیثیت اور فرائض

ا۔ مرد کی حیثیت قوام کی ہے یعنی وہ عورت کی ضروریات حتی المقدار پورا کرنے کا اہل اور ذمہ دار ہے۔ (بقرہ،۲۲۸)

ب۔ اس کے فرائض یہ ہیں۔ ا۔ مہر کی ادائیگی ۲۔ اخراجات کی کفالت

۳۔ اختیارات کا ظالمانہ استعمال نہ کرے۔ ۴۔ متعدد بیویاں ہونگی صورت میں کسی بیوی سے ترجیحی سلوک نہ کرے۔ (نساء،۴،۳۴،بقرہ،۲۸ ، نساء،۱۹)

ج۔ مرد کے حقوق

ا۔ عورت معروف میں اس کی اطاعت کرے۔

۲۔ عورت، مرد کے نسب اور آبرو اور مال کی حفاظت کرے۔ (نساء،۳۴)

د۔ مرد کے اختیارات

ا۔ حقوق کی عدم ادائیگی کی صورت میں زجر و توبیخ ۲۔ طلاق (نساء،٦)

۳۔ طلاق کے قواعد

ا۔ طلاق دینے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ جب عورت حالت حیض میں نہ ہو تو اس وقت طلاق دی جائے (طلاق، ۱)

ب۔ مرد کو تین مختلف مواقع پر طلاق دینے کا حق ہے اور اسے یہ حق بیک وقت استعمال نہیں کرنا چاہئے بلکہ ایک طلاق دے کر عدت گزارنے کا موقع پیدا کرنا چاہئے۔ (طلاق، ۱)

ج۔ پہلی اور دوسری بار کی طلاق کے بعد عدت کے اندر مرد کو رجوع کرنے کا حق ہے اور اس صورت میں نئے نکاح کی ضرورت نہیں ہوگی اگر عدت گذر جائے تو تجدید نکاح کر کے رجوع کر سکتا ہے لیکن تیسری بار طلاق دینے کی صورت میں اسے رجوع کرنے کا حق نہیں ہوگا اور اس کی بیوی اس سے بالکل الگ ہو جائے گی۔ البتہ اگر اس کا نیا خاوند مباشرت کے بعد اسے طلاق دے دے یا مر جائے تو پھر وہ پہلے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے۔ (بقرہ، ۲۲۹)

د۔ بیک وقت تین طلاقیں دینا گناہ ہے اور وہ ایک ہی شمار ہوں گی۔ (نسائی مسلم، ابوداؤد)

ہ۔ طلاق اور رجوع کی صورتوں میں دو گواہ بنانا ضروری ہے۔ (طلاق، ۲)

و۔ مطلقہ عورت کی عدت یہ ہے کہ اُسے تین بار حیض آجائے اور جن عورتوں کو حیض نہیں آتا۔ ان کی عدت تین ماہ ہے اور یہی حکم ان کا ہے جنہیں طلاق ملنے سے پہلے حیض نہ آیا ہو۔ اور جو عورتیں حمل سے ہوں ان کی عدت اس وقت تک ہے جب ان کے ہاں ولادت ہو جائے اور اگر عورت کو مباشرت سے پہلے ہی طلاق دے دی جائے تو عدت گزارنا اس کیلئے ضروری نہیں۔

(بقرہ، ۲۲۸، طلاق، ۴، احزاب، ۹)

ز۔ اگر پہلی یا دوسری طلاق ہو تو عدت کے پورا ہونے تک مطلقہ کے اخراجات شوہر کے ذمہ رہیں گے۔

ح۔ اگر مباشرت سے پہلے طلاق دے دی جائے جب کہ مہر مقرر ہو چکا ہو تو خاوند نصف مہر دینے کا ذمہ دار ہوگا۔ لیکن اگر ابھی تک مہر مقرر نہ کیا گیا ہو تو پھر عورت کو کچھ دے کر رخصت کرنا چاہئے۔

۴۔ مرد اور عورت کی ناچاقی کی مزید صورتیں

ا۔ ایلاء

یعنی تعلقات کی خرابی کی بناء پر جب خاوند اپنی بیوی سے کچھ عرصہ کیلئے تعلقات منقطع کرنے کی قسم

کھالے تو اس کے بعد چار ماہ تک خاوند کو رجوع کرنے کا حق ہے اور اگر وہ رجوع نہ کرے تو عدالت اسے طلاق دینے کا حکم دے گی اور اگر وہ اس حکم کی تعمیل نہ کرے تو عدالت خود ان کے نکاح کو فسخ قرار دے گی۔ (بقرہ، ۲۲۶، بخاری)

۲۔ ظہار

جب شوہر اپنی بیوی کو ماں، بہن کہہ کر حرام کرلے تو اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ بیوی سے مباشرت سے پہلے ایک غلام آزاد کرے یا دو مہینوں کے پے در پے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

(مجادلہ، ۳)

۳۔ لعان

ا۔ جو شخص اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے اور اس کے پاس گواہ نہ ہوں تو وہ دونوں عدالت میں قسم کھائیں گے۔ خاوند چار بار قسم اٹھا کر کہے گا کہ وہ اپنے الزام میں سچا ہے اور پانچویں بار کہے گا کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ اپنے الزام میں جھوٹا ہے اور عورت چار مرتبہ قسم کھا کر یہ کہے کہ یہ شخص اپنے الزام میں جھوٹا ہے اور پانچویں بار کہے کہ مجھ پر اللہ کا غضب ٹوٹے اگر وہ اپنے الزام میں سچا ہو۔

(نور، ٦ تا ۹ ، بخاری)

ب۔ اگر ان میں سے کوئی قسم اٹھانے سے انکار کردے تو اسے حد لگانی چاہئے، خاوند کو تہمت کی اور بیوی کو زنا کی۔ لیکن اگر وہ دونوں قسم اٹھالیں تو ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہوگا اور عدالت ان دونوں میں تفریق کا فیصلہ کردے گی۔ اور ان میں سے کسی پر حد نہیں لگائی جائے گی۔

۴۔ میاں بیوی کے درمیان کسی عام جھگڑے کی صورت میں عدالت فریقین کی طرف سے ایک ایک نمائندہ مقرر کرے گی جو ان کے تعلقات کو درست کرنے کی کوشش کریں گے۔ بشرطیکہ مقدمہ عدالت میں لے جایا جائے ورنہ یہ ذمہ داری ان کے رشتہ داروں پر عائد ہوگی۔ (نساء، ۳۵)

۵۔ عورت کی حیثیت

ا۔ عورت انسانی تمدن کی بنیاد ہے اور اس کی اصل ذمہ داری نوعِ انسانی کے لئے افراد تیار کرنا ہے۔

(بقرہ، ۳۰)

ب۔ عورت کے حقوق

۱۔ ملکیت کا حق (نساء، ۳۲)

۲۔ وراثت کا حق (نساء، ۷)

۳۔ شوہر کے انتخاب کا حق (بقرہ، ۲۳۲)

۴۔ ظالم شوہر سے تفریق اور خلع کا حق، اور خلع کیلئے وہ اپنا مطالبہ عدالت میں لے جائے گی اور اسے وہ معاوضہ ادا کرنا ہوگا جس کا خاوند مطالبہ کرے گا۔ خلع کی حیثیت فسخ نکاح کی ہوگی اس پر عورت کو استبراء رحم کیلئے ایک حیض عدت گزارنی چاہیئے۔ (بقرہ، ۲۲۹)

۵۔ تعلیم وتربیت کا حق (بقرہ، ۲۸)

۶۔ مہر کے حصول کا حق (بقرہ، ۴)

۷۔ نان ونفقہ اور رہائش کا حق

۸۔ ترجیحی سلوک نہ کیے جانے کا حق (نساء، ۱۹)

۶۔ کون سے نکاح ممنوع ہیں؟

۱۔ متعہ، یعنی کچھ عرصہ کیلئے اور معاوضہ مقرر کر کے نکاح کرنا۔

۲۔ حلالہ، یعنی جس بیوی کو تین بار طلاق دی گئی ہو اسے پہلے خاوند کیلئے حلال کرنے کیلئے نکاح کرنا

۳۔ وٹے، سٹے کا نکاح (جبکہ حق مہر مقرر نہ کیا جائے)

۴۔ کسی کافر د مشرک مرد یا کافر و مشرک عورت سے نکاح کرنا۔ (بخاری)

۷۔ نکاح کی مزید جائز صورتیں

۱۔ بیوہ سے نکاح جب کہ وہ چار ماہ اور دس دن کی عدت پوری کرے۔

۲۔ منہ بولے بیٹے کی بیوی سے نکاح جب کہ وہ اسے طلاق دے دے۔

۳۔ ایک سے لے کر چار عورتوں سے نکاح (اگر ان سے انصاف کر سکتا ہو)

۸۔ عقیقہ

بچے کی ولادت کے ساتویں دن عقیقہ کرنا سنت ہے اس میں بچے کے لئے دو چھترے یا بکرے اور بچی

کیلئے ایک ذبح کر کے اس کا گوشت غرباء و مساکین اور رشتہ داروں اور دوستوں میں تقسیم کرنا چاہئے۔ اس دن بچے کے سر کے بال مونڈنے چاہئیں۔ اور اس کا نام رکھنا چاہئے اور اس کے بالوں کے برابر سونے یا چاندی کا صدقہ کرنا چاہئے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

۹۔ رضاعت

ا۔ بچے کو پورے دو سال تک دودھ پلانا چاہئے۔

ب۔ اگر خاوند نے بچے کی ماں کو طلاق دے دی ہو لیکن دودھ اس سے پلوانا چاہتا ہو تو اسے معروف طریقے سے اخراجات برداشت کرنے ہوں گے۔

ج۔ اگر خاوند فوت ہو جائے تو اخراجات اس کے ورثاء ادا کریں گے۔

د۔ اگر خاوند اپنی مطلقہ یا موجودہ بیوی کے علاوہ کسی اور عورت سے دودھ پلوانا چاہتا ہو تو اسے معروف طریقے سے وہ اجرت دینی چاہئے جو ان کے مابین طے ہو جائے۔

ہ۔ رضاعت کی بنا پر وہ رشتے حرام ہو جائیں گے، جو نسب کی بناء پر حرام ہو جاتے ہیں۔

ر۔ اگر کوئی عورت کسی بچے کو اس کی دو سال کی عمر کے اندر تھوڑا یا زیادہ دودھ پلا دے تو رضاعت ثابت ہو جائے گی۔

(بقرہ، ۲۳۳، طلاق، ۶، بخاری)

۱۰۔ پرورش

ا۔ والدین کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بچے کی صحت اور ذہنی صلاحیتوں کی حفاظت کریں اور اسلامی اقدار کے مطابق اسے تربیت دیں۔

ب۔ اگر والدین نہ ہوں تو یہ ذمہ داری سب سے زیادہ قریبی رشتہ داروں پر عائد ہو گی۔

ج۔ جب شیر خوار بچے کے والدین کے مابین موت یا طلاق کی بنا پر علیحدگی ہو جائے تو جب تک اس کی ماں نکاح نہ کرے اس وقت تک وہ بچے کی تربیت کا حق رکھے گی۔ اگر ماں موجود نہ ہو تو تربیت دینے والوں کی ترتیب یہ ہو گی۔ ۱۔ نانی ۲۔ خالہ ۳۔ دادی ۴۔ پھوپھی وغیرہ۔

د۔ جب تک بچہ بالغ نہ ہو جائے یا بچی شادی شدہ نہ ہو جائے تو اس وقت تک پرورش کی ذمہ داری ان لوگوں پر عائد ہو گی جن کے وہ زیر کفالت ہوں گے۔

ہ۔ جب تک بچہ زیر کفالت رہے اس وقت تک والد یا اس کے ورثاء کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کے اخراجات برداشت کریں۔ (نسائی، احمد، ابوداؤد)

اجتماعی زندگی

اجتماعی زندگی کے اصول

۱۔ باہمی ہمدردی اور ایثار۔ (حشر، ۹)

۲۔ معاملات میں منصفانہ طرزِ عمل۔ (حجرات، ۹)

۳۔ بغض اور حسد سے اجتناب۔ (حشر، ۱۰)

۴۔ نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں تعاون۔ (مائدہ، ۲)

۵۔ نیکی کا فروغ اور برائی کا خاتمہ۔ (آلِ عمران، ۱۱۰)

۶۔ باہمی تعلقات کو بگاڑنے سے اجتناب۔ (نساء، ۱)

۷۔ والدین اور بہن بھائیوں اور دوسرے رشتہ داروں کے حقوق کا لحاظ۔ (بقرہ، ۸۳)

ب۔ اجتماعی زندگی کے آداب

ا۔ آداب ملاقات

ا۔ جب کوئی مسلمان کسی مسلمان سے ملے تو اس سے گفتگو کرنے سے پہلے السلام علیکم کہے اور اس سے مصافحہ کرے اور دوسرا شخص وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ کہہ کر سلام کا جواب دے۔ اگر ان کی ملاقات دیر بعد ہوئی ہو تو آپس میں معانقہ بھی کر سکتے ہیں۔

ب۔ سوار، پیدل چلنے والے کو سلام کہے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو۔ تھوڑی تعداد کے لوگ زیادہ تعداد کے لوگوں کو سلام کہیں اور چھوٹا اپنے سے بڑے کو سلام کہے۔

ج۔ سلام کہنے میں پہچان اور اجنبیت کا امتیاز نہیں رکھنا چاہئے۔ (ترمذی)

د۔ اگر دونوں کے درمیان فاصلہ زیادہ ہو یا کوئی کسی تیز رفتار سواری پر جا رہا ہو تو ہاتھ کے اشارے سے بھی سلام کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ آداب مجلس

ا۔ جب کوئی شخص مجلس میں آئے تو اہل مجلس سے سلام کہے اور جہاں کہیں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائے اور کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے کی کوشش نہ کرے۔ اور نہ دو آدمیوں کے درمیان گھس کر بیٹھے۔ (ابوداؤد)

ب۔ اگر کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر جائے اور اپنی جگہ محفوظ رکھنے کیلئے کوئی علامت چھوڑ جائے یا کسی سے کہہ جائے تو واپس آنے پر وہاں بیٹھنے کا حق اس کو ہوگا۔ (مسلم)

ج۔ اگر کوئی شخص رہ گذر میں بیٹھا ہو تو اسے حسب ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

ا۔ اپنی نگاہ کو بچائے رکھے۔ ۲۔ گزرنے والوں کو کسی طرح سے تکلیف نہ پہنچائے۔

۳۔ سلام کا جواب دے۔ ۴۔ کوئی برا کام ہوتا دیکھے تو اس سے منع کرے۔

۵۔ ناواقف آدمی کو راستہ بتادے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

د۔ مجلس سے اٹھنے کے بعد اللہ سے استغفار کرے کہ کہیں اس سے کوئی غلط بات نہ ہو گئی ہو۔

۳۔ آداب طعام

ا۔ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے چاہئیں۔

۲۔ کھانا کھانے کے لئے پر تکلف انداز اختیار نہیں کرنا چاہیے۔ (بخاری)

۳۔ کھانے کی ابتداء بسم اللہ پڑھ کر کرنی چاہیے اور اگر ابتداء میں یاد نہ رہے تو بعد میں یاد آنے پر "بسم اللہ اولہ و آخرہ" کہنا چاہیے۔ (ابوداؤد)

۴۔ کھانا کھاچکنے کے بعد کہنا چاہیے۔

الحمد لله الذی اطعمنی وسقنی وجعلنی من المسلمین شکر ہے اس اللہ کا جس نے مجھے کھلایا پلایا اور مجھے مسلمان بنایا۔ (ابوداؤد)

۵۔ کھانا دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیے۔ (ترمذی)

۶۔ کھانا کھانے میں اگر انگلیاں استعمال ہوئی ہوں تو انہیں پہلے چاٹ کر صاف کرنا چاہیے اور بعد میں ہاتھ دھونے چاہئیں۔ (مسلم)

۷۔ اگر کوئی کھانے کی چیز گر جائے اور گرد و غبار سے صاف رہے تو اسے ضائع نہ ہونے دینا چاہیے۔ (مسلم)

۸۔ کھانے پینے کی چیز میں پھونکیں نہیں مارنی چاہئیں۔ (بخاری)

۹۔ خوب پیٹ بھر کر نہیں کھانا چاہیے بلکہ پیٹ کا ایک تہائی پانی کے لئے اور دوسرا سانس لینے کیلئے رہنے دینا چاہیے۔ (احمد)

۱۰۔ اگر کھانا اجتماعی طور پر کھایا جا رہا ہو تو سب سے پہلے بڑوں کو دینا چاہیے۔ اور پھر دائیں ہاتھ کے لوگوں کو۔ اور تقسیم کرنے والے کو چاہیے کہ وہ بعد میں کھائے۔ (احمد)

۱۱۔ بڑی عمر کے لوگوں کے شروع کرنے سے پہلے چھوٹی عمر والوں کو شروع نہیں کرنا چاہیے۔

۱۲۔ کھانا کھانے کے دوران دوسروں کو مسلسل دیکھتے نہیں رہنا چاہیے۔

۱۳۔ کھانے کے دوران ایسی حرکات نہیں کرنی چاہیے جو عام لوگوں کو ناپسند ہوں۔

۱۴۔ برتن میں کھانا ضرورت کے مطابق ڈالنا چاہیے تاکہ اسے صاف کیا جاسکے۔ اور اس میں کھانا بچا نہ رہ جائے۔

۴۔ آداب ضیافت

ا۔ جب کوئی شخص کھانے کی دعوت دے تو اسے قبول کرنا چاہیے خواہ دعوت کسی غریب کی طرف سے ہو یا امیر کی طرف سے۔ (مسلم)

ب۔ دعوت میں نہ جانے کے لئے نفلی روزے کو رکاوٹ نہیں بنانا چاہیے بلکہ روزہ کھول دینا چاہیے اسکی بعد میں قضا دینے کی ضرورت نہیں۔ (مسلم)

ج۔ دعوت کے لئے وقت مقررہ پر پہنچنا چاہیے نہ پہلے چلے جانا چاہیے اور نہ کھا چکنے کے بعد ہی بیٹھ رہنا چاہیے۔

د۔ مہمان کو رخصت کرتے وقت اپنے گھر سے باہر تک آنا چاہیے۔

ہ۔ کھانا علیحدہ علیحدہ برتنوں میں بھی کھایا جا سکتا ہے اور اکٹھے بیٹھ کر ایک برتن میں بھی۔ (نور)

و۔ معصیت کی جگہ دعوت کھانے کے لئے نہیں جانا چاہیے۔

۵۔ آداب گفتگو

ا۔ مخاطب کے ساتھ بے توجہی سے بات نہیں کرنی چاہیے۔ (لقمان، ۱۸)

ب۔ بلا ضرورت اونچی آواز سے نہیں بولنا چاہیے۔ (لقمان، ۱۹)

ج۔ اچھے انداز سے گفتگو کرنی چاہیے۔ (نساء)

د۔ گفتگو صاف اور حقیقت پسندانہ ہونی چاہیے۔

ہ۔ گفتگو کا انداز مخاطب کے ذہنی معیار کے مطابق ہونا چاہیے۔ (بخاری)

۶۔ آداب مسلم

ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوسرے مسلمان بھائی کے لئے ان آداب کو ملحوظ رکھے۔

۱۔ ملاقات کے وقت اسے سلام کہے۔

۲۔ دوسرا سلام کہے تو اسے جواب دے

۳۔ کوئی چھینک مار کر الحمدللہ کہے تو اس کے جواب میں یرحمك الله کہے۔ اور چھینک مارنے والا یھدیکم الله ویصلح بالکم کہے۔

۴۔ بیمار کی عیادت کرے۔

۵۔ جنازے میں شمولیت کرے۔

۶۔ کوئی مشورہ لے تو اسے صحیح مشورہ دے۔

۷۔ جو چیز اپنے لیے پسند کرتا ہو وہی دوسروں کے لئے پسند کرے۔

۸۔ مشکل کے وقت دوسرے کی مدد کرے۔

۹۔ کسی کو اذیت نہ پہنچائے۔

۱۰۔ انکسار اور تواضع سے رہے۔

۱۱۔ تین دن سے زیادہ تک کے لئے کسی سے تعلقات ختم نہ کرے۔ البتہ کسی کے فسق وفجور کی وجہ سے کر سکتا ہے۔

۱۲۔ کسی کی غیبت نہ کرے۔

۱۳۔ کسی کی تحقیر نہ کرے۔

۱۴۔ کسی کا تمسخر نہ اڑائے۔

۱۵۔ کسی کا الٹا نام نہ رکھے۔ (بخاری، مسلم، احمد، ابوداؤد)

۱۶۔ اپنے سے بڑے کا احترام کرے اور چھوٹے پر شفقت کرے۔ (ابوداؤد)

۷ا۔دوسروں کی کوتاہیوں اور لغزشوں سے درگزر کرے۔

۷۔حیوانات سے حسن سلوک

ا۔ان کے لئے چارے اور پانی کا مناسب انتظام کرے۔

۲۔ان سے رحم دلی کا برتاؤ کرے۔(بخاری)

۳۔ذبح کرتے وقت بھی انہیں تکلیف نہ پہنچائے اور تیز دھار آلے سے ذبح کرے۔(مسلم)

۴۔ہر قسم کی اذیت رسانی سے اجتناب کرے۔(مسلم)

۵۔انہیں باندھ کر نشانہ بازی نہ کرے۔(بخاری)

۶۔ان کی طاقت سے بڑھ کر کام نہ لے۔(بخاری)

۸۔حلال جانور کو ذبح کرنے کے قواعد و ضوابط

جو جانور حلال ہو اس کے گلے سے تیز دھار آلے سے بسم اللہ واللہ اکبر پڑھ کر خون بہایا جائے تو اسے کھانا جائز ہے اور شرط یہ ہے کہ ذبح کرنے والا مسلمان عاقل اور بالغ ہو یا سمجھ دار بچہ ہو یا عورت ہو یا کوئی اہل کتاب میں سے ہو۔البتہ غیر اہل کتاب مشرکین اور کفار کا ذبیحہ حرام ہے۔(مائدہ)

ا۔اگر کوئی جانور کنویں میں گر جائے یا اسے پکڑا نہ جا سکے اور اسے ذبح کرنا مشکل ہو تو جسم کے کسی بھی حصے سے خون نکال کر ذبح کر لیا جائے۔

ب۔اگر کسی مادہ کے پیٹ میں بچہ ہو اور اس مادہ کو ذبح کیا جائے تو اس بچے کو ذبح کئے بغیر کھانا جائز ہو گا۔(احمد)

ج۔اگر ذبح کرتے وقت جا[illegible]ر کی گردن کٹ جائے تو اس کو کھانا جائز ہے۔

د۔جو جانور قریب المرگ ہو اور اسے مرنے سے پہلے ذبح کر لیا جائے تو اسے کھانا جائز ہے۔البتہ وہ طبی لحاظ سے نقصان دہ ہوتا ہے۔

۲۔شکار

سمندر کا شکار یعنی مچھلی وغیرہ ذبح کئے بغیر ہی حلال ہے لیکن خشکی کے [illegible] کو اگر زندہ پکڑ لیا جائے تو اسے ذبح کرنا ضروری ہے اور اگر وہ مردہ حالت میں پایا جائے تو اس کے حلال ہونے کے لئے یہ شرائط ہیں (بیہقی)

ا۔شکاری نے تیر یا بندوق چلاتے ہوئے یا شکاری کتا چھوڑتے ہوئے اللہ کا نام لیا ہو یعنی بسم اللہ

واللہ اکبر پڑھا ہو۔ (بخاری)

۲۔ شکار کا آلہ جلد کو پھاڑ کر خون بہادے۔

۳۔ جس شکاری کتے کو چھوڑتے ہوئے اللہ کا نام لیا گیا ہو اس کے ساتھ کوئی اور شکاری کتا شکار کو مارنے میں شریک نہ ہوا ہو۔

۴۔ اگر شکار تین دن کے اندر شکاری کو مل جائے اور اس میں اس کا تیر یا کوئی اور علامت موجود ہو تو وہ حلال ہے لیکن اگر وہ بدبو چھوڑ جائے تو جائز نہیں۔

۵۔ اگر شکار پانی میں گرنے کے بعد مر جائے تو وہ حلال نہیں۔ (بخاری، مسلم)

۶۔ اگر شکار کے کسی آلے سے شکار کا کوئی عضو کٹ جائے تو وہ عضو حلال نہیں ہوگا۔ (احمد)

۷۔ اگر کتا شکار میں سے کچھ حصہ کھالے تو اسے کھانا جائز نہیں۔

ذاتی زندگی کے آداب

۱۔ صفائی

ا۔ ہر روز غسل کرنا چاہئے اور کم از کم جمعہ کے دن ضرور نہانا چاہئے۔

ب۔ مونچھوں کو اتنا تر شوانا چاہئے کہ ان کے بال کھانے پینے کی چیزوں میں نہ پڑیں۔

ج۔ بغلوں اور زیر ناف کے بال مونڈھنے چاہئیں اور چالیس دنوں سے زیادہ کیلئے اس میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔

د۔ ہاتھ پاؤں کے ناخن کٹوانے چاہئیں اور بہتر یہ ہے کہ پہلے دائیں طرف کی انگلیوں کے کاٹے جائیں اور پھر بائیں طرف کی۔

و۔ صاف ستھرے کپڑے پہننے چاہئیں اور ہفتے میں کم از کم انہیں ایک بار ضرور دھولینا چاہئے۔

(بخاری، ابوداؤد)

۲۔ سونے کے آداب

ا۔ عشاء کے بعد جلد سو جانا چاہئے، الا یہ کہ کوئی دینی کام پیش نظر ہو یا گھر میں مہمان آئے ہوں۔

ب۔ کوشش یہ کرنی چاہئے کہ سونے سے پہلے آدمی باوضو ہو۔

ج۔ سونے کی ابتداء میں دائیں پہلو پر لیٹنا زیادہ مناسب ہے۔ پیٹ کے بل لیٹ کر سونا درست نہیں ہے۔

د۔ سونے سے پہلے حسب ذیل اذکار کرنے چاہئیں۔

۱۔ سبحان اللہ اور الحمدللہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۴ بار

۲۔ سورہ فاتحہ اور آغاز سے مفلحون تک سورہ بقرہ،

۳۔ آیۃ الکرسی ۴۔ سورہ بقرہ کی آیات للہ ما فی السموات سے آخر تک

۵۔ آخر میں یہ دُعا پڑھے۔ اللھم باسمك اموت و احیی (اے اللہ میں تیرے نام سے مرتا ہوں اور تیرے نام سے ہی زندہ ہوں گا) (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

۳۔ بیداری کے بعد

ا۔ جب آدمی بیدار ہو تو یہ کہے۔

الحمد لله الذی احیانا بعد ما اماتنا و الیه النشورُ (بخاری)

اس اللہ کا شکر ہے جس نے مرنے کے بعد ہمیں زندہ کیا اور اسی کی طرف ہی قبروں سے اٹھ کر جانا ہے

ب۔ ہاتھ دھوئے بغیر کسی برتن میں ہاتھ نہ ڈالے۔

ج۔ جب گھر سے نکلے تو یہ کہے۔

بسم الله توکلت علی اللہِ لا حول ولا قوۃ الا باللہِ

د۔ جب گھر میں داخل ہو تو یہ دُعا پڑھے۔

اللهم انی اسالك خير المولج و خير المخرج بسم الله ولجنا و علی الله ربنا تو کلنا

اے اللہ! میں تجھ سے خیر سے داخل ہونے اور خیر کے ساتھ نکلنے کی دُعا کرتا ہوں۔ اللہ کے نام سے ہم داخل ہوئے اور اپنے رب پر ہم نے توکل کیا۔

۴۔ آداب سفر

ا۔ جب کوئی سفر کیلئے جانے لگے تو رخصت کرتے وقت مقیم، سفر کرنے والے سے مصافحہ کرے اور پھر یہ دعا پڑھے۔

اَستودِعُ اللهَ دِينَكَ وَ اَمَانَتَكَ وَ خَوَاتِيمَ عَمَلِكَ

میں آپ کے دین اور دیانت اور آخری اعمال کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

ب۔ جب سواری پر سوار ہونے لگے تو یہ دعا پڑھے۔

اَلحمدُ للهِ سُبحٰنَ الذِی سَخرَ لَنا هٰذا وَ مَا كُنا لَهُ مُقرِنِينَ وَ اِنا اِلی رَبِنَا لَمُنقَلِبُونَ

اس اللہ کا شکر ہے جس نے ہمارے لئے اس کو مسخر کر دیا ہے ورنہ ہم اسے مطیع نہ کر سکتے تھے اور ہم سب نے اپنے رب کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔

ج۔ سفر سے واپس آنے کے بعد مسجد میں جا کر دو رکعتیں پڑھنا مسنون ہے۔ (بخاری، ترمذی)

باب 10

ثقافت

۱۔ لباس

ا۔ اسلام میں وہ لباس پسندیدہ ہے جو اخلاق کے تحفظ کے ساتھ انسانی عظمت کا آئینہ دار ہو۔

(اعراف۔ ۲۶)

ب۔ دوسری غیر مسلم اقوام کا لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں بشر طیکہ وہ اسلامی آداب پر عمل کرنے میں رکاوٹ نہ بنے اور وہ ان اقوام کی تہذیب کے برتر ہونے کے احساس کی بناء پر نہ پہنا گیا ہو۔ یا ان کی مذہبی یا قومی علامت نہ ہو۔

ج۔ مرد کیلئے ریشم کا استعمال جائز نہیں البتہ عورت اسے استعمال کر سکتی ہے۔

د۔ مرد کیلئے سفید اور عورت کیلئے رنگین لباس زیادہ مناسب ہے۔

ہ۔ مرد اور عورت کیلئے ایک دوسرے کا لباس پہننا جائز نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

و۔ مرد کا زیر جامہ ٹخنوں سے نیچے نہیں ہونا چاہئے البتہ عورت کو ٹخنوں سے نیچے ہی رکھنا چاہئے۔

(ابوداؤد)

ز۔ عورت جب اپنے گھر سے نکلے تو اسے اپنے چہرے اور پورے جسم کا پردہ کرنا چاہئے اور اس کی زیب و زینت کا اظہار نہیں ہونا چاہئے۔

ح۔ جب لباس پہنا جائے تو پہلے داہنے اعضاء سے آغاز کیا جائے۔

ط۔ جب آدمی نیا لباس پہنے تو یہ دُعا کرے۔

اللھم لك الحمد انت كسو تنيه اسالك خيره و خير ما صنع له و اعوذبك من شره و شر ما صنع له .

اے اللہ! تعریف صرف تیرے لئے ہے تو نے مجھے یہ لباس پہنایا اور میں تجھ سے ہی اس کی خیر اور اس کے بنائے جانے کے مقصد کی خیر کا طالب ہوں اور تجھ سے اس کے شر اور اس کے مقصد کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ (ابوداؤد، ترمذی)

۲۔ ظاہری صورت

ا۔ ہر مسلمان مرد کیلئے ڈاڑھی رکھنا ضروری ہے اور افضل یہ ہے کہ ڈاڑھی کو اپنے حال پر رہنے دیا جائے۔ لیکن اگر کوئی شخص مٹھی سے زائد بال ترشوادے تو یہ بھی جائز ہے۔ (بخاری)

ب۔ سر اور ڈاڑھی کے بالوں کو سنوار کر رکھنا چاہیئے۔ (ابوداؤد)

ج۔ مسنون طریقہ یہ ہے کہ مرد سر پر کانوں کی لو تک یا کندھوں تک بال رکھے۔ البتہ سر کے سارے بال منڈوا دینا بھی جائز ہے۔ (ترمذی)

د۔ سر کے بالوں کا کچھ حصہ منڈوانا اور کچھ رکھنا جائز نہیں۔ (ابوداؤد)

ہ۔ بالوں میں کنگھی کا کثرت سے استعمال پسندیدہ نہیں۔ (نسائی)

۳۔ آرٹ

ا۔ جانداروں کی تصویر بنانا یا کھینچنا یا ان کے مجسمے بنانا جائز نہیں البتہ بچوں کے کھیلنے کیلئے کھلونے وغیرہ بنانے میں کوئی حرج نہیں۔ (مسلم)

ب۔ تصویر خواہ قدِ آدم ہو یا نصف حصے کی دونوں صورتوں میں ناجائز ہے۔

ج۔ قدرتی مناظر کی تصاویر اور سینریاں بنانا جائز ہے۔ (سبا، ۱۳)

د۔ بین الاقوامی یا ملکی سطح پر فریب کاری کو روکنے کیلئے تصویر کا ذریعہ اختیار کرنے میں گنجائش موجود ہے

۴۔ رقص و سرود

ا۔ اسلام میں گانا، بجانا اور رقص کرنا قطعی طور پر ممنوع ہے۔ (لقمان، ۶)

ب۔ ساز کے بغیر مرد اشعار گا کر پڑھ سکتا ہے بشرطیکہ ان میں فحش گوئی نہ ہو۔ (بخاری)

ج۔ عورت مخلوط مجلسوں میں تقریر نہیں کر سکتی اور نہ گا سکتی ہے۔ (احزاب، ۷)

۵۔ مخلوط مجالس

اسلام میں مخلوط مجلسیں منعقد کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ (احزاب، ۷)

۶۔ عمارات

ا۔ جس عمارت سے خلقِ خدا کو کوئی فائدہ نہ پہنچتا ہو اس پر قوم کے خزانے کو صرف کرنا جائز نہیں۔

ب۔ ذاتی شہرت حاصل کرنے کیلئے عمارتیں بنانا بھی جائز نہیں۔

ج۔ ضرورت سے زائد اور پر تعیش رہائش گاہیں بنانا یا اختیار کرنا جائز نہیں۔ (شعراء، ۱۲۸)

اسلامی فقہ
تالیف وترتیب:
مولانا عبیداللہ عبید
نظرثانی
استاذ العلماء شیخ الحدیث
حضرت مولانا حافظ محمد گوندلوی
ناشر: عثمان ظفر پبلشرز گوجرانوالہ
ملنے کا پتہ
نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ
اردو بازار
لاہور